

# ایک اللہ کولوں میں ڈردی

در شہوار ملک

ہو اللہ۔۔۔ اللہ ہو، ہو اللہ،

ایک اللہ کولوں میں ڈردی

ایک مولا کولوں میں ڈردی

ماہی یار دی کھڈولی بھردی

مولا یار دی کھڈولی بھردی

ایک اللہ کولوں میں ڈردی

ایک مولا کولوں میں ڈردی۔۔۔

اقراء نے تکیہ کا گولا سا بنا کر اپنے کانوں کہ اوپر رکھ لیا کیونکہ اس آواز سے اس کی نیند  
میں خلل آرہا تھا۔

"ماما۔۔ ماما یار پلیز اس عورت سے کہیے کہی اور جائے پلیز ایک اتوار کا دن ہوتا ہے اور یہ لوگ اس دن بھی سونے نہیں دیتے "اقراء نے تکیے میں سے منہ نکال کر زور سے آواز دی ندرت کو جو سامنے ہی کچن میں دوپہر کا کھانا تیار کر رہی تھی۔۔۔

"اٹھ جاؤں اقراء ظہر کا وقت ہونے والا ہے اتنی دیر سونا اچھا نہیں ہے آج تم نے فجر بھی نہیں پڑھی " ندرت نے کچن سے ہی اسے جواب دیا۔۔ اقراء اپنے بستر پر بیٹھ گئی اور سارے کشن جو بکھرے ہوئے تھے ان میں سے ایک اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا اور سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔۔

"اف اللہ ایک آج کا دن ہوتا ہے آرام کا اس میں بھی سب کو پنچائیت ہوتی ہے سکون تو ہے ہی نہیں میری زندگی میں "اقراء منہ ہی منہ میں بربرانے لگی۔۔ "بیٹا اٹھو پودوں کو پانی دو اور ناشتے میں کیا کہاؤں گی۔۔ " ندرت نے زرا سا باہر جھانک کر کہا۔۔

"فلحال صرف چائے پیو گی۔ "اقراء کو چاروناچار اٹھنا پڑھا۔ اس نے اپنے سلکی گہرے کالے لمبے بالوں کو ایک جوڑے میں سمیٹا اور بیڈ سے نیچے اوتر آئی اور خراما چلتی واش روم میں چلی گئی کچھ دیر بعد واش روم سے بالکل فریش باہر آئی اور باہر ماما کی طرف چلی گئی اور وہاں بکیٹ اٹھایا پانی والا اور پودوں کی طرف چلی گئی اس نے ایک چھوٹا سا باغیچہ

بنایا تھا پتا نہیں اس کو کیوں پھولوں سے عشق تھا۔ وہ جب بھی اچھے موڈ میں ہوتی تو سب سے پہلے لال گلاب کی خوشبو سونگھتی تھی اسکا ماننا تھا بلکہ کہنا تھا کہ اس کی خوشبو اسے مسرور کر دیتی ہے اور جب اداس ہوتی ان ہی پھولوں کے پاس بیٹھ جاتی اور اپنے دل کی ساری باتیں ان سے کرتی یہ اسکا بچپن سے پسندیدہ مشغلہ تھا۔

"ماما یہ پتے کتنے معصوم اور نازک ہوتے ہیں بالکل لڑکیوں کی طرح جب انہیں کوئی بہت پیار سے اور لگن سے پانی دیتا ہے ان کو سجاتا ہے اور بے حد پسند کرتا ہے تو یہ کتنے نکھر جاتے ہیں مہکتے ہیں پھر جب ان کو توڑ لیتے ہیں یہ کتنے معصوم ہوتے ہیں ان کے ہاتھ میں آجاتے ہیں اور پھر وہ اس کو سونگھتا ہے چھوتا ہے پھر اسکو پھینک دیتا ہے اور لوگ اس کو روند کر چلے جاتے ہیں بالکل ہم لڑکیوں کی طرح" وہ بیٹھے بیٹھے اتنی تلخ ہو گئی کہ اسکو پتا ہی نہیں چلا وہ خود پھول کی پتیوں کو اپنے ہاتھ میں زور سے مسل رہی تھی۔۔۔۔

"بیٹا تم کبھی کبھی اتنی تلخ کیوں ہو جاتی ہوں" ندرت نے بیٹی کی طرف دیکھا نہیں تھا اس لیے وہ جان نہیں پائی تھی کہ ان کی بیٹی صرف لفظوں سے تلخ نہیں ہوئی تھی بلکہ تلخی اسکے پورے وجود میں تھی۔

ندرت کی آواز پر وہ چونکی اسکی نظر اپنے ہاتھوں پر پڑی وہ ایک دم سے دو قدم پیچھے ہوئی

اور ہاتھ میں پکڑا پھول کیاری میں ہی پھینک دیا۔ وہ اس وقت کسی رڑے سہمے بچے کی مانند لگ رہی تھی۔۔

اسی وقت ندرت ہاتھ میں چائے کا کپ لیتی ہوئی باہر آئی اور اسکو اسطرح ڈرا سہا دیکھ کر فوراً اس کے پاس چلی آئی۔۔ "ماما مجھے خوف آتا ہے ماما میں سفاک نہ ہو جاؤں ماما آپ مجھے اپنے آغوش میں لے لیں میں ڈرتی ہو اپنے آپ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھ کر " آخری لفظ اس نے کیاری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ادا کیے۔۔

ندرت بیگم کے گلے لگ کر وہ بری طرح روئی جس کی وجہ سے اسکا چائے کا کپ جھلک گیا تھا جس سے تھوڑی سی چائے اسکے اوپر گری تھی پر پروا کس کو تھی وہ ایسی ہی تھی کبھی کبھی لا پرواہ ہو جاتی تھی کبھی ایسی ہو جاتی تھی جیسے اسی کو ہی ہر چیز کی پرواہ ہے۔۔۔ " بیٹا کیسی باتیں کر رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہو گا تم اللہ سے دعا کیا کرو سب بہتر ہو جائے گا " ندرت نے بیٹی کو تسلی دی ہلا کہ وہ خود اندر سے ڈر گئی تھی بیٹی کی ایسی حالت سے پر وہ ماں تھی اور ماں کیسے اپنے بچوں کو تکلیف میں دیکھ سکتی ہے اسلیے انہوں نے اسے تسلی دی۔

"بیٹا یہ لو چائے پیو اور یہاں بیٹھو میرے پاس " اقراء نے خاموشی سے کپ تھام لیا اور



صحن میں پڑے دو پیڑے جن میں ایک پہ ندرت بیٹھی تھی ساتھ والے پہ وہ بیٹھ گئی۔۔  
کپ ہاتھ میں پکڑے وہ سامنے لگی دیوار پہ تصویر کو دیکھتے ہوئے کھوئے کھوئے انداز میں  
بولی۔۔

"ماما میں اپنی بیٹی نہیں بیٹا ہو میں بابا کو ایک دن بتاؤں گی کہ میں نے بیٹی ہو کر بیٹا بن کر  
دیکھایا" اقراء نے چائے کا گھونٹ بھرا اور کھڑی ہو گئی اور دونوں بازوؤں کھول کر آسمان  
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "ماما پاپا جب مجھے دیکھے گے نہ کہ ان کی بیٹی نے وہ سب کچھ  
کیا وہ جو چاہتے تھے ان کو بیٹا چاہئیں تھا میں نے بیٹا بن کر دیکھایا" ندرت کو بیٹی کی آواز  
میں کچھ غیر معمولی سا محسوس ہوا جیسے تکبر غرور نہیں نہیں یہ نہیں تھا کچھ اور تھا پر وہ  
سمجھنے سے قاصر تھی۔۔ اقراء ایک دم ماما کے سامنے آگئی اور ندرت کے دونوں ہاتھ اپنے  
ہاتھوں میں لے کر چوم لیے اور پھر آنکھوں میں لگا لیے اسے جب ماما پر پیار آتا تھا وہ  
ایسے ہی اظہار کرتی تھی۔۔

"آج کچھ زیادہ ہی پیار نہیں آرہا تم کو" ندرت نے بیٹی کی طرف پیار بھری نظروں سے  
دیکھ کر کہا۔۔

"ارے ماما آج کیا ہر وقت آتا ہے۔۔ لویو ماما یو آر دا بیسٹ مدر ان دا ورلڈ۔ (you are

(the best mother in the world) اقراء نے ماما کے گلے میں بائیں ڈالتے ہوئے کہا۔  
"اچھا اچھا بس پتا نہیں کیا کیا انگلش میں بولتی رہتی ہو" ندرت نے بیٹی کے سر پر چپیت لگاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ماما آج کیا بنایا ہے کھانے میں" اقراء کا چائے کا کپ خالی ہو چکا تھا اس وجہ سے وہ اٹھ کر کچن کی طرف چل پڑی۔ "تمہارے پسند کے بھگارے بیگن بنائیں ہے۔"  
ندرت کو پتا تھا اب اسکی بھوک تازہ ہو جائے گی اس وجہ سے وہ بھی اٹھ کر کچن کی طرف چل پڑی۔

-----  
"مس اقراء اپکو جو فائیل ری ریڈ کے لیے دی تھی وہ میرے روم میں اب تک کیوں نہیں پہنچی" سر حمدانی کی آواز میں دنیا جہاں کا غصہ تھا۔

اقراء کو انہوں نے ابھی ابھی کمرے میں بلوایا تھا ایسا اس تین سالہ نوکری میں پہلی بار ہوا تھا اور وجہ اسکی یہ تھی کہ رات میں ندرت کی طبیعت خراب تھی جس کی وجہ سے رات پوری ان کے پاس رہی اور کام نہیں کر پائی اور جب او فز میں جلد آکر کام کرنے کا سوچا اور جب کرنے لگی تو یکسوی سے نا کر پائی بار بار ماں کا خیال آرہا تھا دن با دن ماں کی خانسی

بڑھتی جا رہی تھی جس کی وجہ سے وہ رات پوری خانستی رہتی اور ان کا گلا سوکھ جاتا تھا۔  
اقراء کافی پریشان تھی اور اب کام نا ہونے کی وجہ سے بوس کے روم میں کھڑی ڈانٹ کھا  
رہی تھی۔۔ اقرار نے چہرے پر آئے بال پیچھے کیے اور اپنا دوپٹا جو پہلے ہی پھیلا ہوا تھا  
اسے اور پھیلا کر اپنے گرد تنگ کر لیا اس کا چہرہ میکپ کے لوازمات سے عاری ہوتا تھا ہاں  
ما سوائے آئی پینسل کہ جو وہ اپنی آنکھوں میں بہت گھری لگاتی تھی وہ اتنی حسین نہیں تھی  
سانولہ سارنگ تھا گد بھی مناسب تھا اسکے چہرے پر بھی کوئی کشش نہیں تھی اسکی  
ڈریسنگ بھی زیادہ فینسی نہیں تھی وہ مناسب ڈریسنگ کرتی تھی اس میں وہ خود کو آرام دے  
محسوس کرتی تھی۔۔ لیکن اسکی آنکھوں میں کچھ تھا جو سامنے والے کو اپنے سحر میں کرنے  
کہ لیے کافی تھا۔۔ اقرار ابھی تک سر جھکائے یہی سوچ رہی تھی کہ سر کا کیا جواب دے  
کہ اتنے میں دوبارہ سر حمدانی کی آواز اس کمرے میں گھونجی۔۔ "دیکھے مس اقرار اپ کا  
ریکارڈ اب تک کا بالکل کلیئر ہے ان تین سالوں میں اپکی کبھی کوئی شکایت نہیں آئی لیکن  
اقرار آپ اچھی طرح جانتی ہیں بیٹا یہ فائیل کتنی امپورٹنٹ ہے ہمیں یہ انج ہر حال میں  
فائل کرنی ہے اس سے کمپنی کو بہت فائدہ ملے گا لیکن۔۔" حمدانی صاحب نے تھوڑی  
حمدردی برتری "جی جی سر مجھے معلوم ہے" اقرار نے بمشکل تھوک نکل کر جواب دیا۔

"پھر بیٹا یہ کوتائی کیو ہمارے پاس ایک گھنٹا ہے پھر پارٹی آتی ہوگی کوئی مسئلہ ہے تو بتاؤں بیٹا میں نے کبھی تمہیں ڈانٹا نہیں ہے پر بیٹا آپ یہ بھی تو دیکھوں یہ کتنا امپورٹنٹ ہے " حمدانی صاحب اپنی جگہ سے اٹھ گئے اور ٹیبل کے پاس سے گزر کر سامنے پڑے دو صوفوں میں سے ایک میں بیٹھ گئے اور اقراء کو سامنے والے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا جسے دیکھ کر اقراء فوراً بیٹھ گئی۔۔ کیونکہ اب اس میں اور سکت نہیں تھی کھڑے ہونے کی۔۔

"دیکھوں بیٹا تم مجھے اپنا مسئلہ بتا سکتی ہو کوئی فائنیشنل مسئلہ ہے۔"

حمدانی صاحب نے ہمدردی جتاتے ہوئے کہا۔۔

"نہیں سر بس وہ ماما کی طبیعت رات میں بہت خراب رہی ہے " اقراء کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ آواز بھی بھیگی ہوئی تھی " بیٹا آپ رو رہی ہیں " حمدانی صاحب کو اسکی فکر ہوئی تھی پتا نہیں کیوں اس بچی کو وہ جب بھی دیکھتے تو ان کو اس میں اپنی بیٹی نظر آتی تھی وہ اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔ "سر میرا میری ماما کہ سوا کوئی نہیں ہے اس دنیا میں سر ڈاکٹر کہتے ہیں ان کو ٹی بی ہے پر ماما کو کیسے ہو سکتی ہے اس وجہ سے میں نے ڈاکٹر تبدیل کیا وہ کہتے ہیں کہ انہیں گلے کا کینسر ہے میں بہت پریشان ہو سر " اقراء نے

آخر کار اپنا مسئلہ سر کہ سامنے بیان کر دیا اسکو کبھی باپ کی پر شفقت محبت نہیں ملی تھی آج حمدانی صاحب کا یہ لہجہ اور شفقت نے اس کو ہمت دی تھی کہ وہ سر کو بتا دے ورنہ وہ اپنا مسئلہ کسی کو نہیں بتاتی تھی۔

"بیٹا اپ ابھی گھر جائے اور اپنی امی کو بڑے اسپتال لے کر جائے وہاں میرے کافی دوست اور ایک دو فیملی میمبر بھی ہیں۔۔ وہاں ان کا چیک اپ اچھا ہو گا" حمدانی صاحب کو اب فکر ہونے لگی تھی کہ معصوم سی بچی کتنی تنہا ہے۔

"جی سر اپکا بہت بہت شکریہ۔"

اقراء فوراً اٹھی اور گھر کی طرف دوڑی لیکن بہت دیر ہو گئی تھی۔

لیکن بہت دیر ہو گئی تھی اقراء کو پہنچنے میں۔۔ ندرت بیگم کا کینسر تھا یا ٹی بی یہ تو اللہ جانے لیکن جو کچھ بھی تھا وہ انکی موت کا باعث بنا۔۔ اللہ نے ان کی تکلیف کو کم کر دیا۔۔ اللہ کی بہت صابر اور شاکر بندی تھی یہ بیماری بھی ایک بھانا تھا کیونکہ اللہ نے کہا تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام کہ سوال پر جب تم لوگوں کی جان قبض کرو گے تو لوگ تمہارا نام نہیں لے گے میں کوئی نا کوئی وجہ بنا دو گا اسکی موت کا اور اللہ نے ندرت کی

بیماری کو بہانا بنا دیا۔

اقراء جب گھر پہنچی تو گھر میں سناٹا سا تھا اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اسکا گھر کچھ زیادہ بڑا نہیں تھا۔ مین گیٹ سے اندر آؤ تو ایک بڑا سا صحن تھا اس کے سیدھی طرف واش روم تھا اور اسکے ساتھ کپڑے دھونے کی چھوٹی سی جگہ بنی ہوئی تھی اور اسکے ساتھ کچن تھا۔

پہلے ندرت کچن میں کھڑے ہو کر برتن دھوتی تھی لیکن جب سے وہ بیمار رہنے لگی تو کپڑے دھونے والی جگہ پر ہی برتن دھونے لگی کچن کے ساتھ ایک لال رنگ کی دیوار تھی جس پر جابجا اقراء کی کارکردگی بول رہی تھی اس نے مختلف سکیچ بنا کے اس پر فریم کر کے لگائے تھے اسے نیچر سے عشق تھا یہ اسی کے سکیچ بنا کر وہاں لگاتی تھی لیکن نوکری کہ بعد یہ سب چھوڑ دیا تھا بس اس دیوار پر اس کی کالج لائف تک کی تمام سینری لگی ہوئی تھی۔

اسکے ساتھ ایک بڑا سا کمرہ تھا جو پہلے ندرت کا تھا لیکن اقراء جب میٹرک میں پہنچی تو اسکو وہ کمرہ دے دیا کیونکہ اقراء کو اسٹڈی کے لیے ٹیبل چائیں تھا وہ اقراء کے اپنے کمرے میں نہیں آتا تھا وہ کمرہ بہت چھوٹا سا تھا۔ جو اسی بڑے کمرے کے ساتھ ہی تھا اس میں

صرف ایک الماری اور بیٹ تھا ایسا لگتا تھا اس میں بہت کچھ ہے۔۔۔  
اقراء پورے گھر کو ایک نظر میں دیکھ کر جان چکی تھی امی گھر میں نہیں ہے۔۔ تو کہاں  
گئی۔ شائستہ انٹی کی طرف تو نہیں گئی۔۔۔ وہ جیسی باہر کی طرف قدم رکھنے لگی تو اسکو  
اچانک یاد آیا وہ تو باہر سے تالا لگا کر گئی تھی آج کیونکہ پوری رات جاگ کہ گزار کر صبح  
ہی تو ندرت سوئی تھی تو اس نے بھی جگایا نہیں اور باہر سے تالا لگا گئی۔۔  
اقراء واپسی اندر آئی سب سے پہلے کمرے میں گئی پر وہاں کوئی نہیں تھا اس نے سوچا شاید  
واش روم گئی ہو وہ واپس باہر آئی اور واش روم کی طرف گئی پر وہاں بھی کوئی نہیں تھا اس  
کو کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہوا اس نے ندرت کو آواز دینا شروع کی اس کی  
آواز کانپ رہی تھی انکھوں کی کشکول میں انسو بھی قطرا قطرا جمع ہونے لگے "ماما ماما" وہ  
ساتھ ساتھ آگے پیچھے دیکھ بھی رہی تھی وہ اپنے کمرے میں گئی وہاں بھی ماما نہیں تھی  
اسے اچانک کچن کی یاد آئی خود کو کوسا "ماما زیادہ تر وقت وہیں گزارتی ہیں ہو سکتا ہے وہاں  
ہو پر میری نظر دوبارہ وہاں پڑی تھی تو وہاں کوئی نہیں تھا اب اتنا بڑا کچن تو ہے نہیں وہ  
نظر نا آئے۔۔ میری آواز کا بھی جواب نہیں دے رہی کہاں چلی گئی۔۔ ماما پلیز جواب  
دے کہاں ہے آپ پلیز بتائیں ماما کہااااااا ہے آپ کو خدا کا واسطہ ہے نہیں کریں

میرے ساتھ ایسا مر جائے گی اپنی اقراء ماما جی آواز سنے ناااااا۔ میری "وہ زور زور سے چیخنے لگی انسو کی ڈور ایک کہ بعد ایک کر کہ اس کہ چہرے سے گر رہی تھی۔۔۔

اسے اپنی کیاری کی یاد آئی جو بالکل کچن کہ ساتھ تھی وہ اٹے قدم وہاں بھاگی پر وہاں بھی کوئی نہیں تھا پھر بھی اس نے پاس جا کر دیکھا اسے ایک دم تیز تیز سانس لینے کی آواز آئی کیاری کے پاس سے وہ پاگلوں کی طرح کیاری کے اور قریب گئی لیکن بے سود اور ایک دم کچن کی کھڑکی سے اس کی اندر نظر پڑی جہاں چولا پڑا تھا اسکی دیوار سے ٹیک لگائے ندرت بیٹھی تیز تیز سانس لے رہی تھی اور ساتھ میں کرسی الٹی پڑھی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ ان کو نظر نہیں آئی تھی دروازے سے وہ بھاگی اندر اور کرسی سائیڈ پر کی "ماما ماما کیا ہوا" اقراء نے فوراً ان کو گلے لگایا وہ آہستہ آہستہ سانس لیے جارہی تھی اور ایک ہی لفظ بولے جارہی تھی۔۔

"اقراء بیٹا اقراء بیٹا" ان کی سانس رک رہی تھی "جی ماما بولے کیا ہوا" لیکن اسکے بعد ندرت کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی "نہیں ماما نہیں اٹھے ماما" انسو اس کی آنکھوں سے بارش کی طرح برس رہے تھے وہ ندرت کو گلے لگا کر رو رہی تھی۔۔۔۔

"ماما اٹھے ماما آنکھیں کھولیں ماما میں آپکے بنا تنہا ہو جاؤں گی ماما اٹھے دیکھے میں آپکے سامنے



ہو اپکی جان اقراء ماما دیکھے میں اقراء " اقراء پاگلوں کی طرح رو رہی تھی اور ندرت کو  
کندے سے ہلا رہی تھی ۔۔ اور اسی وقت باہر سے آواز آئی۔۔  
ہو اللہ ہو اللہ ہو

ایک اللہ کولوں میں ڈردی  
ایک مولا کولوں میں ڈردی  
ماہی یار دی کھڈولی بھردی  
مولا یار دی کھڈولی بھردی  
ایک اللہ کولوں میں ڈردی  
ایک اللہ کولوں میں ڈردی۔۔۔۔

!.....!

"مجھے بہت افسوس ہوا اپکی امی کا سن کر " حمدانی صاحب دوسرے دن ہی اقراء کے گھر  
آگئے وہ کبھی اس طرح نہیں جاتے تھے کسی کہ گھر بس مدد کر دیتے تھے پر آج وہ خود آئے  
تھے تعزیت کرنے کو۔۔۔۔

اقراء کا رو رو کہ حال برا تھا پر جب اسکو پتا چلا سر آئیں ہیں تو اس نے اپنا پنک دوپٹا جھاڑ

کر ایک کونا سر پے لیا اور باقی اپنے اگے پھیلا لیا اسکے کپڑے جو شکنوں سے بھرے ہوئے تھے آن کو ہاتھ سے جھاڑ کر شکنوں کو دور کیا پاس پڑے گلاس میں سے چہرے پر پانی کی چھینٹے مار کر باہر آگئی۔۔ حمدانی صاحب ندرت کے روم میں ہی بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ باہر صحن میں عورتیں قرآن پاک پڑھ رہی تھی۔۔

حمدانی صاحب کی تعزیت کے بعد اقراء نے کچھ جواب نہیں دیا بس اسکی آنکھیں لال ہو گئی تھی جو اس بات کا ثبوت تھی وہ ان کہ سامنے اپنے کو رونے سے روک رہی ہے۔۔ "دیکھو بیٹا یہ دنیا کا دستور ہے جو آتا ہے اسکو جانا ہوتا ہے یہی قدرت کا فیصلہ تھا اگر اسی طرح آپ روتی رہی تو کیسے جی پائے گی آپ بیٹا۔۔ میں سمجھ سکتا ہوں اچکا دکھ بیٹا لیکن آپ اپنے آپ کو سمجھا لوں آگے پوری زندگی ہے بیٹا آپکی میں جانتا ہوں ابھی آپکی ایسی حالت نہیں ہے کہ آپ افس جوائین کریں۔۔۔"

"سر میں اب کبھی افس نہیں آؤں گی۔۔" اقراء نے سر کی بات کاٹ کر کہا کیونکہ اب وہ جینا ہی نہیں چاہتی تھی وہ یہ سب اپنی ماما کہ لیے کر رہی تھی پر اب ماما نہیں رہی تو وہ اب کیا کرے گی یہ سب کر کہ۔۔۔

"بیٹا کماؤں گی نہیں تو کھاؤں گی کہاں سے"

"سر پلیز" اقراء کے لیے اب وہاں بیٹھنا دوبر ہو رہا تھا وہ سر کہ سامنے نہیں رونا چاہتی تھی پر آنکھیں جھلگنے کو تیار تھی۔

ٹھیک ہے بیٹا "حمدانی صاحب نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور جانے کے لیے اٹھ گئے" لیکن بیٹا جب تمہارا دل ہو یا زندگی میں کبھی کوئی مشکل آئے تم میرے افس یا گھر آسکتی ہو " حمدانی صاحب اتنا کہہ کر وہاں سے چلے گئے کیونکہ وہ اب انکار نہیں سن سکتے تھے ان نے ایک بار بیٹی کھوئی تھی اب دوبارہ نہیں کھونا چاہتے تھے اسی وجہ سے اقراء کو راستہ دیکھا آئے تھے۔

لیکن اقراء ابھی تک ندرت کی موت کہ ٹرانس میں تھی اس وجہ سے وہ کچھ سمجھ نہیں رہی تھی۔۔۔

"بیٹا تم نے سر کو یوہی جانے دیا پانی تک کا بھی نہیں پوچھا" حمدانی صاحب کو یوہجت میں باہر جاتا دیکھ کر شائستہ انٹی اندر آگئی۔۔ اقراء نے ایک دم سر اٹھایا اور شائستہ کی طرف دیکھا۔۔ "انٹی سر چلے گئے" اسکی آواز میں دکھ تھا پتا نہیں کیوں اسکا دل چاہ رہا تھا سر

اسکو اپنے ساتھ لے جائے پتا نہیں کیوں اسکو سر کی پر شفقت محبت میں اپنے بابا نظر آتے تھے۔۔ وہ وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر بہت روہی اتنا کہ شائستہ سے سمجھالنا مشکل ہو گیا۔۔ "بیٹا صبر کرو میں جانتی ہو کڑھا وقت ہے تم پر۔۔ پر تم صبر کرو وہ ذات اپنے بندے پر اسکی برداشت سے زیادہ دکھ نہیں دیتی۔۔" شائستہ نے اقراء کو گلے لگاتے ہوئے پیار سے سمجھایا۔۔

"نہیں انٹی وہ مجھ سے بے خبر ہے دیکھیں اس نے مجھ سے بابا کو لیا میں کتنا چاہتی تھی بابا کو لیکن بابا کو مجھ سے دور کر دیا بابا کو مجھ سے محبت بھی نہیں تھی۔ اور دیکھے آج ماما بھی مجھ کو چھور گئی" اقراء نے برستی آنکھوں سے شائستہ کی طرف دیکھا اسکے بال ایک بار پھر بکھر گئے اسکے چہرے پر سامنے سے دو تین لٹے چہرے پر لہرانے لگ گئی جیسے کسی رکس میں جھوم رہی ہو دوپٹہ گلے سے ہوتا ہوا زمین پر لہرا رہا تھا وہ بیڈ پر ایک جگہ سکڑی ہوئی بیٹھی تھی اور شائستہ بالکل اسکے سامنے بیٹھی تھی اسے سمجھا رہی تھی وہ ایسے روٹھی بیٹھی تھی جیسے ننا بچہ اپنی چیز ناپا کر روٹھ جاتا ہے۔۔

"دیکھو بیٹا ایسی باتیں نا کرو وہ بے خبر نہیں ہے بیٹا ایسے لفظ کہہ کر خود کو گنہگار مت کرو۔۔ اور تمہارے بابا نے کبھی تمہاری ماں سے پیار نہیں کیا تو وہ بیٹا تمہیں کیسے کرتے

وہ اپنی دنیا میں مگن بندہ تھا بیٹا اس نے اپنی ماں سے بھی پیار نہیں کیا اسے روتا چھوڑ گیا  
شمرہ انٹی اس کی رہ دیکھتے دیکھتے دنیا سے چلی گئی لیکن وہ نہیں آیا۔۔۔۔ بیٹا تم ناشکری نا  
کرو۔۔۔۔۔

ہم انسان کو ایک دن لوٹ کے واپس جانا ہوتا ہے یہ دنیا فانی ہے۔۔ یہاں پر ہم صرف  
وقتی رہتے ہیں ایک دن سب کو لوٹ جانا ہے ہماری زندگیاں اللہ کی امانت ہے اور وہ جلد  
یا بدیر اپنی امانت واپس لے لیتا ہے "شائستہ نے کوشش کی وہ اس بکھری سی بچی کو سمیٹ  
لے لیکن وہ اور بکھر گئی۔

"تو انٹی آپ ہی بتائیں میں کیا کرو میں کس کے لیے جیو اب کون ہے میرا بابا کا پتا نہیں  
کہا ہے اور ماما چھوڑ کر چلی گئی کیا کرو میں آگے۔۔۔۔" اقراء بہت۔ بے بس تھی وہ ایک  
بار پھر رو پڑی اور اس بار شائستہ کیا کوئی بھی اسے تسلی نا دے پایا اور جب وہ رو رو کر  
تھک گئی تو وہی سو گئی۔۔۔۔ شائستہ اس پر چادر دے کر باہر آگئی اور سب عورتوں کو  
فارغ کر کہ اپنے گھر پیغام پہنچا دیا آج رات وہ یہی رہے گی۔۔۔۔۔  
عورتوں کہ جانے کے بعد شائستہ نے پورے صحن کی صفائی کی ان کی آنکھوں سے بھی انسو  
ٹپک رہے تھے ندرت ان کی بچپن کی سہیلی تھی زندگی کہ ہر موڑ پہ دونوں ساتھ رہی

تھی ایک دوسرے کی ہر دکھ ہر خوشی ساتھ گزاری تھی آج اس کہ جانے کے بعد وہ ٹوٹ سی گئی تھی سب کے جانے کے بعد دل کھول کر روہی تھی اور اقراء کے لیے دعا کی پھر تسبیح پکڑے وہ صحن میں پڑے پیڑے پر بیٹھ گئی۔۔ ابھی مغرب کی آذان میں کافی وقت تھا۔۔۔

وہ سامنے لگی کیاری کہ پھولوں کو دیکھے گئی۔۔۔ اچانک ان کو وہ منظر یاد آیا جب انکی سہیلی ندرت اس گھر میں دلہن بن کر آئی تھی

سامنے بنی اونچی سی دیوار اب خالی نہیں تھی اس پر جابجا کمکے لگے ہوئے تھے لوگ دیوار کہ ساتھ لگے دروازے سے جوق در جوق اندر داخل ہو رہے تھے۔ آج ندرت کی مہندی تھی سب سہیلیاں ڈھولکی سنبھالے بیٹھی تھی مریم نے ڈھولک کی آواز سے آواز ملاتے ہوئے انتہائی بد مزہ گانا گایا جس پر ساری سکھیاں ہسنے لگی۔ "جا مریم اتنا بے سرا گانا گایا ہے سارے سر خود ہی پریشان ہو رہے کہ کہا آگئے ہم" مریم کہ ساتھ بیٹھی رابعیہ نے ٹھونکا مارتے ہوئے مریم سے کہا اور سب کا قہقا آسمان کو چھونے لگا "تمہیں کیا پتہ گانے کہ بارے میں جب ایک دن مشہور گلوکارہ بن جاؤں گی نا تم ہی لوگ ہو گے جو میرے

آگے پیچھے آٹوگراف لینے کے لیے مکھیوں کی طرح بنناؤ گے " مریم نے رابعہ کی بات پر ڈھٹائی سے جواب دیا " اور کہتی پھروں گی مریم ہم تو تیری سہلیاں تھیں ہمیں آٹوگراف نہیں دے گی " مریم نے منہ کا زاویہ بدلتے ہوئے سب کی طرف دیکھ کر کہا جس پر سب ہسنے لگی۔۔

سب نے باری باری گانا گا کر اپنے آنے کا فرض پورا کیا مریم ندرت کے پاس جا بیٹھی اور اس کے مہندی سے سجے ہاتھ اپنے نازک سے ہاتھوں میں لے کر کہا " ندرت آج تو ہم سے دور چلی جائے گی تیری بہت یاد آئے گی " مریم کہنے کہ ساتھ رونے لگی " ارے اوہ پگی زیادہ دور تھوڑی جا رہی ہو پاس ہی میں تو میرا سسرال ہے آجانا جب آنا ہو " ندرت نے مریم کو گلے لگاتے ہوئے پیار سے کہا " لڑکی جب شادی کر کہ پرائے گھر جاتی ہے نا تو وہ پرانی ہو جاتی ہے وہ بات نہیں رہتی جو شادی سے پہلے ہوتی ہے وہ سکھیوں کا ساتھ نہیں رہتا جو پہلے ہوتا ہے سسرال میں جانے کے بعد ان جیسا ہونا پڑتا ہے ان کی کہی بات پر سر خم کرنا ہوتا ہے لڑکی کی اپنی کوئی زندگی نہیں رہتی وہ دو ہاتھوں کی کٹپتلی بن جاتی ہے جس کی ایک ڈور میاں اور دوسری سسرال والوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ کبھی شوہر اپنی مرضی کرتا کبھی سسرال والے وہ صرف ان دو لوگوں کے لیے جینے لگ جاتی

ہے "ندرت اور مریم کے پاس بیٹھی ثناء نے ندرت کی بات پر کہا وہ جس گھرانے میں شادی کر کے گئی تھی ان لوگوں نے اس کو کبھی قبول نہیں کیا تھا ثناء نے اپنی بات ختم کر کے ندرت کی طرف دیکھا ثناء اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو روک نہیں پائی اور آنسو بھی روکنے کا نام نہیں لے رہے تھے "ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا ثناء ثمرہ خالہ پرانی بھی نہیں ہے ہمارا بچپن ان کہ گھر گزرا ہے وہ بہت اچھی ہے اور راشد انکل کہ بارے میں تو پورا گاؤں جانتا ہے کہ بچپن سے لے کر اب تک ان نے ندرت کے سارے نخرے اٹھائے ہیں اپنی سگی بیٹی کی طرح اور ارسلان بھائی بھی بہت اچھے ہیں وہ ندرت کو بہت خوش رکھے گے " ثنائستہ ندرت اور ساری سہیلیوں کو کھانا لگنے کا کہنے آئی تھی لیکن جب اس نے ثناء کی باتیں سنی تو اسے بہت دکھ ہوا پر وہ نہیں چاہتی تھی ندرت کا تصور سسرال کی طرف سے خراب ہو اس وجہ سے اس نے بات ختم کرنے کے لیے ان کی باتوں کا رخ موڑا اور ندرت کہ سسرالیوں کی تعریف کی جو سچ بھی تھی۔۔ پھر ثناء کو گلے لگا کر چپ کروایا کسی کا سہارا پا کر ثناء چپ کر گئی۔۔

"صحیح کہتی ہو ثنائستہ ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا"۔ ثناء نے چہرے پر مصنوعی ہنسی ہنس کر کہا۔۔



"چلو چلو سارے اداس نا ہو انشاء اللہ ثناء سب صحیح ہو جائے گا۔ میں تم لوگوں کو لینے آئی تھی کہ کھانا لگ چکا ہے" ثنائستہ نے ماحول کو خوشگوار کرنے کے لیے سب کو کھانے کے لیے بھیجا سب کھانے کے لیے چلی گئی ثناء وہی کھڑی رہی سب کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔ پھر آسمان کی طرف دیکھ کر کہا "اللہ اس کا نصیب اچھا کرے اس کو وہ ایام نا دیکھنے پڑھے جو میں نے دیکھے وہ تکلیفیں نا اٹھانی پڑھے جو میں نے اٹھائی اللہ میری اس سہیلی کی زندگی میں خوشیاں لکھنا" دعا مانگنے کے بعد ثناء بھی وہاں آگئی جہاں سب کھانا کھا رہے تھے کھانا کھانے کے بعد ایک بار پھر لڑکیوں نے محفل سجالی اب کے بار سب نے ندرت سے فرمائش کی کہ وہ ارسلان بھائی کے لیے کوئی گانا گئے "مجھے شرم آرہی ہے میں نہیں گا سکتی تم لوگ گاؤں نا"۔ ندرت نے نظریں جکھالی پھر مریم اور رابعیہ کی پر زور فرمائش کے بعد ندرت نے ارسلان کے لیے گانا گایا سب ہما تن گوش ہو کر اسے سن رہی تھی کیونکہ ندرت کی آواز بہت پیاری تھی۔۔۔

"آنکھیوں کے چھروکوں سے میں نے دیکھا جو سانورے۔

تم دور نظر آئے بڑی دور نظر آئے۔

بند کر کہ چھروکوں کو ذرہ بیٹھے تھے سوچنے۔۔

من میں تم ہی مسکائے من میں تم ہی مسکائے

آنکھوں کہ چھروکوں سے

ایک من تھا میرے پاس وہ اب کھونے لگا ہے۔

ایک تیرے بھروسے سے سب بیٹھی ہو بھول کہ۔

یوہی عمر گزر جائے تیرے ساتھ گزر جائے۔

آنکھوں کہ چھروکوں سے میں نے دیکھا جو سانورے"

سب ندرت کی آواز میں گم تھے ندرت کی آواز ایسی تھی جیسے کسی نے اپنے وش میں کر

دیا ہو جیسے کہ ایک سحر سا ہو جس سے نکلنے کو دل نہ کرے۔۔

ندرت آنکھیں بند کر کہ گانا گا رہی تھی سب کی خاموشی کی وجہ سے اس نے آنکھیں

کھولی تو سب اسے ہی سن رہی تھی اور چاروں طرف خاموشی تھی اور اس خاموشی میں

صرف اس کی کوئل جیسی آواز گھونج رہی تھی ندرت کہ چپ ہوتے ہی سب سے ایک

سحر سا جو تھا وہ ٹوٹ گیا مریم اوع رابعیہ نے سرہاتے ہوئے تالیاں بجائیں اور سب نے

ندرت کو خوب چہرہ اچھر بڑوں کہ کہنے پر سب نے اپنے گھر کی رہالی ندرت بھی شائستہ کہ

ساتھ کمرے میں آگئی آج کی رات شائستہ نے اس کے پاس روکنا تھا کل ندرت کا نکاح

تھا۔۔

!.....!

صبح جب اقراء کی انکھ کھولی تو اس نے موبائل میں ٹائم دیکھا صبح کہ آٹھ بج رہے تھے۔۔ وہ اٹھ گئی بالوں کو دونوں ہاتھوں میں لے کر انچی سی پونی بنائی پھر گہرا سانس لے کر بیڈ سے اتر گئی پھر کمرے سے باہر آئی تو ساتھ والے کمرے سے شائستہ نکلتی ہوئی باہر نظر آئی "اسلام وعلیکم آنٹی" اقراء نے شائستہ کی طرف دیکھ کر کہا اور پھر صحن میں بنے واش روم میں چلی گئی بنا شائستہ کہ سلام کا جواب سنے۔۔

شائستہ اس کو یوں بنا جواب سنے واش روم میں جاتا دیکھ کر سمجھ گئی وہ ابھی بھی رو رہی ہے اقراء واش روم میں آکر بیسن پر جھک گئی اور ایک بار پھر رونا شروع کر دیا "میرے ساتھ کیوں ایسا ہوتا ہے میں کیا کروں ہر ساتھ چھوٹ گیا نہ ماں ہے نہ باپ کہاں جاؤں۔۔ میں کس کے پاس رہوں۔۔ ایک گھر ہے جو خالی ہے مجھے کاٹنے کو دوڑتا ہے میں کیا کروں" اقراء نے نکا کھول دیا اور جلدی جلدی منہ پر پانی گرایا اس کی آنکھیں بہت زیادہ رونے کی وجہ سے لال سرخ ہو رہی تھیں باہر آنے کے بعد اس نے شائستہ سے کوئی بات نہیں کی اور کچن میں چلی گئی فریج سے پانی نکالا اور گلاس میں انڈیل کر پاس پڑے ٹیبل کی چیئر کو

اپنی طرف کھینچ کر بیٹھ گئی اور غٹا غٹ پانی پی گئی اسے پتہ نہ چلا وہ اتنی پیاسی تھی کہ پوری بوتل کا پانی پی گئی۔

"وعلیکم السلام بیٹا" شائستہ نے وہیں سے سلسلہ کلام جوڑا اور خود بھی اس کے پاس چیر رکھ کر بیٹھ گئی

"بیٹا پانی ایک سانس میں نہیں پیتے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں ہے کہ پانی تین سانس میں پینا چاہیے" شائستہ نے اسے ایک ہی سانس میں پانی پیتے ہوئے ٹوکا "بس کر جائیں آنٹی میں کوئی نصیحت نہیں سننا چاہتی اللہ نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا مجھے تائی دامن کر دیا بتائیں آنٹی اللہ نے مجھ سے میرا سب کچھ کیوں لیا بچپن میں باپ کا سایہ ہٹا دیا

ترپتی تھی میں باپ سے ملنے کو جب سب باپ کا ذکر کرتے تھے میں بھی چاہتی تھی میرا باپ بھی ہوتا میں سب کے ساتھ اس کا ذکر کرتی بچپن سے سوچتی تھی ایک دن باپ کو ڈھونڈ کر بتاؤں گی کہ بابا دیکھے میں آپ کی بیٹی ہوں جسے آپ یہ کہہ کر چھوڑ آئے تھے کہ بیٹی ہے مجھے بیٹا چاہیے یہ میری بدنامی کا باعث بنے گی پر اب آج دیکھو میں نے بیٹا بن کر دکھایا آنٹی یہ خواہش پوری ہونے والی تھی تو ماں دور چلی گئی دادا کو تو میں نے دیکھا

ہی نہیں تھا اور دادی بھی اب نہیں ہیں

بتائیں آج بابا آجائیں تو میں انہیں کیا بتاؤں گی کہ اللہ نے مجھ سے میرے سب رشتے چھین لیے میری ماں چھین لی آنٹی میری ماں جو میرے لئے میرا سب کچھ تھی جس کے بنا میری ذات کچھ بھی نہیں " اقراء کہنے کے ساتھ ہی رونے لگی آنسو آنکھوں کا بند توڑے بر سے جارہے تھے " نہ بیٹا ایسا نہیں کہتے وہ رب العالمین ہے وہ دو جہاں کا رب ہے وہ کبھی اپنے بندے کا برا نہیں چاہتا وہ اپنے پیارے بندوں کو آزماتا ہے بیٹا اور تمہاری ماں بہت اچھی جگہ گئی ہے اور پھر یہ دنیا بھی تو فانی ہے نہ۔۔۔۔۔ کل کو یہ ختم ہو جائے گی پھر تم اپنی ماں سے مل لینا۔۔۔ اس جہاں سے وہ گئی ہے اور جس جہاں بھی وہ گئی ہے بہت خوبصورت اور اچھی ہے اس کے لئے یاسین شریف پڑھا کرو اور کفر کی باتیں کہنا چھوڑ دو "

شائستہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا اور اس کو چپ کروانے کی ایک ناکام سی کوشش کی " بس کر جائیں آنٹی پلیز میرے درد آپ نہیں سمجھ سکتی میں جس اذیت سے گزر رہی ہو آپ کو کیا پتا میں نے اپنی ماں کھوئی ہے اپنی ماں۔۔ اور آپ کہتی ہیں یہ آزمائش ہے مجھے تنہا چھوڑ دیں پلیز آنٹی میں کچھ پل اکیلے رہنا چاہتی ہوں " اقراء اپنی جگہ سے اٹھ کر

شائستہ کے سامنے آئی اور کہنے کے بعد ایک پل وہاں نہ رکی اور وہاں سے چلی گئی کمرے میں جاتے ساتھ بیڈ پر اوندھے منہ گر کر اتنا روئی کہ اس کی ہچکیاں بندھ گئیں اور خالی گھر میں اس کی آوازیں ایک خوفناک سا سماں پیش کر رہی تھی۔۔۔ شائستہ اٹھ کر اس کے پاس جانے لگیں پر اس کی آوازیں ان کو تکلیف دے رہی تھی وہ ایک پل بھی وہاں اور نہ روکی اور گھر آکر جائے نماز بچھا دی اور اقرا کے لیے صبر کی دعائیں کرنے لگیں "اے میرے اللہ اس بچی کو صبر عطا کر دے اس کے دل میں سکون ڈال دے میرے اللہ اس بچی کو سیدھی راہ پر چلانا اس کے زخم کو کم کر دے وہ معصوم ہے اس کی تکلیف کو کم کر دے اے میرے پروردگار تو رحیم ہے کریم ہے اس بچی پر رحم کر دے اپنا کرم کر دے یا رب العالمین اسے صبر عطا کر دے" شائستہ نے دعا مانگ کر منہ پر ہاتھ پھیرا پھر جائے نماز سے کھڑی ہوگی جائے نماز سامنے پڑی میز پر رکھی اور خود پلنگ پر آکر بیٹھ گئی بنا آواز پیدا کیے کے کہیں اغضر نہ اٹھ جائیں پلنگ کی پائینتی سے ٹیک لگا کر وہ گھر کی چھت کو دیکھنے لگی

کافی دیر کے ر کے آنسو پھر ساون برسانے لگے روتے روتے وہ سو گئی صبح سویرے وہ دوبارہ اقرا کے پاس گئی ندرت کی وفات کے تیسرے دن پھر سے لوگ جمع ہو گئے سب سے

نمٹ کر رات کو وہ جب گھر جانے لگی تو اقرانے انہیں روک لیا آج اسے اکیلے ڈر لگ رہا تھا اکیلا گھر اسے کاٹ رہا تھا شائستہ ندرت کے روم میں ہی سونے چلی گئی ندرت کے روم میں وہ بیڈ پر بیٹھ گئی اور بیڈ کی پائنٹی سے ٹیک لگا کر ان نے آنکھیں موند لیں ان کو گزرے ایام یاد آنے لگے جب ندرت محمود سے ندرت ارسلان بن کر رخصت ہو گئی ندرت کے ساتھ گزارے سارے پل انہیں ایک ایک کر کے یاد آرہے تھے انہیں وہ وقت بھی یاد آیا جب رات کو ندرت اور وہ گلے مل کر بہت روئی وہ وقت ندرت کی رخصتی کا تھا "ندرت تو جا تو رہی ہے پر مجھے بھول نہیں جانا" شائستہ نے ندرت کو گلے لگاتے ہوئے کہا "پاگلوں والی باتیں نہ کرتے کیسے میں بھول سکتی ہوں اور ساتھ ہی میرا گھر ہے آجانا جب بھی میری یاد تجھ کو ستانے لگے "ندرت نے شائستہ کو اپنے سے دور کرتے ہوئے کہا "اگر تم دونوں دوستوں کی ملاقات ختم ہو گئی ہو تو تم دونوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ نیچے دو لمبے میاں کو جانے کی جلدی پڑی ہے اگر اگلے دو منٹ بعد بھی نیچے نہ آئیں تو وہ تمہیں بنا لیے چلے جائیں گے" شائستہ نے آنے والے کی طرف دیکھا ایشل کو سامنے کھڑا دیکھ کر مسکرانے لگی۔ اور ندرت کو خود سے دور کیا۔۔۔۔۔

ایک دم کسی چیز کے گرنے کی آواز سے شائستہ کی آنکھ کھل گئی "کون ہے وہاں" شائستہ بیڈ

سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور جس طرف سے آواز آئی اس طرف قدم بڑھا دیئے اندھیرے کی وجہ سے اسے دروازے کے ساتھ پڑے چھوٹے چھوٹے وہ چٹائی کے میز نظر نہ آئے ان سے ٹکرا کر شائستہ زمین بوس ہو گئی اور اس کی چچیں پورے براندے میں گونج اٹھی اقرا کی آنکھ شائستہ کی آواز سے کھل گئی وہ ہر بڑا کر اٹھ کر بیٹھ گئی کمرے سے باہر آئی اور جلدی سے ساری لائٹیں اون کی شائستہ بڑے دروازے کے سامنے اوندھے منہ پڑی ہوئی تھی "آئی کیا ہوا آئی آنکھیں کھولیں" اقرا جلدی سے شائستہ کے پاس گئی اسے ہلایا پر وہ بے سود آنکھیں بند کیے لیٹی تھی کافی دیر چلانے اور پانی کی چھینٹے مارنے سے ان کی آنکھ کھل گئی "کیا ہوا آئی آپ یہاں بے ہوش کیسے ہو گی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا" اقرا نے انہیں سہارا دے کر اٹھایا اور ان کے ساتھ چلنے لگی "کچھ نہیں بیٹا کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی تھی میں دیکھنے کے لئے اٹھی تھی" شائستہ نے تھکی تھکی سی آواز میں کہا "آئی بلی ہو گی وہ اکثر آ جاتی ہے میں دیکھتی ہوں" اقرا کہنے کے ساتھ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی کچن میں دیکھا اور اس کا شک ٹھیک نکلا کچن میں گلاس گرا تھا اور اسے پورا یقین تھا یہ بلی نے گرایا ہے وہ جھاڑو لا کر ان کا بچ کے ٹکڑے اٹھانے لگیں اچانک اسے وہ منظر یاد آ گیا جب وہ ماں کو ڈھونڈتے یہاں آئی تھی وہ وہیں بیٹھ کر رونے لگی "کیوں چلی گئی اتنی



جلدی کیوں آخر کیوں مجھے بابا کو ڈھونڈنے دیتی تاکہ میں انکو بتا سکتی ان کے بنا بھی ہم کتنے خوش ہیں لیکن کیوں کیا آپ نے ایسا ماما بتائیں "آہستہ آہستہ وہ ہچکیوں سے رونے لگی روتے روتے اس نے کانچ اٹھایا اور پھر اسے کچرے کی بالٹی میں پھینک کر کمرے میں آ گئی کمرے میں آکر اس نے کمرہ اندر سے

لاک کر دیا۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر کھڑی وہ پورے کمرے کا جائزہ لیتی رہی پھر وہ الماری کی طرف گئی الماری کھول کر سب سے نچلا لو کر کھولا اس میں سے کچھ ڈبے نکال کر وہ بیڈ پر آ بیٹھی . ڈبے سامنے رکھ دیئے اور کافی دیر ان ڈبوں کو دیکھتی رہی وہ سوچتی رہی کہ " اماں ہمیشہ ان ڈبوں کو مجھ سے چھپاتی تھی مجھے ہمیشہ ان کو دیکھنے کا تجسس رہا لیکن آج جب میں انہیں دیکھ سکتی ہوں اور یہ میرے سامنے ہیں پر اب تجسس ہی نہیں رہا "۔۔۔۔۔ اقراء نے ہاتھ بڑھا کر ان ڈبوں کو پیچھے کر دیا اور بیڈ پر سیدھی ہو کر لیٹ گئی ، چھت کو گھورتے ہوئے۔

وہ اپنے آنے والے وقت کے بارے میں سوچنے لگی اس کا کل کیا ہوگا وہ کیا کرے گی۔۔  
ندرت کی وفات کو آج پانچواں دن تھا لیکن اس کی زندگی کہیں رک سی گئی تھی۔۔ فون  
کی گھنٹی نے اس کی سوچوں کو توڑا موبائل پر اس کی کلیک رمشاء کا نمبر جگمگا رہا تھا دو تین  
بیل کے بعد اقرانے کال اٹھالیں۔۔۔۔

"السلام علیکم رمشاء کیسی ہو"

"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ تم کیسی ہو آنٹی کا سن کے بہت دکھ ہوا میں کل ہی  
واپس آئی ہوں

سرنے جب بتایا تو میں بہت حیران رہ گئی "رمشا کی حال میں ہی شادی ہوئی تھی آج اس  
نے نوکری دوبارہ شروع کی تھی۔۔۔

"ہممم آہ کیا بتاؤں رمشاء بس ماما کے جانے کے بعد لگتا زندگی میں اب کچھ بھی نہیں رہا  
جیسے سب رک سا گیا ہے "اقراء نے ایک سرد آہ بھری۔۔۔۔۔

"ایسا نہیں کہتے تم دوبارہ جوائن کرو اور آنٹی بھی تمہیں خوش دیکھنا چاہتی تھی نہ۔۔ کیا  
ہوا وہ اب نہیں لیکن اگر تم ان کی کہیں باتوں پر عمل کروں گی تو وہ کتنی خوش ہوگی "

---

رمشاء نے اقرا کو اس درد اور تکلیف سے نکلنے کے لئے ایک راستہ دکھایا اور اس میں کامیاب بھی ہوئی۔

دولہن کو کمرے میں بٹھا کر سب لڑکیاں باہر چلی گئی ندرت کے پاس شائستہ بیٹھی رہی "دیکھو کتنی عجیب بات ہے ندرت پچھلے ہفتے اس طرح تو میرے ساتھ بیٹھی مجھے رخصت کر کے آرہی تھی اور آج تو خود دولہن بنے بیٹھی ہے وقت کتنی جلدی گزر جاتا ہے پتہ ہی نہیں چلتا "

شائستہ پچھلے ہفتے ہوئی اپنی شادی کو یاد کرتے ہوئے شرما سی گئی ---

"صحیح کہہ رہی ہوں شائستہ اب ہم دونوں کی زندگیاں بدل گئی ہیں ہم اب بڑی ہو گئی ہیں اور ذمہ داریاں بھی بڑھ گئی ہیں، مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے شائستہ ---- یہ شادی کے لیے تیار نہیں تھے بہت بار ان نے ڈھکے چھپے لفظوں میں کہاں بھی ہے مجھے لیکن تم بتاؤ شائستہ وہ مرد ہو کر منع نہیں کر سکتے میں عورت ہو کر کیسے منع کر سکتی تھی "

ندرت کی خوبصورت آنکھیں ساون برسا رہی تھی آج کی رات بہت بھاری تھی اس پر اس نے ایسے شخص کے ساتھ زندگی کا سفر شروع کرنا تھا جو اس کے نام سے بھی نفرت کرتا

ارسلان نے کمرے میں داخل ہوتے ساتھ ہی غصے سے ندرت کی طرف دیکھا اور ہاتھ میں پکڑا سیل فون زور سے دیوار پر دے مارا ایک چھنا کے کی آواز آئی اور اس کے بعد سیل فون کسی کام کا نہ رہا وہ غصے سے چلتا ہوا ندرت کے پاس آیا اور غزلیے لہجے میں پھنکارتے

ہوئے بولا

"نفرت کرتا ہوں تم سے ---- تمہارے وجود سے ---- گھن آتی ہے تم سے ---- ایک دیہاتی لڑکی میرے پلے باندھ دی ہے" ارسلان نے ندرت کو کندھوں سے زور سے دبوچ کر کہا

"کیا سمجھتی ہوں تم خود کو ایسے سچ دھج کر مجھے زیر کر لوں گی ---- ہاں کیا سمجھتی ہو تم اپنے آپ کو کوئی حور پری ہو کیا تم" اس نے اسے بیڈ پر پٹخ دیا ---- اور خود اٹھ کر کھڑا ہو گیا دروازے کی طرف گیا غصے سے اور ایک دم موڑا شہادت کی انگلی ندرت کی طرف کر کے بولا

"ایک بات زندگی بھر یاد رکھنا ندرت بیگم میں تمہیں کبھی نہیں اپناؤ گا تم کچھ بھی کر لو تم نے میری نفرت ابھی دیکھی نہیں ہے بہت بار کہا تھا مت کرو مجھ سے شادی لیکن تم نہیں سمجھی ---- پوری زندگی تڑپو گی تم ---- پوری زندگی "کہنے کے بعد وہ وہاں رکا نہیں -- ندرت سپاٹ چہرہ لئے اس کو دیکھتی رہی" یہ سب کیا تھا میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ اتنا غصہ کر جائیں گے اے میرے پروردگار رحم کر مجھ پر اس عذاب سے نکال دے مجھے میں کیا کر سکتی تھی ----

بتاؤ مجھے --- کیا کہتی ابا کو --- شادی نہیں کرنی --- تو ان سوالوں کا جواب کون دیتا ---  
وہ تو مجھے زندہ درگور کر دیتے اگلی بات کرنے نہیں دیتے تمہیں کیسے سمجھاؤں --- ارسلان  
ہمارا معاشرہ عورت کی انکار کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتا ہے --- میں کیسے اپنے ابا کو سمجھاتی کہ  
میری انکار کی وجہ تم خود ہو --- میں کہاں آگئی ہوں --- میں کیا کروں --- آخر میں  
کیا کروں --- کیا قصور تھا میرا ارسلان جو بڑوں کے فیصلے کی سزا مجھے دے رہے ہو  
آخر کیوں ارسلان آخر کیوں --- "ندرت گھٹنے پر سر رکھ کر کافی دیر روتی اور بلکتی  
رہی اسے پتہ نہ چلا وہ ویسے ہی دولہن بنی سو گئی جب صبح ارسلان کمرے میں آیا اسے  
وہاں ویسا ہی پڑے دیکھا تو غصے سے پنکھارنے لگا "اٹھ جاؤ تم --- صبح ہو گئی ہے --- میری  
راتوں کی نیندیں اڑا کر خود سو رہی ہو --- گھٹیا عورت ---"  
ارسلان کے الفاظ ندرت کے دل پہ لگے وہ فوراً سے اٹھی اور جلدی سے منظر سے غائب  
ہونے لگی --- لیکن ارسلان نے اسے وہیں دبوچ لیا اور اتنی زور سے اپنی طرف کھینچا کہ وہ  
اس کے سینے پر جا کر لگی "چھوڑو میرے کو مجھے درد ہو رہا ہے" ندرت اس کی مضبوط  
باہوں میں بلبلا اٹھی "بکو اس بند کرو اپنی" ارسلان نے اسے خود سے دور کیا اور اس کی  
تھوڑی ہاتھ سے اوپر کی "تم بہت خوبصورت ہو اتنی کہ تمہیں دیکھ کر کوئی بھی پاگل ہو

ندرت اس سے اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کر کر کے تھک گئی تھی اس کا نازک وجود لپ لپ اور سکت نہیں رکھتا تھا کہ وہ اپنے آپ کو اس مضبوط وجود کے مرد سے چھڑوا سکے۔ یہ تکلیف یہ درد ہائے مجھے سکون دیتا ہے مائے ڈیرِ ندرت بیگم جب تم درد سے چیختی ہو نہ۔۔۔ میرے دل کو سکون ملتا ہے "ارسلان نے زور سے ندرت کو

دھکا دیا اور خود وہاں کھڑے طنزیہ ہنسنے لگا ندرت بیڈ کے ساتھ پڑے پیڑے پہ جاگیری  
پیڑے پہ گرنے سے اس کی کمر میں بہت بری ٹھسیں اٹھی اپنی چیخ روکنے کے لیے اس  
نے اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا درد کی شدت سے اس کا منہ لال سرخ ہو گیا اور اسے دیکھ کر  
ارسلان کو کچھ ہوا

اور فوراً آگے بڑھا اور ندرت کو اٹھایا

اور بیڈ پر لایا۔ "ندرت کیا ہوا۔۔۔ ندرت کیا ہوا تمہیں" ارسلان بہت خوفزدہ نظر آرہا تھا  
ندرت رونے لگی اور ارسلان کو پیچھے دھکا دیا اور باہر نکل گئی۔۔۔ باہر نکلتے ہی بڑا سا صحن  
تھا صحن میں ایک طرف کچن تھا اور دوسرے کونے میں واشروم تھا ندرت نے وہاں بیٹھے  
کسی فرد کی طرف نہیں دیکھا وہ بھاگی ہوئی

واش روم میں چلی گئی صحن میں ارسلان کے والدین کے ساتھ محلے کے کچھ لوگ اور  
ندرت کا بھائی بیٹھا تھا۔۔۔

یوں اسے بھاگتا دیکھ کر سب کھڑے ہو گئے ارسلان بھی کمرے سے باہر آ گیا اسکے ہوش  
اڑے ہوئے تھے اس کا چہرہ سپاٹ تھا آنکھوں میں حیرت تھی سب ایک دوسرے کو دیکھ  
رہے تھے کہ ہوا کیا ہے ارسلان سمجھ رہا تھا کہ کہیں اس کا سانس تو نہیں بند ہو گیا وہ



!.....!

"میں کیا کروں یہ بندہ تو مجھے مار ڈالے گا میں کہاں پھنس گئی ہو۔۔ کیا کروں طلاق لو تو ابا مار ڈالے گا اماں سے کہو تو اماں یہی کہیں گی۔۔ جیسا بھی ہے تیرا سر کا سائیں ہے۔۔۔۔۔

میں کیا کروں میں کہاں جاؤں کوئی راستہ نظر نہیں آرہا " مگے بھر بھر کر وہ اپنے اوپر گراتی گئی پانی سارا باہر جانے لگا ثمرہ بھاگی بھاگی گئی شائستہ کو بلا لائی۔۔ شائستہ نے آتے ساتھ ہی دروازہ زور زور سے پیٹنا شروع کر دیا " ندرت دروازہ کھول کچھ غلط نہ کرنا تجھے

قسم ہے میری دروازہ کھول ندرت "شائستہ کی آواز سن کر ندرت نے فوراً دروازہ کھول دیا۔۔۔ وہ شائستہ کے گلے لگ کر اتنا روئی کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہو گیا ہے "بیٹا کیا ہوا ہے کچھ تو بتاؤ ہم سب کو" ثمرہ بیگم پریشان ہو گئی تھی شائستہ نے ندرت کو سہارا دیا اور پاس پڑی چارپائی پر بیٹھا دیا (جو راشد صاحب) ارسلان کے ابو (نے فوراً لا کر پاس رکھی تھی)

"کیا ہوا ہے ندرت۔۔۔ کچھ تو بتاؤ۔۔۔ بھائی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔ کیا بات ہوئی ہے کچھ تو بتاؤ ہمیں" شائستہ نے ندرت کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔ "پاپاپا پانی" ندرت نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں پانی مانگا ثمرہ بیگم بھاگی بھاگی گئی پانی لانے لیکن ان کے پانی لانے سے پہلے ندرت بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔ سب بہت پریشان ہو گئے راشد صاحب غصے سے ارسلان کے کمرے کی طرف گئے وہ اندر سے لوک تھا۔۔۔ "ارسلان کیا کیا ہے لڑکی کے ساتھ وہ بے ہوش ہو گئی ہے دروازہ کھولو جلدی" راشد صاحب کہہ کر وہاں رکھے نہیں اور باہر بھاگے رکشہ یا ٹیکسی لینے کے لیے ارسلان بے ہوش ہونے کا سن کر فوراً باہر آیا سب چارپائی کے ارد گرد تھے وہ بیچ میں لیٹی ہوئی تھی پورا جسم بھیگا ہوا تھا ارسلان کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے وہ گم سم کھڑا ندرت کو دیکھتا رہا۔۔۔ نہ اس پر اسے

رحم آرہا تھا ناپیار وہ ان جذبات کو سمجھنے سے قاصر تھا۔۔ وہ ندرت سے ناپیار کر پا رہا تھا نہ نفرت کیا رشتہ ہے اس کا اس لڑکی کے ساتھ وہ اس کی طرف جانا نہیں چاہتا لیکن کوئی قوت اسے اسکی طرف کھینچتی ہے۔۔ بہت کوشش کے بعد بھی وہ خود کو روک نہ پایا اور بھاگ کر ندرت کے پاس گیا۔۔۔۔۔ جیسے کوئی جنونی ہو وہ ویسے ندرت کے پاس چلانے لگا۔۔۔۔۔

اور اسے اٹھا کر باہر کی طرف بھاگا اسے نہیں پتا وہ کیا کر رہا ہے لیکن وہ پاگلوں کی طرح اسے لے کر باہر ادھر سے ادھر بھاگ رہا تھا۔۔۔ کوئی گاڑی کوئی رکشہ نہیں مل رہا تھا اچانک سامنے سے ارشد صاحب ٹیکسی میں آتے نظر آئے۔۔۔ ارسلان نے ندرت کو ٹیکسی میں لٹایا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا اسے کسی چیز کی خبر نہیں تھی۔۔۔ آدھے گھنٹے بعد وہ شہر کے اسپتال میں تھے۔۔۔ ایمر جنسی وارڈ میں اسے لے جایا گیا ڈاکٹرز نے سب سے پہلے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی سب باہر کھڑے ہوئے تھے سب ارسلان کو غصے سے دیکھ رہے تھے لیکن اس کی حالت دیکھ کر کسی میں وجہ پوچھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔۔ کافی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا "الحمد للہ کوئی خطرے کی بات نہیں ہے جیسا کہ ان نے بتایا کہ یہ واشروم میں گری تھی اس وجہ سے ان کے سینے میں دب آئی ہے اور بے ہوشی کی وجہ

بھی یہی ہے انشاء اللہ تھوڑی دیر میں یہ ٹھیک ہو جائیں گی پریشانی کی کوئی بات نہیں۔۔۔ جیسے ان کو لگی ہے اس سے تو یہی لگتا ہے کہ یہ سینے کے بل گری ہیں آپ لوگ پریشان نہ ہوں کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے "ڈاکٹر نے باہر نکل کر ارسلان اور اس کی فیملی کو ندرت کی حالت کا بتایا۔ "آپ انہیں چاہیے تو گھر بھی لے جاسکتے ہیں تھوڑی دیر میں " ارسلان نے ڈاکٹر کو خود سے کہانی بنا کر سنائی۔۔۔ کیوں کہ وہ اسپتال میں کوئی تماشا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔ ارسلان نے ڈاکٹر سے کہا کہ رات کو جب یہ واش روم میں چینج کرنے گئی تو وہی گری تھی ہم صبح ہونے کا انتظار کر رہے تھے کیوں کہ ہم گاؤں کے ہیں تو شہر آنے والی کوئی گاڑی نہیں ملی ...

سب ارسلان کو دیکھ رہے تھے لیکن عزت کا معاملہ تھا سب چپ رہے کچھ دیر بعد ندرت کو گھر لے گئے۔۔۔

!.....!

سب ارسلان کی طرف دیکھ رہے تھے وہ پوچھنا چاہ رہے تھے آخر ایسا کیا ہوا لیکن ارسلان سب سے نظریں چراتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

ارشاد صاحب نے سب کو چپ کرایا اور کہا کہ "کوئی بات نہیں ہو سکتا ہے بیٹی کی طبیعت

خراب ہو ہم دیکھ لیں گے آپ سب گھر جائیں اور آرام کریں "سب گھر جا چکے تھے سوائے شائستہ اور ندرت کے بھائی کے۔۔۔

"کیا کیا ہے تم نے اس بچی کے ساتھ بولو ارسلان کیا کیا ہے "سب کے جانے کے بعد ہی ارشد صاحب نے ارسلان کو اپنے کمرے میں بولا لیا "تم چاہتے کیا ہو۔۔۔ کیوں کر رہے ہو ایسا۔۔۔۔ تمہاری وجہ سے ہماری برسوں کی دوستی خراب ہو رہی ہے۔۔۔۔ ولید کیا کہے گا ارشد نے میری پھول جیسی بیٹی کی زندگی برباد کر دی کیا کرنا چاہتے ہو تم۔۔۔۔ اور اس معصوم سی بچی کا کیا قصور ہے اس کو کس چیز کی سزا دے رہے ہو اور اگر تمہارے ذہن میں یہ بات ہے کہ تمہاری ان حرکتوں کو دیکھ کر میں تمہیں اس امیر زادی سے شادی کرنے کی اجازت دے دوں گا تو یہ تمہاری سب سے بڑی بھول ہے۔۔۔ میرے جیتے جی ہرگز ایسا نہیں ہو گا میں کبھی اس معصوم بچی کے ساتھ برا نہیں ہونے دوں گا " غصے سے بولنے کی وجہ سے ارشد کی سانس پھولنے لگیں "آپ جو کہہ رہے ہیں کہتے رہیں۔۔۔ میں جو چاہتا ہوں پہلے بتا چکا ہوں۔۔۔ کیوں کیا ہے آپ نے زبردستی کا رشتہ۔۔۔۔ بولا تھا میں نے نہیں کریں۔۔۔ میں صرف فائزہ سے شادی کروں گا لیکن میری ایک نہ سنی آپ نے۔۔ اگر اتنا ہی پاس تھا دوستی کا تو یہ شادی نہ کروا تے "ارسلان نے بھی

ارشاد صاحب کو دوبرو جواب دیا "زبان چلاتا ہے باپ سے --- تو اچھی طرح جانتا ہے یہ بات کہ تیرا اس سے رشتہ بچپن سے تھا۔۔۔ پھر تو نے کیوں وہاں جا کے اس لڑکی کو اپنے جال میں پھنسایا یا اس لڑکی نے تجھے اپنے جال میں پھنسایا۔۔ میں یہ سب نہیں جانتا کہ

تو وہاں کیا کرتا پھرتا رہا ہے لیکن میں نے بہت بڑی غلطی کی تجھے وہاں بیچ کر۔۔۔۔ یہ سب سیکھا ہے تو نے شہر جا کر۔۔۔ تیری ماں صحیح کہتی تھی اس کو نہ پڑھا اتنا کل کو یہ ہمیں سب سے پہلے چلتا کرے گا لیکن میں نے اس کی ایک نہ سنی اور دیکھ آج تو نے ہمیں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا "تو آپ لوگوں نے جو کیا وہ صحیح تھا نہ کرتے یہ سارے احسان مجھ پر میں خود بھی سب کچھ کر سکتا ہو۔۔ او اچھا یہ سب اپنے احسانوں کا بدلہ لیا ہے مجھ سے ندرت کی صورت میں۔۔

میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گا میں اسے طلاق دے دوں گا اور چلا جاؤں گا یہاں سے سمجھے آپ "ارسلان نے زہر خند لہجے میں باپ سے کہا اس کے سر پہ فاترہ کے عشق کا بھوت سوار تھا۔۔۔ ارسلان بولنے کے بعد رکا نہیں اور یہ بھی نہیں دیکھا اس کے الفاظ نے اس کے باپ کے جسم سے روح کھینچ لی تھی۔۔

ارسلان ارشد صاحب کے کمرے سے نکل کر صحن عبور کرتا ہوا گھر سے باہر چلا گیا بنا اس پرواہ کے وہ کیا کر گزرا ہے۔۔ سب ندرت کے پاس کمرے میں تھے۔۔ کسی کو نہیں پتہ تھا کہ آج کی رات بہت بھاری گزرنے والی ہے۔۔ سب پر ثمرہ بیگم ندرت کے سونے کے بعد سب کو باہر جانے کی تاکید کرتی ہوئی خود بھی باہر آگئی شائستہ اور رضوان) ندرت کا بھائی (دونوں گھر جانے کے لئے نکل گئے... کوئی نہیں جانتا تھا اگلے پل انہیں واپس یہی ہونا ہے۔۔۔

!.....!

"رک جاؤ ارسلان" ارشد صاحب غصے سے ارسلان پر داڑھے لیکن ا غصے کی شدت کی وجہ سے انکی آواز گلے میں دب گئی اور ان کا سانس تیز ہو گیا وہ اپنی سانس کو ٹھیک کرنے کے لیے تیز تیز سانس لینے لگے لیکن بے سود رہا وہ ہارٹ پشٹ تھے اس سے انکا بی پی شوٹاپ کر گیا وہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھے چلے گئے اور آنکھوں کے سامنے ارسلان اور ندرت کا چہرہ گھومنے لگا ان نے کوشش کی اٹھ کر باہر جانے کی لیکن سب بے سود رہا تھوڑا اور آگے بڑھے لیکن بیڈ کی پائنٹی سے ٹکرا کر اوندھے منہ زمین

بوس ہوئے اور اس کے بعد انہیں کوئی ہوش نہ رہا  
سب کام سے فارغ ہو کر ثمرہ بیگم کمرے میں آئیں تو ان کی بلند چیخ سے ندرت ہر بڑا کر  
اٹھ گئی ثمرہ بیگم ارشد صاحب کے پاس گئی ان کو اٹھایا لیکن وہاں خاموشی تھی ہونٹ کے  
پاس سے لال دھار بہہ رہی تھی۔۔۔ چہرے پر درد کے عناصر موجود تھے  
ثمرہ بیگم کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔ وہ بیٹے کو بلانے باہر گئی لیکن انہیں ارسلان کہیں  
نہیں ملا اتنے میں ندرت کمرے سے باہر آئی۔۔۔ سوئی سوئی آنکھیں۔۔۔ تھکا تھکا سا  
جسم۔۔۔ بمشکل وہ دو لفظ ادا کر پائی "خالہ کیا ہوا"

"بیٹا تمہارے خالو کو کچھ ہو گیا ہے ان کے منہ سے خون بھی آرہا ہے ارسلان پتا نہیں  
کہاں گیا ہے میں کیا کروں" ثمرہ بھاگی بھاگی ندرت کے پاس آئی "خالہ میں دیکھتی ہوں  
رضوان بھائی کہاں ہے" ندرت ارشد کی طرف جاتے ہوئے بولی "بیٹا وہ سب گھر چلے  
گئے ہیں۔۔"

ثمرہ نے جلدی سے بتا کر اپنی چادر اوڑھی "بیٹا میں انہیں بلانے جا رہی ہوں آپ ان کے  
پاس روکے" ندرت کو تاکید کی اور خود گھر سے چلی گئی تھوڑی دیر بعد رضوان اور  
شائستہ اور شائستہ کے میاں کے ساتھ وہ گھر آئی۔



ان کی مدد سے ارشد صاحب کو ہسپتال لے جایا گیا لیکن بہت دیر ہو گئی تھی اسپتال والوں نے دیکھتے ہی جواب دے دیا "ان کی وفات کو گھنٹہ ڈیڑھ ہو گیا ہے" رضوان کو جب ڈاکٹر نے بتایا اسے سمجھ نہیں آئی کیا کرے وہ باہر آیا اور ندرت کے کان میں سرگوشی کی ندرت نے حیرت سے بھائی کو دیکھا "میں کیا کر سکتا ہوں میری بہن جو اللہ کو منظور " رضوان نے بہن کو یقین کروایا اور ثمرہ بیگم کے پاس گیا "خالہ جو اللہ کو منظور ہم کیا کہہ سکتے ہیں اس کی چیز تھی اس نے واپس لے لی بس دعا کریں آپ" رضوان نے ثمرہ بیگم کو خبر کے ساتھ تسلی بھی دی ثمرہ بیگم نے کچھ بھی نہ کہا بس ارشد صاحب کے پاس گئی اور انہیں دیکھنے لگی کافی دیر بعد دیکھنے کے ان نے کہا "جنازے کی تیاری کرو" اور کمرے سے باہر آگئی۔۔۔ پورے گاؤں میں علان بھی کروادیا ارشد صاحب کا جنازہ صحن میں پڑھا تھا وہاں سب مرد جمع تھے۔۔۔۔۔

سب کی آنکھیں ارسلان کو ڈھونڈ رہی تھی لیکن وہ کہیں نظر نہیں آیا ارشد کے بھائی ثمرہ بیگم کے پاس آئے "بھابھی ارسلان کا کچھ پتہ نہیں جنازے کو اور دیر نہیں روک سکتے ہم" ثمرہ بیگم نے اپنے دیور کی بات سن کر ندرت کی طرف دیکھا ندرت نے آنکھیں چرائیں وہ کیا کہتی "لے جاؤ جنازہ" ثمرہ بیگم نے دل پر پتھر رکھ کر اجازت دے دیں

ورنہ وہ تو کب سے ارسلان کی راہ تک رہی تھی۔۔

جنازہ جانے کے بعد گھر خالی سا ہو گیا تھا۔۔ آہستہ آہستہ عورتیں بھی سپارہ پڑھ کر گھر جانے لگیں۔۔ ثمرہ کو کوئی ہوش نہیں تھا وہ پہروں بیٹھی سوچتی تھی ارسلان گیا تو کہا گیا۔۔۔۔۔

!.....!

"کہاں تھے تم" تین دن بعد ارسلان گھر واپس آیا تھا اس وقت گھر میں صرف ثمرہ بیگم تھی ندرت شائستہ کے گھر گئی ہوئی تھی۔۔

"جہاں بھی تھا آپ کو کیا اور یہ محلے والوں کو کیا ہو گیا ہے ایسے عجیب طرح دیکھ رہے ہیں مجھے" ارسلان نے ہاتھ میں پکڑی تھیلیاں چارپائی پر رکھتے ہوئے کہا "اور ہاں یہ میں کچھ چیزیں لایا ہوں آپکا اور ندرت کا جوڑا ہے اور ابو کے لیے گرم چادر لایا ہوں ٹھنڈ آنے والی ہے ان سے ٹھنڈ کہاں برداشت ہوتی ہے یہ نظر آئی تو لے آیا" ارسلان چارپائی پر بیٹھ گیا۔۔۔ جہاں تھیلیاں رکھی تھی اور دونوں ہاتھوں سے اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا اسے کچھ دن پہلے والا واقعہ یاد آیا اور ارشد صاحب سے کی بدتمیزی اسے شرمندگی بھی ہوئی لیکن اسے معلوم تھا وہ انہیں چادر دے گا اور دو بول پیار کے بولے گا تو ٹھیک

ہو جائیں گے۔ اسی وقت ندرت گھر میں داخل ہوئی دروازہ کھلا دیکھ کر ڈر گئی لیکن جب اندر اس دشمن جاں کو دیکھا تو نظریں چرا کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔۔ "سلام نہ دعا چلی ہوں اپنے کمرے میں نظر نہیں آ رہا میں آیا ہوں" ارسلان نے غصے سے ندرت کی طرف دیکھ کر کہا "آج بھی کیوں آئے ہیں نہیں آتے نہ آج بھی آپ" ندرت نے غصیلے لہجے میں ارسلان سے کہا جس پر ارسلان کا پارہ آسمان کو چھونے لگا "اوو تو زبان آگئی آپ کی محترمہ ہا ہا ہا" ارسلان نے ایک بلند قہقہہ لگایا "امی ابو کو بلوائیں اور دکھائیں ان کی چہتی بولنے بھی لگی ہے" ارسلان اب اٹھ کر ندرت کے پاس آگیا "وہ اب کبھی نہیں آسکتے" ندرت کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے وہ بھی آج قسم کھا چکی تھی کہ وہ ارسلان سے نہیں ڈرے گی اس کے ہر سوال کا جواب دو ٹوک دے گی "کیا مطلب ہے تمہارا" ارسلان نے چونک کر ثمرہ کی طرف دیکھا پھر ندرت کی طرف بڑھا اسے بازو سے دبوچ لیا "کہنا کیا چاہتی ہو تم صاف صاف بولو" ارسلان کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں "... چھوڑیں مجھے" ندرت نے بھی غصے سے کہا اور جھٹکے سے اسے پیچھے کیا لیکن وہ ارسلان جیسے شخص کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔ "بے کار ہے تمہاری یہ کوشش" ارسلان نے اسے زور سے جھٹکا دیا اسی وقت ثمرہ بیگم ان کے پاس آئیں جو ان کا کب سے تماشا دیکھ رہیں تھیں

"بس کر جاؤں ارسلان چھوڑو اسے" ثمرہ نے ارسلان کو ندرت سے دور کیا اور ایک زور دار تھپڑ رسید کیا" یہ کیا کر رہے ہو تم اس کے ساتھ ہاں یہ بیوی ہے تمہاری تم اسے تکلیف کیوں دے رہے ہو " ثمرہ نے ندرت کو اپنے پیچھے چھپا لیا۔۔۔

"یہ اس کا اور میرا مسئلہ ہے یہ بیوی ہے میری۔۔۔ میری مرضی جو کرو اس کے ساتھ آپ کو حق نہیں پہنچتا آپ کچھ بولیں" ارسلان نے دوبارہ ندرت کو اپنی طرف کھینچ کر کہا "یہ مت بھولو تمہاری بیوی سے پہلے یہ میری بھانجی ہے" ثمرہ نے دوبارہ ندرت کو اپنی طرف کیا اور ارسلان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا "واہ واہ واہ" ارسلان نے طنزیہ تالیاں بجاتے ہوئے اپنی ماں کی طرف دیکھا۔۔۔ "مطلب اب آپ مجھے رشتے بھی سمجھائیں گی... میں صرف اتنا جانتا ہوں یہ میری بیوی ہے اور میری مرضی میں جو چاہوں اس کے ساتھ کرو" ارسلان نے ثمرہ کے ارد گرد گول دائرہ لگاتے ہوئے لفظ چبا چبا کر ادا کیے۔۔۔ "اور میں نے کہا کیا ہے صرف ابو کا پوچھا تھا نہ۔۔۔ محترمہ کا جواب سنا تھا اپنے۔۔۔ وہ اب کبھی نہیں آسکتے۔۔۔ مطلب اب آپ کو بیٹے سے زیادہ اپنی بھانجی پیاری ہے"

"چپ کر جاؤ تم.... کہاں تھے اتنے دن تم.. اور باپ کا پوچھ رہے ہو.. تمہارا باپ مر چکا ہے رات تک تمہارا انتظار کیا لیکن تم نہیں آئے کتنے بد نصیب بیٹے ہو تم اپنے باپ کو

کاندھا بھی نہیں دے سکھے "ثمرہ بیگم ارسلان کی باتوں پر تلملا گئی تھی" امی آپ مذاق کر رہی ہیں۔۔۔ ابو نہیں۔۔۔ میں ابو کو رات میں خود چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔ میں خود۔۔۔ ہاں میں خود کمرے میں چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔ وہ ٹھیک تھے اس وقت۔۔۔ امی وہ ٹھیک تھے انہوں نے آواز بھی دی تھی مجھے "ارشاد کی موت کا سن کر ارسلان عجیب سے انداز میں بولنے لگا وہ باپ کی موت کو قبول ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔ ارسلان سے لفظ ادا ہی نہیں ہو رہے تھے وہ ٹوٹے پھوٹے لہجے میں بول رہا تھا اس کی زبان بھی لڑکھڑا رہی تھی۔۔۔

پھر اچانک وہ مڑا اور ندرت کے پاس گیا اسے بالوں سے کھینچتا ہوا اپنے کمرے میں لے گیا وہ چلاتی رہی "مجھے چھوڑے۔۔۔ مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔ خالہ اسے روکے یہ مجھے مار ڈالے گا۔۔۔ خالہ بجائے مجھے "ندرت ارسلان کے ساتھ چلتی ہوئی ثمرہ بیگم کو پکار رہی تھی۔۔۔۔۔ ثمرہ نے ارسلان کو پکڑا "چھوڑ اسے پاگل مت بن۔۔۔۔۔ چھوڑ اسکے بال ارسلان تجھے میرے دودھ کا واسطہ تجھے اللہ و رسول دا واسطہ چھوڑ دے اس بچی کو "ثمرہ نے ہر ممکن کوشش کی اس کو چھڑوانے کی لیکن ارسلان اسے بالوں سے کھینچتا ہوا کمرے میں لے گیا جس کی وجہ سے اس کے جہیز میں ملنے والے جوڑے کا کلپ جس کے اوپر

چھوٹے چھوٹے فیروزی رنگ کے پھول بنے تھے باقی وہ پورا گولڈن رنگ کا تھا اور ایک بڑی سی پن تھی جو بالوں کے بیچ سے گزرتی تھی۔ تاکہ بال کھلنا سکے۔۔ ارسلان کے زور سے پکڑنے کی وجہ سے وہ پن کھل گئی۔۔ جب ارسلان نے اس کو جھٹکا دے کر کمرے میں دھکا دیا تو وہ کلپ زمین پر گر گئی اور گرنے کی وجہ سے اسکے فیروزی پھول ٹوٹ گئے ندرت پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کلپ کے پھولوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو ٹوٹ چکے تھے یہ اس کا سب سے پسندیدہ کلپ تھا۔۔۔ دھڑام کی آواز سے دروازہ بند ہوا۔۔ ارسلان نے کنڈی لگا دی ثمرہ باہر سے دروازہ پیٹنے لگیں۔۔ لیکن ارسلان پر کچھ اثر نہ ہوا " ارسلان اس بچی کو چھوڑ دے تجھے اللہ رسول کا واسطہ ہے چھوڑ دے بچی کو " ثمرہ چیخ رہی تھی لیکن ارسلان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ ماں کی آواز کو نظر انداز کر کے وہ ندرت کی طرف بڑھا۔ ندرت دیوار کے ساتھ لگی کانپ رہی تھی۔ ارسلان اس کے پاس گیا سیدھا ہاتھ دیوار پر رکھتے ہوئے وہ ندرت پر جھکا اور زور سے دھاڑا "۔۔ تم قاتل ہو میرے باپ کی "ندرت اس کے زور سے چیخنے سے بری طرح ڈر گئی۔۔۔ "آآآآآآ آپ کیا کہہ رہے ہیں " "وہی جو تم سن رہی ہو... قاتل ہو تم میرے باپ کی۔۔۔ میرے ارمانوں کی۔۔۔ میرے خوابوں کی۔۔۔ تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا میں تمہیں

سکون سے نہیں رہنے دوں گا۔۔۔ برباد کر دوں گا۔۔۔ کہیں کا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ تم کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گی۔۔۔ میں تم پر تمہاری زندگی تنگ کر دوں گا۔۔۔ موت مانگوں گی تم تمہیں موت نہیں آئے گی تم چڑیل ہو۔۔۔ ہر کسی کی خوشی کھا جاتی ہوں۔۔۔ میری ماں کو تنہا کر دیا تم نے "ارسلان کے الفاظ اسکے کانوں میں سیسہ کی طرح اتر رہے تھے اس نے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ دیے۔۔۔

"ہٹاؤ اپنے ہاتھ کانوں سے جو تم نے کیا ہے اسے سننے کی ہمت بھی رکھو خود میں... میرا دل کر رہا ہے گلا دبا کر تمہیں مار ڈالوں.... نہیں نہیں نہیں میں تمہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا تم دیکھنا میں کرتا کیا ہوں تمہارے ساتھ "ارسلان نے اس کے دونوں ہاتھ کان سے ہٹا کر اس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا۔۔۔ "نفرت ہے مجھے اس چہرے سے " ندرت کی آنکھوں سے پانی آنے لگا جسے ارسلان نے اپنے پروں پر لیا "یہ پانی.. یہ نمکین پانی ہائے ایک سرور دیتا ہے مجھے... تم روتی ہونا.. تو میری روح کو سکون ملتا ہے "ارسلان کہنے کے ساتھ اس سے دور چلا گیا۔۔۔

"تم پاگل ہو.. تمہارا دماغی توازن ٹھیک نہیں مسٹر ارسلان "ندرت دل ہی دل میں اسے باتیں سن رہی تھی ارسلان کمرے سے جا چکا تھا۔۔۔ ثمرہ اس کے پاس آئی اسے گلے لگالیا

"مجھے معاف کر دے بچی.. مجھے معاف کر دینا۔۔ مجھ سے پرورش میں کمی رہ گئی شاید۔۔۔۔۔  
بیٹا مجھے معاف کر دینا" ثمرہ نے ندرت کو گلے لگاتے ہوئے اس سے معافی مانگی "نہیں خالہ  
آپ کیوں معافی مانگ رہی ہیں۔۔ آپ نے تو کچھ نہیں کیا "ندرت نے ثمرہ کو خود سے  
دور کرتے ہوئے کہا "نہیں بیٹا اس نے کتنا ظلم کیا ہے تجھ پر۔۔۔۔۔ ابھی تیری شادی کو  
مہینہ بھی نہیں ہوا اور وہ تجھے مارتا ہے پتہ نہیں وہ کیا چاہتا ہے۔۔۔ اسکا باپ بھی نہیں رہا  
جو اسے سمجھاتا۔۔۔ میں کیا کروں بچہ مجھے بہت شرمندگی ہو رہی ہے تجھ سے "ثمرہ بیگم  
کہنے کہ ساتھ رو پڑی "نہیں خالہ آپ کیوں شرمندہ ہو رہی ہیں۔۔ مائیں کبھی شرمندہ  
ہوتی ہے اپنے بچوں سے۔۔ خالہ وقتی غصہ ہے۔۔ انہیں میں سنبھال لوں گی "ندرت نے  
اپنے ٹوٹے کلپ کے پھولوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"بیٹا وعدہ کر مجھ سے تو واقعی میں اسے سنبھال لے گی نہ۔۔۔ میرا ہنستا مسکراتا ارسلان  
مجھے واپس کر دے گی" ثمرہ کو روشنی کا ایک سرا ملا وہ اپنے بیٹے کو یوں پاگل پن میں دیکھ  
کر اندر سے ڈر سی گئی تھی۔۔ "ہاں خالہ میں وعدہ کرتی ہوں میں آپ کو آپکا ارسلان پہلے  
جیسا لا دوں گی "ندرت کی آب بھی نظر ان پھولوں پر تھی "اچھا بچہ چل نہالے کوئی آگیا  
تو کیا کہے گا "ثمرہ نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر پیار سے کہا "جی خالہ "ندرت کی



اب بھی نظر پھولوں پر تھی۔۔۔ ثمرہ کے جانے کے بعد اس نے وہ کلپ اور پھولوں کو اٹھایا اور اسے ایک ڈبے میں ڈال کر اپنی الماری میں ڈال دیا اور خود نہانے چلی گئی۔۔۔!.....!

ارسلان کمرے سے نکل کر سعید (ارسلان کا چاچا) کے پاس گیا "چاچو یہ سب کیسے ہوا" ارسلان اور سعید قبرستان میں ارشد کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے تھے "بیٹا جو اللہ کو منظور ڈاکٹر کہتے ہیں دل کا دورہ پڑا تھا"۔۔۔۔

سعید نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور ارسلان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فاتحہ پڑھنے کو کہا تھوڑی دیر وہیں رکنے کے بعد دونوں گھر آگئے گھر میں کوئی نہیں تھا ندرت شائستہ کی طرف گئی ہوئی تھی اور ثمرہ بیگم ساتھ والوں کے گھر کسی بچے کو بلانے گئی تھی رات کے کھانے کا سامان منگوانے کے لیے۔۔۔۔۔

ارسلان نے دروازہ بند دیکھا تو سعید کے ساتھ ان کے گھر چلا گیا کہیں رات میں جا کر وہ گھر آیا۔۔۔۔۔ آتے ساتھ ہی کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔ ثمرہ اور ندرت صحن میں بیٹھے رات کا کھانا کھا رہی تھی "جا کر دیکھو اس سے پوچھو کھانا کھائے گا" ثمرہ نے کھانا کھاتے ہوئے ندرت کو ارسلان کو دیکھنے کو کہا "جی خالہ" ندرت اٹھ کر ارسلان کو دیکھنے

چلی گئی دروازہ کھلا تھا ارسلان بیڈ پر بیٹھا ایک ڈبے میں سے کچھ نکال رہا تھا۔ ندرت نے پاس جا کر دیکھا ایک چھوٹا سا موبائل تھا۔ "آپ کھانا کھائیں گے" ندرت نے ارسلان سے پوچھا "آؤ آئیں آئیں" ارسلان نے نظر اٹھا کر ندرت کو دیکھا "وہ میں کھانے کا پوچھنے آئی تھی" "اچھا بڑا احسان کر دیا آپ نے مجھ پر"۔ "نہیں وہ خالہ نے بولا کہ آپ سے کھانے کا پوچھ لو" "واہ واہ مطلب بیوی صاحبہ کو پروا ہی نہیں کہ میاں نے کھایا ہے یا نہیں بس خالہ نے بولا تو آگئی یہ احسان بھی نہیں کرتی تم ندرت بی بی" "آپ آجائیں باہر"۔ ندرت نے اس کی باتوں کا اثر نہیں لیا "تو میں جو بول رہا ہوں وہ فضول ہے... اب تم مجھے بتاؤ گی کہ.... میری تمہارے نزدیک اہمیت نہیں" ارسلان کو اس کے رویے پر غصہ آگیا اور وہ وہاں سے اٹھ کر اس کے پاس گیا۔۔۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ اب اس کی شامت آئی ہے اور اسی وقت وہ باہر بھاگ گئی "آئی آئیں شامت میری۔۔۔ خالہ بچاؤ" بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا جسے سن کر ارسلان کو ہنسی آگئی اور وہ ندرت کے پیچھے بھاگا ندرت جا کر ثمرہ کے پیچھے چھپ گئی وہ ان کی آواز سن کر ان کے کمرے کی طرف آئی تھی "ہائے خالہ بچائے مجھے ان کو پتہ نہیں مجھے دیکھ کر کیا ہو جاتا ہے پہلے بھی میری قیمتی کلپ توڑ دی آج یہ میری چوڑیاں ہی نہ توڑ دیں" ندرت نے معصومیت سے

کہا جس پر ثمرہ کے ساتھ ارسلان بھی مسکرانے لگا اور اسی وقت بارش شروع ہو گئی۔۔۔

ارسلان اس سے پہلے کچھ کہتا ندرت چیختے ہوئے باہر صحن میں بھاگی "خالہ بارش ہائے مزا آگیا آج آسمان دل کھول کر برس رہا ہے خالہ آؤ نا آپ بھی "ندرت بارش میں بھیگ رہی تھی اسے ہمیشہ کی طرح بارش میں بھیگنا پسند تھا۔ وہ صحن کے بیچ میں آسمان کی طرف منہ کر کے کھڑی ہوئی تھی بارش کے قطرے اس کے چہرے کو تروتازہ کر رہے تھے ارسلان دور کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ پہلی بار اس نے ندرت کو نظر بھر کے دیکھا تھا اور یہ وہ لمحہ تھا جس نے ارسلان کو احساس دلایا سامنے کھڑی لڑکی اس کی بیوی ہے اس کے حسن پر اس کا شرعی حق ہے ارسلان کی نظریں اسی پر تھی وہ کبھی گھومنے لگ جاتی کبھی اچھلتی ارسلان آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس گیا بالکل اس کے پاس رک گیا۔۔ ندرت ارسلان کا یہ روپ دیکھ کر چھپ سی گئی "آپ کو بارش پسند ہے" "پہلے کبھی نہیں تھی لیکن آج بہت اچھی لگ رہی ہے۔۔ یہ بارش ایسے ہی برستی رہے اور تم یوں ہی بھیگتی رہو"

"ہا ہا ہا ہا بیمار ہو جاؤ گی "ندرت ارسلان کی بات پر مسکرانے لگی "تمہیں بیمار نہیں ہونے دوں گا" ارسلان نے ندرت کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی طرف کھینچا جس پر ندرت شرما گئی "کیا کر رہے ہیں کوئی آجائے گا" "تم میری بیوی ہوں اور مجھے کسی کے

آنے کی پرواہ نہیں "ندرت کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اس کی سانسیں اٹھل پٹھل ہونے لگی ارسلان کو اپنے پاس دیکھ کر۔۔۔ ندرت اس کی باہوں میں کسمائی اور ارسلان کو خود سے دور کر کے کمرے کی طرف بھاگی اور ارسلان بھی اس کے پیچھے کمرے میں گیا۔۔۔

-----

صبح جب ندرت اٹھی تو ارسلان کمرے میں نہیں تھا وہ باہر آگئی ثمرہ بیگم ناشتہ بنا رہی تھی۔ "آؤ بیٹا میں ناشتہ بنا رہی تھی تم بھی کر لو اور ارسلان کو بھی بلا لوں" ثمرہ نے چائے کے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے ندرت سے کہا۔۔۔ ندرت نے چونک کر ثمرہ کی طرف دیکھا "وہ کمرے میں نہیں ہیں میں سمجھی وہ باہر ہوں گے۔" "ہو سکتا ہے صبح اٹھ کر باہر چلا گیا ہوں... دیکھتی ہوں سعید کی طرف چلا گیا ہو گا تمہارے خالو کی جو دکان ہے وہ کرائے پر چڑھانے گیا ہو گا۔" "اچھا خالہ" ندرت نے سر جھکائے ہوئے جواب دیا۔۔۔ وہ ابھی بھی رات کے خمار میں تھی "کیا سوچ رہی ہوں" ثمرہ نے ندرت کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا "کچھ نہیں خالہ بس یو نہی۔۔۔ اچھا آپ بتائیں فردوس انٹی نے جو

کپڑے بیچنے تھے وہ شہر کب بھیجے ہیں" "ہاں وہ نصیر آئے گا آج اسے تم دے دینا وہ لے جائے گا میری عدت ختم ہو تو یہ کام دوبارہ شروع کروں گی" ثمرہ شہر میں ایک دکان میں کپڑے بیچنے کے لئے بیچتی تھی فردوس سادہ سے کپڑے لے کر اس پر کڑھائی کرتی تھی۔۔۔ اسی طرح دونوں کے گھر کے چولہے جلتے رہتے تھے۔۔

"خالہ ایک بات پوچھوں" ندرت نے کھوئے کھوئے سے انداز میں بولا "ارے پوچھ کیوں رہی ہے.. بول جو کہنا ہے" "خالہ یہ نوکری پے کب جائیگی شہر والی" ندرت نے دوپٹے کا کونہ ہاتھ پر گھماتے ہوئے پوچھا "ہاں دیکھو بیٹا کہہ رہا ہے کل سے جاؤں گا" "اچھا خالہ۔۔ لیکن خالہ ان نے بتایا کہ تین دن سے کہاں تھے"۔ "ہاں پوچھا تھا کہتا ہے ایک دوست کی شادی پر چلا گیا تھا" "لیکن خالہ اتنے دن دوست کی شادی اور بتایا بھی نہیں اچانک سے" "ہاں بیٹا کیا بولوں میں.. من موبی ہے کبھی کچھ نہیں بتاتا مجھے.. باپ کو بتاتا تھا وہ اب ہے نہیں۔۔ اللہ جانے اب کیا ہوگا۔۔ ہائے اللہ" ثمرہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہوئی۔۔ "ہائے وقت نے جلدی بوڑھا کر دیا ہے ابھی تو پوتے پوتی بھی نہیں دیکھے میں نے" ثمرہ کی بات پر ندرت شرما کر آنکھیں جھکا گئی ناشتہ کرنے کے بعد دونوں اپنے روزمرہ کے کاموں میں مشغول ہو گئی پورا دن گزر چکا لیکن ارسلان گھر نہیں آیا ثمرہ

پریشان ہو کر سعید کے گھر گئی لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھا " نہیں بھابی وہ تو صبح سے نہیں آیا ... ہمیں تو اس کا نہیں معلوم " مگر وہ سعید سے کہہ آئی تھی کہ اس کا پتہ لگائیں۔۔۔!.....!

"خالہ وہ کہاں گئے ہونگے۔۔۔" پتا نہیں بیٹا "ثمرہ اور ندرت دو مہینے سے اس کا انتظار کرتے تھک چکی تھی لیکن وہ نہیں آیا سعید نے اس کی کمپنی میں بھی پتا کروایا لیکن۔۔۔۔۔ وہ کمپنی کافی عرصہ ہوا چھوڑ چکا تھا بہت سی جگہ میں اس کا پتہ کروایا لیکن وہ کہیں سے نہیں ملا " بیٹا میں نہیں جانتی وہ کہاں گیا ہے میں روز دعا کرتی ہوں اس کے لئے اللہ اسے جہاں بھی رکھے سلامت رکھے جیسا بھی ہے لیکن میری اولاد ہے وہ " "خالہ آپ اس کے آنے کی دعا کریں نہ " ندرت کی برداشت ختم ہو گئی تھی اس نے ہر دن اس کا انتظار کیا ہر آہٹ پر اسے اس کا گمان ہوتا تھا لیکن وہ نہیں ہوتا تھا " بیٹا اس کے دوستوں سے بھی پتہ کروایا تھا ایک دوست نے تو یہی کہا تھا کہ وہ آیا تھا لیکن بیٹا ہم کیا کر سکتے ہیں اس کا تو کہنا یہی ہے کہ وہ ہماری طرف آنا چاہتا تھا۔۔۔ اللہ جانے وہ کہاں گیا " ثمرہ نے افسردہ لہجے میں کہا وہ بھی اپنے بیٹے کو یاد کر کے بہت دکھی اور غمگین ہو گئی تھی۔

"خالہ وہ مجھے مارے کو سے لیکن وہ یہیں رہے خالہ ہماری نظروں کے سامنے۔۔۔ وہ نوکری

بھی تبدیل کر چکے ہیں "ندرت کی آنکھوں کے کنارے بھگنے لگے۔۔ اس سے پہلے ثمرہ اسے کچھ کہتی ندرت کو اچانک کچھ ہونے لگا اس کا دل متلی سا ہونے لگا وہ واش روم جانے کے لئے اٹھی لیکن کھڑے ہوتے ہی ہر چیز گھومنے لگی اور وہ چکرا کر زمین پر گر گئی۔۔۔ ثمرہ کو تو ہاتھ پیر پڑ گئے۔۔۔ رات بہت ہو گئی تھی وہ کیسے اسے اسپتال لے کر جاتی۔۔۔ ثمرہ نے اسے اٹھا کر چارپائی پر ڈالا اور سامنے شائستہ کے گھر گئی اور دروازہ کھٹکھٹایا "کون ہے" دروازہ کھولنے والا شائستہ کامیاں تھا "میں ثمرہ آنٹی۔" اس وقت آپ خیریت تو ہے "اصغر نے فوراً دروازہ کھول دیا "بیٹا ندرت بے ہوش ہو گئی ہے اسے ہسپتال لے کر جانا ہے "اصغر فوراً اندر گیا۔۔۔ شائستہ کو جگایا اور ثمرہ آنٹی کے ساتھ ندرت کو لے کر اسپتال گیا.....

!.....!

"خیریت کی بات ہے پریشان نہ ہو اور ایسی حالت میں کمزوری ہو جاتی ہے "ڈاکٹر نے ندرت کو دیکھنے کے بعد ثمرہ بیگم کو تسلی دی "مطلب" ثمرہ کا چہرہ کھل اٹھا تھا اس خوشی سے "جی بالکل آپ دادی بننے والی ہے" اس خبر کو سن کر ثمرہ نے شائستہ کو گلے لگا لیا "لیکن آپ کو بہت خیال رکھنا ہو گا کیونکہ ان کو بہت کمزوری ہے میں کچھ دوائیاں لکھ رہی

ہوں انہیں دیں اور آپ ان کا ماہانہ چیکپ کروائے "ڈاکٹر نے ثمرہ کو تاکید کی اس کے بعد وہ سب گھر آگئے۔۔

!.....!

"خالہ وہ کب آئیں گے مجھے انہیں یہ خوشخبری سنانی ہے "ندرت بے صبری سے آب ارسلان کا انتظار کر رہی تھی "جلدی آجائے گا اپنا خیال رکھ "ثمرہ نے پیار سے ندرت کی طرف دیکھا "اچھا میں فروٹ اور سبزی لینے جا رہی ہوں واپسی پر مرغی لیتی آؤ گی اس کی یخنی بنا دوں گی تمہیں۔۔۔۔۔ یہ چکر کم ہو جائیں گے تمہارے "ثمرہ چادر اڑتے ہوئے ندرت کو اپنے جانے سے

آغا کر رہی تھی "خالہ اہلی بھی لائے گا چنے ابالے ہیں چٹ پٹی چاٹ بناؤ گی "ندرت نے معصومیت سے کہا "اچھا میری بچی لے آؤں گی اور کچھ چاہیے ہے "ثمرہ نے مسکرا کر ندرت کی طرف دیکھا تھا "خالہ دہی بھی لے آنا چنا چاٹ میں اچھی لگے گی "ندرت نے مزے لیتے ہوئے کہا "ہاہاہا جھلی نہ ہو تو لے آؤں گی "ثمرہ کہنے کے ساتھ باہر نکل گئی "اچھا کنڈی لگا لو "ثمرہ کے نکلنے کے بعد ندرت نے دروازہ بند کر دیا پہلے وہ کچن میں گئی کے برتن دھولے لیکن ثمرہ برتن دھو گئی تھی وہ کمرے کی طرف جانے لگی تو گھر کی گھنٹی



بچی وہ واپس مڑی "کچھ نہ کچھ بھول گئی ہو گی خالہ" ندرت نے ادھر ادھر نظر بھی گھمائیں کہ وہ کیا بھول گئی ہے لیکن وہاں کچھ نہیں نظر آیا دوسری بار پھر گھنٹی بجی "آرہی ہوں صبر" دوبارہ گھنٹی بجنے پر ندرت نے جلدی سے دروازہ کھولا لیکن وہاں ثمرہ نہیں ڈاکیہ کھڑا ہوا تھا "ارشاد سلیم کا گھر یہ ہے" "جی یہی ہے" "آپ کون" "میں انکی بہو" "اچھا ندرت کون ہے" "میں ہو"۔ "آپ کے نام خط ہے" ندرت نے حیرت سے خط کو دیکھا "میرے نام" "جی ہاں سائن کر دے" ڈاکیہ نے رجسٹر اس کے سامنے کیا۔۔ ندرت نے اس پر اپنا نام لکھ دیا اور اس کے ہاتھ سے خط لے کر دروازہ بند کر دیا خط کے اوپر اسی گھر کا پتہ لکھا تھا اس نے جلدی سے خط کو چاک کیا اور سامنے لکھے جو لفظ جگمگا رہے تھے انہیں پڑھ کر ندرت کا سر چکرا گیا۔۔۔

کمرے سے نکل کر ارسلان گھر کی پچھلی طرف گیا وہاں چھوٹی سی چھت تھی اسے پھلانگ کر باہر بھاگ گیا۔ وہاں سے سیدھا وہ اپنے دوست عشر کے گھر گیا اتنی رات کو ارسلان کو یہاں دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا "یار اتنی رات گئے تم یہاں کیا کر رہے ہو" "یار بارش ہونے کی وجہ سے کیچڑ اتنا ہو گیا ہے کہ میں گھر نہیں جا پا رہا صبح ہوتے ہی چلا

جاؤں گا ابھی شہر سے آیا ہو "ارسلان نے کمیز سے بارش کی بوندیں چھڑکتے ہوئے عشر کو اپنے آنے کا بتایا تھا "چل آجا میرے ہی کمرے میں "عشر نے دروازے سے ہٹ کر اسے اندر آنے کی جگہ دی اور اپنے کے کمرے میں لے گیا "بچے بھابھی گھر میں نہیں ہے " ارسلان نے گھر میں ادھر ادھر دیکھا "اج ہی گئے ہیں اپنی نانی گھر آنٹی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو میں چھوڑ آیا "عشر نے بیڈ پر اس کے لئے جگہ بناتے ہوئے اسے بتایا "اچھا کچھ کھائے گا " "ارے نہیں یار بس کپڑے تبدیل کر لو پھر سوتا ہوں "ارسلان نے بیک سے کپڑے نکالے جو نکلتے وقت وہ ساتھ لایا تھا وہ رات اس نے عشر کے ہاں گزار کر علی الصبح وہ شہر کے لیے نکل گیا۔

!.....!

ارسلان کا تعلق حیدرآباد کے چھوٹے سے گاؤں اصول پورا سے تھا دوستوں کے دیکھا دیکھی اس نے بھی بڑی یونیورسٹی میں پڑھنے کا شوق تھا۔ لیکن وہ پڑھنے میں اتنا اچھا نہیں تھا تین سال لگا کر کالج کی پڑھائی مکمل کی دوستوں کی باتوں میں آکر کراچی آگیا۔۔۔۔۔ اور کراچی میں یونیورسٹی میں اس کی ملاقات فائزہ سے ہوئی۔۔۔

!.....!

شہر آنے کے بعد وہ اپنے اپارٹمنٹ میں گیا کمرہ بند کر کے وہ لیٹ گیا "کیا ہو گیا تھا مجھے کل میں اپنے آپ پر قابو کیوں نہیں رکھ پایا اس کی خوبصورتی کیوں اتنی جان لیوا ہے لیکن نہیں فائزہ کے سامنے یہ دیہاتن تو کچھ بھی نہیں ہے" ارسلان خود کو سمجھالوں اور کل سے آفس جاؤں میں۔۔۔۔۔ اب واپس گاؤں کبھی نہیں جاؤں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے ہاں میں نہیں جاؤں گا "وہ کروٹ بدل کر سو گیا.....

!.....!

ارسلان اور فائزہ یونی میں ملے تھے۔۔۔ یہ اس کا تیسرا دن تھا۔۔۔ یونی میں اس کا دل ہی نہیں لگ رہا تھا پڑھنے کو اس کا دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ بس وہ دوستوں کی دیکھا دیکھی یہاں تک آگیا تھا وہ اپنی سوچوں میں گم تھا وہ یونی چھوڑنے کا سوچ چکا تھا دوستوں کے ہزار بار کہنے پر وہ نہیں رک رہا تھا۔۔۔ "السلام علیکم" اچانک کسی کے سلام پر چونک گیا اور پھر اس طرف دیکھا جس سمت سے آواز آئی تھی وہاں تراش خراش کی گئی کوئی گڑیا کھڑی تھی اسے دیکھ کر ارسلان کو پتہ نہ چلا وہ پہلی بار اپنی بچپن کی منگ ندرت کو کسی کے ساتھ موازنہ کر رہا تھا۔۔۔ "ہیلو" فائزہ نے اس کے سامنے چٹکی بجائی "ہاں جی آپ کون" ارسلان نے بوکھلا کر فائدہ کی طرف دیکھا "میرے خیال سے آپ نے سنا نہیں میں

نے سلام کیا ہے آپ کو "فائزہ نے اسے اجنبے سے دیکھا" اووہاں جی وعلیکم السلام " ارسلان نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیر کر تیزی سے جواب دیا جس پر فائزہ مسکرانے لگی ارسلان اس کی ہنسی میں کہیں کھو سا گیا۔ " پہلی بار زندگی میں کسی لڑکے کو میں نے شرماتے ہوئے دیکھا ہے "فائزہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا" بائے داوے میں فائزہ شجاعت اور آپ "فائزہ نے کہنے کے ساتھ ساتھ آگے کر دیا" میں ارسلان ارشد آپ سے مل کر اچھا لگا "ارسلان نے بھی اس کا ہاتھ تھام لیا پھر وہ دونوں اسی طرح ملتے رہے تین سال کیسے گزرے وہ دونوں نہیں جان سکے۔۔۔ ارسلان نے فائزہ کو پہلے ہی ندرت کا بتا دیا تھا اور یہ بھی کہ وہ اسے پسند نہیں کرتا زبردستی کا رشتہ ہے جس دن ارسلان کی شادی تھی فائزہ نے اسے بہت روکا بہت بار کہا کہ اس لڑکی کو منع کر دو لیکن دونوں کی ہزار کوششوں کے باوجود یہ شادی ہو گئی۔۔۔ شادی کے بعد وہ دو دن بعد کراچی آ گیا کراچی میں جہاں وہ پہلے نوکری کرتا تھا اس کا گھر والوں کو معلوم تھا لیکن اس نے فائزہ کے کہنے پر اس نے وہ نوکری چھوڑ دی اور فائزہ کے بھائی کے ساتھ کام کرنے لگا " اب تم اس نوکری میں دوبارہ نہیں جانا اور کچھ عرصے کے لیے تم گاؤں بھی نہیں جاؤ اور جب جاؤ تو کہہ دینا میں اس لڑکی کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا اگر آپ لوگ مجھ سے اپنا رشتہ قائم رکھنا چاہتے

ہیں تو اس لڑکی کو اس گھر سے نکال دیں "فائزہ گائے بھاگئے یہ سب اس کو پڑھاتی رہی لیکن چند دن بعد جب وہ واپس گیا تو وہاں باپ کی وفات نے اس کو اندر سے توڑ دیا اور اس نے فیصلہ بھی کر لیا تھا وہ اب کبھی ندرت کی طرف نہیں دیکھے گا لیکن اس رات کو سمجھ نہیں پایا اسے کیا ہو گیا وہ بارش میں بھیگتی اور حسین لگ رہی تھی اس کی گوری رنگت اور نکھر آئی تھی اسکی شہد جیسی آنکھیں اور چمک رہی تھیں اور وہ اپنے دل پر قابو نہیں رکھ پایا۔۔۔۔۔

!.....!

صبح وہ فائزہ کی کال سے اٹھا "ہیلو" "نیند سے بھجل آواز میں اس نے کہا" تم سو رہے ہو ابھی تک اور میں پوری رات صبح کا انتظار کرتی رہی تھی پچھلے آدھے گھنٹے سے تمہارے گھر کے باہر کھڑی گھنٹی بجا رہی ہوں اور تم سو رہے ہو" فائزہ نے غصے میں کہا اور آخر میں رو پڑی "ارے سوری یار بارش میں بھیگنے کی وجہ سے فلو ہو گیا تو بس دوائی لے کر سویا تھا" ارسلان نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا "میں نے تمہیں کتنی کالز بھی کی "دروازہ کھولتے ہیں فائزہ اسے پھر سے ڈانٹنے لگی اور اندر آگئی "اچھا بابا سوری بتایا تو ہے نہ" "ہاں کیا ہوا یار تمہیں تو بخار ہو رہا ہے بندہ بتا دیتا ہے اٹھو میرے



!.....!

نہیں کر سکتے کیا"

"ہاں کر سکتے ہیں کیوں نہیں" فائزہ نے مسکراتے ہوئے ارسلان کی طرف دیکھا "اچھا ہم شادی کب کر رہے ہیں میں تمہارے ساتھ آب ایسے زیادہ نہیں رہ سکتی بھائی اب غصہ کرتے ہیں" دونوں آب گاڑی کی طرف جانے کے لئے چل پڑے تھے "ہاں یار میں بھی اب ایسی زندگی سے تنگ آگیا ہوں سوچ رہا ہوں جلدی برات لے آؤ تمہارے گھر" ارسلان نے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈال کر آسمان کی طرف دیکھا اور ایک سرد آہ بھری

"بھئی تو میں بات کرتی ہوں آج ہی بھائی سے"

"صحیح ہے" دونوں گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔۔۔!

"ہاں جی ارسلان میاں کب آرہی ہیں آپ کی امی" آج وہ فائزہ کے گھر اس کا رشتہ مانگنے گیا تھا فائزہ نے بھائی کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ "ارسلان آنے کا کہہ رہا ہے" "جی سر بہت جلد آئیگی" ارسلان نے نظر چرا کر کہا "دیکھو ارسلان ماما پاپا کے جانے کے بعد میں نے فائزہ کو بہت نازوں سے پالا ہے اسے کبھی دکھ نہ دینا اور اچھا ہوتا آپ کی امی آتی ہم باقی بات کر لیتے مجھے آپ کے فادر کا سن کر بہت افسوس ہوا ہے لیکن اب آپ کی امی کو



ساتھ آنا چاہیے تھا کیونکہ بات بڑوں میں ہوں تو اچھی بات ہے "ہمدانی نے ارسلان کو کن آکھوں سے دیکھ کر کہا انہیں محسوس ہو رہا تھا لڑکا کچھ چھپا رہا ہے۔۔۔" جی سر آپ کو کبھی شکایت نہیں ہوگی۔" دیکھو میں میاں بڑو میں بات ہو تو اچھا ہوتا ہے فیصلے کرنے آسان ہو جاتے ہیں۔" لیکن سر آپ جانتے ہیں میرے ابو کی ڈیبتھ ہو گئی ہے ابھی تو امی عدت میں ہے آ نہیں سکتی لیکن ان نے خود بے جا ہے مجھے اور باقی خاندان والے راضی نہیں ہیں شہر کی شادی سے امی کہتی ہی تم کر لو میں سب کو دیکھ لوں گی اگر تمہارے ابو ہوتے تو وہ بھی یہی کہتے "ادھر ادھر کی باتوں کے بعد وہ گھر آ گیا اس بات کے بعد مزید ایک ہفتہ گزر گیا لیکن ہمدانی نے کوئی جواب نہیں دیا ارسلان نے دوبارہ فائزہ سے پوچھا لیکن اس نے جواب نہیں دیا مزید دو دن گزر گئے تو فائزہ ہمدانی کے پاس پہنچ گئی "آپ کیوں اتنی دیر کر رہے ہیں "ہمدانی اپنے کمرے میں تھے اور کسی سے فون میں بات کر رہے تھے ان نے فون بند کیا تو فائزہ نے ان سے کہا لیکن فائزہ کی بات سنیں بنا وہ باہر بھاگے وہ بھی ان کے پیچھے گئی لیکن وہ گھر سے ہی چلے گئے کافی دیر انتظار کرنے کے بعد جب وہ گھر آئے تو فائزہ کے ہوش اڑ گئے اس کی گڑیا) ہمدانی کی بیٹی (کفن میں لپیٹی ہوئی تھی اور بھابھی ویل چیئر پر تھی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی اور وہ چیخ چیخ کر



71

!.....!

ساتھ وہ چاریائی پر بیٹھ گئی

72

پہ کیا قیامت ٹوٹی ہے " ارے کہاں گئی " ثمرہ نے باہر آ کے دیکھا وہ نہیں تھی " اچھا کمرے میں گئی ہوگی " ثمرہ خود کلامی کرتے ہوئے اس کے کمرے کی طرف چل دی ندرت نے کمرے میں جاتے ساتھ ڈبہ کھولا جس میں ٹوٹا کلپ اور باقی سامان رکھا تھا اس میں وہ لفافہ بھی رکھ دیا اور باہر آگئی جیسی دروازہ کھولا تو ثمرہ سامنے کھڑی تھی " وہ خالہ کیا ہوا میں آرہی تھی بس " ندرت کا چہرہ لال سرخ ہو رہا تھا رنگت گوری ہونے کی وجہ سے وہ چھپا بھی نہیں پائی آنکھیں روئی روئی تھی " کیا ہوا بیٹا رو رہی تھی تم " " کچھ نہیں خالہ بس ایسے ہی آنسو آگئے اچانک سے خالو کی یاد آگئی تھی " ندرت نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا " جھلی میں ڈر گئی تھی ویسے خالو ہی یاد آرہے تھے یا خالو کا بیٹا "۔ ثمرہ نے ندرت کو چھیڑ کر کہا اگر کوئی اور موقع ہوتا تو وہ لازمی شرماتی لیکن ابھی وہ مسکرا بھی نہیں سکی " اچھا چھوڑ دکھی نہ ہو بچہ۔۔ دیکھ میں اہلی لائی ہوں جاچنا چاٹ بنا۔۔۔۔۔ کل چلیں گے منے کے لیے کپڑے لینے " ثمرہ نے اسے پیار کیا اور اس کا دل بہلایا " جی خالہ ضرور اور خالہ کھلونے بھی لے آئیں گے " خالہ کا پیار دیکھ کر وہ اپنا دکھ چھپا کر اپنی نارمل ٹون میں بولی اور دوبارہ ہنسنا شروع کر دیا لیکن اس کی ہنسی میں آپ پہلے جیسی خنک نہیں تھی۔۔۔۔۔

!.....!

طلاق ملے آج ایک ہفتے سے اوپر ہو گیا تھا لیکن اس نے دوبارہ وہ لفافہ نہیں نکالا وہ اور ثمرہ بیٹھی آنے والے بچے کی باتیں کر رہی تھی کہ باہر کی گھنٹی بجی ندرت کھولنے کے لئے اٹھی لیکن ثمرہ نے منع کر دیا اور خود کھولنے چلی گئی سامنے کھڑے ارسلان کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور اسے گلے لگا لیا "کہا تھا تو ہاں ماں کی ذرا سی یاد نہیں آئی بیوی کو تو کسی خاٹے میں لاتا نہیں ہے تو "ثمرہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں تھیں وہ بیٹے کو کبھی پیار کرتی کبھی گلے سے لگا لیتی "اب آیا ہے تو جانے نہیں دوں گی "ثمرہ اسے اندر لے آئی "امی بس نوکری کے سلسلے میں چلا گیا تھا "ارسلان نے اندر آکر ندرت سے نظریں چرائیں اور ندرت کے ساتھ پڑی چارپائی پر بیٹھ گیا "پر بیٹا تو بتا کر تو جاتا اور پہلی والی نوکری کو کیا ہوا "ثمرہ بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی "بس ماں اس کی تنخواہ کم تھی اس سے اچھی نوکری مل گئی اور بس اس میں --- میں لگ گیا ابھی چھٹیاں لے کر آیا ہوں دو دن روکوں گا پھر چلا جاؤں گا "ارسلان اپنے جوتے اتارنے کے لیے جھکا اور کن انکھیوں سے ندرت کو دیکھا جو اپنی گود میں پڑے بچوں کے کھلونے کو دیکھ رہی تھی "ابھی آیا ہے اور جانے کی باتیں کر رہا ہے "ثمرہ ارسلان کی بات پر خفا ہو گئی "امی یہ پاگل تو نہیں

ہو گئی ہے "ارسلان نے سیدھے ہوتے ہی ندرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا" نہیں چھلے یہ کیوں پاگل ہونے لگی "امی یہ پھر کیا بچپنا ہے بچے کے کھلونے "ارسلان کو بہت عجیب لگ رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا یہ سب کیا ہے "ارے نہیں یہ تو تیرے انتظار میں تھی روز پوچھتی تھی کب آئے گا اب آیا ہے تو یہ خاموش بیٹھ گئی جاپانی لاشوہر کے لئے اور پگلی اسے خبر تو سنا "ثمرہ کی خوشی انتہا پر تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا بیٹے کو پاس دیکھ کر اس کے چہرے سے بھی خوشی کی شعاعیں نکل رہی تھیں ارسلان نے ماں کو تعجب سے دیکھا "میں پانی لاتی ہوں "ندرت کہنے کے ساتھ وہاں سے چلی گئی "ہائے شرما گئی ہوگی "ثمرہ نے اسے یوں جاتے دیکھ کر ارسلان سے کہا ارسلان کچھ سمجھا رہا تھا وہ وہاں سے اٹھ کر ندرت کے پاس کچن میں گیا ثمرہ نے بھی اسے نہیں روکا "آرام سے بات کرنا بہت انتظار کیا ہے"۔ ثمرہ نے ارسلان کو تاکید کی اور سارا بکھرا سامان اٹھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

!-----!

ارسلان نے ماں کی بات کو نظر انداز کیا اور کچن میں آگیا "سنو" ارسلان باہر ہی کھڑا تھا وہیں سے اس نے ندرت سے بات کرنا شروع کی "جی" گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے ندرت

نے جواب دیا "تمہیں لفافہ تو مل گیا ہوگا" ارسلان آہستہ آہستہ چلتا ہوا کچن میں آگیا ندرت نے کوئی جواب نہیں دیا گلاس اس کی طرف بڑھایا جسے ارسلان نے پکڑ لیا اور جیسی اس نے پکڑا وہ باہر نکل کر کمرے میں چلی گئی ارسلان پانی کا گلاس وہی رکھ کر کمرے میں آگیا اندر آ کر کمرہ لوک کر دیا "تم نے جواب نہیں دیا" "کس بات کا" ندرت سر جھکائے بیٹھی تھی ارسلان بھی چئیر اس کے سامنے رکھ کر بیٹھ گیا "جو میں نے کچن میں پوچھا"

"جی"

"میں اس کا کیا مطلب سمجھو"

"جی مل گیا تھا"

"تو غالباً آپ نے پڑھا بھی ہوگا اتنی تو پڑھی لکھی ہے نہ کہ اردو میں لکھا پڑھ لیں"

"آپ تنقید کر رہے ہیں مجھ پر"

"نہیں جو ہے وہ بول رہا ہوں"

"اچھا"

"کیا اچھا بتاؤ"



"کیا بتاؤں دے دی اپنے طلاق مجھے اور کیا بتاؤں میں آپکو"  
"ابھی دی نہیں ہے مطلب میں نے صرف کاغذ بھیجے ہیں کورٹ چلنا ہوگا تمہیں میرے ساتھ"

"میں آپ کا انتظار کر رہی تھی اس رات آپ چلے گئے میں صبح اٹھی آپ نہیں تھے پورا دن آپ کے وجود کا لمس محسوس کرتی رہی آپ کا انتظار بھی کیا روز ایک نئی امید ہوتی تھی آپ آئیں گے پھر ایک دن اللہ نے ہمارے رشتے کو مکمل کر دیا یہ خبر سنانے کو دن رات آپ کا انتظار کیا میں نے آپ کو بتاؤں آپ کو خوشی ہوگی۔۔۔۔۔ میں وہ خوشی دیکھنا چاہتی تھی ہر آہٹ پر آپ کا گمان ہوتا تھا مجھے۔۔۔ لیکن ایک دن آپ نے مجھے سندیہ بیچ دیا جس میں لکھا تھا ندرت زندگی جینا چھوڑ دوں ارسلان کیوں کیا ایسا کیوں کیا میں اتنی بری ہوں ارسلان بولیں آپ۔۔۔۔۔ میں اتنی بری ہوں کہ آپ صرف اپنی نفسانی خواہش کرنے کے لئے مجھے استعمال کریں میرے جذبات میری محبت کوئی قدر نہیں رکھتے آپ کہتے تھے آپ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تو روک لیتے یہ رشتہ بننے سے پہلے بولے کیوں نہیں روکا۔۔۔۔۔۔۔؟ مجھے آپ سے شکایت نہیں ارسلان آپ کو جو ٹھیک لگا آپ نے کیا مجھے جو ٹھیک لگا میں نے کیا "ارسلان اسے حیران ہو کر دیکھ رہا تھا

اسے توقع نہیں تھی وہ ایسے ری ایکٹ کرے گی ندرت نے ارسلان کو گریبان سے پکڑ لیا "آپ کو میں پسند نہیں ہو ٹھیک ہے میں آپ کو کبھی اپنا چہرہ نہیں دکھاؤں گی لیکن مجھے طلاق نہ دے میں اپنے بچے کو اچھی زندگی دینا چاہتی ہوں

ارسلان باپ کا سایہ بہت ضروری ہوتا ہے اس کی خاطر مان جائیں پلیز ایسا نہ کریں"

"بچہ" ارسلان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔

"ہاں ارسلان اللہ نے ہمیں والدین ہونے کا شرف بخشا ہے" ارسلان کے جسم میں خون تیزی سے دوڑنے لگا ایک سرور ساملا باپ بننے کی خبر اس کے لیے بہت بڑی خوش خبری تھی وہ جو کب سے سمجھ رہا تھا اس کی

جدائی کہیں اس کے سر پر تو نہیں اثر کر گئی۔۔۔۔۔ لیکن یہاں اور معاملہ تھا وہ وہاں سے اٹھ گیا تھوڑی دیر بعد آیا تو اس کے ہاتھ میں مٹھائی تھی اس نے سب کو کھلائیں پھر دو دن وہاں رہا ان دو دن میں اس نے ندرت سے اس لفافے کی بالکل بات نہیں کی اور واپس چلا گیا۔۔۔۔۔

!.....!

"ہو گیا سب" فائزہ ارسلان کے آتے ہی پوچھا "نہیں یار جتنا آسان سمجھ رہا تھا اتنا ہے

نہیں"

" مطلب "

"وقت لگے گا"

[illegible]

! !

"سال ہونے کو آیا ہے ارسلان تم کب اسے فارغ کرو گے" فائزہ اپنے ندرت سے جلد چھٹکارا چاہتی تھی "وہ ماں بننے والی ہے ایسی حالت میں اسے چھوڑ نہیں سکتا جہاں اتنا صبر کیا وہاں تھوڑا اور کر لو" ارسلان نے آخر انج فائزہ کو بتا دیا

"تو اس کا مطلب وہ مجھ سے زیادہ اب اہمیت رکھتی ہے اللہ ہمیں بھی اولاد دے گا" فائزہ کو غصہ آگیا تھا۔۔۔ "ہاں انشاء اللہ اللہ ضرور دیگا فائزہ اپنے کو اس کے ساتھ کمپئر نہ کرو وہ کبھی تمہاری جگہ نہیں لے سکتی چاہے کتنی اولادیں دے دے وہ" ارسلان نے فائزہ کو باہوں میں لیتے ہوئے کہا "دیکھ لینا ارسلان اللہ ہمیں ضرور اولاد دے گا اللہ ہمیں اولاد سے نوازے گا" فائزہ نے پھر اپنی بات دہرائی۔۔۔

"انشاء اللہ" ارسلان فائزہ کو پیار بھری نگھاؤں سے دیکھا

"مبارک ہو" رات کو ندرت کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔ ارسلان رات میں ندرت کے پاس ہی تھا۔۔۔ ہفتے کا دن تھا وہ اسے اسپتال لے کر گیا۔۔۔ اسپتال میں سب پہنچ گئے ڈاکٹر اسے جلدی سے آئی سی یو میں لے گئے باقی سب باہر کھڑے ڈاکٹر کا انتظار کرتے رہے کہ ڈاکٹر کب خبر دے گا۔۔۔۔۔

"کیا ہوا ڈاکٹر صاحب" ڈاکٹر کو نکلتا دیکھ کر ارسلان جلدی سے ڈاکٹر کے پاس گیا "جی مبارک ہو آپ کی بیٹی ہوئی ہے" ارسلان نے مڑ کر ثمرہ کو دیکھا تھا خوشی اسکی آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔۔۔ پھر وہ ڈاکٹر سے کہنے لگا "ہم مل سکتے ہیں"۔۔۔ "نہیں ابھی تھوڑا

انتظار کریں "ارسلان اتنا خوش تھا کہ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اپنی خوشی کا اظہار کیسے کرے جب سے اس نے اپنی بیٹی دیکھی تو وہ پاگل ہو گیا وہ ننی سی پری بالکل اس کا عکس تھی

لیکن اس کی آنکھیں ندرت کی طرح تھی وہ اسے دیکھتا گیا اور پیار کرتا گیا ثمرہ نے ارسلان سے منی کے کان میں آذان دینے کو کہا اور اسے خود گھٹی دی۔۔۔ فائزہ بھی آئی تھی اور مل کر چلی گئی ندرت کے پوچھنے پر ارسلان نے کہا "کولیک ہے آئی ہوئی تھی اسپتال... معلوم ہوا تو ملنے آگئی...."

شام کو ڈاکٹر نے ندرت کو ڈسچارج کر دیا تھا۔۔۔۔۔

ندرت کو تو جیسے نئی زندگی مل گئی تھی ننی سے پری جب سے دنیا میں آئی تھی ان کے گھر میں خوشیاں آگئی تھی۔۔۔۔۔ رات تک سب محلے والے جا چکے تھے۔۔۔۔۔ ندرت اپنے کمرے میں ہی تھی۔۔۔ رات میں ارسلان بھی کمرے میں آگیا۔۔۔ "ندرت یہ بالکل میری طرح ہے نہ" ننی سی پری کو گود میں لیتے ہوئے ارسلان نے ندرت سے کہا "ہاں لیکن اس کی آنکھیں میری طرح ہے ان کا رنگ بھی" ندرت اٹھ کر ارسلان کے پاس آگئی "ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہوں اچھا سنو اس کا نام کیا رکھیں گے"

"آپ بتائیں" بچی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ندرت نے کہا۔۔۔

ندرت اور ارسلان ساتھ بیڈ پر بیٹھے تھے اور چھوٹی سی منی ارسلان کی گود میں تھی "میں سوچ رہا ہوں اس کا نام وہ ہی رکھے گے جو امی کہیں گی"

"ہاں ٹھیک ہے مجھے خوشی ہوگی خالہ اگر اس کا نام رکھیں"

ندرت نے مسکراتے ہوئے ارسلان کو دیکھتے ہوئے کہا "چلو ٹھیک ہے صبح میں امی سے کھاؤں گا بتائیں۔"

"چلے اب اسے مجھے دیں اور سو جائیں کل کے جاگے ہوئے ہیں آپ" ندرت نے بچی کو ارسلان سے لے کر بیبی کوٹ میں لیٹا دیا۔

اور وہ دونوں بھی سونے کے لئے لیٹ گئے۔۔۔ رات کے کسی پہر منی اوٹھ گئی اور رونا شروع کر دیا۔۔۔۔۔ ندرت کی اچانک آنکھ کھل گئی وہ اٹھی اور اسے کوٹ سے نکالا اور اسے چینج کروایا اور اپنے پاس ہی لیٹا لیا۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر تو وہ لیٹی رہی پھر رو پڑی ندرت نے اسے فیڈ کروایا اور اس کے بعد اسے پھر سلا دیا تھوڑی دیر وہ اسے دیکھتی رہی پھر وہ بھی سونے کو لیٹ گئی کروٹ بدلی تو اس کی نظر ارسلان پر گئی "کتنے معصوم لگ رہے ہو تم سوئے ہوئے... ہمیشہ تمہارا ساتھ چاہتی تھی...."

تم ہو میں ہوں اور ہماری چھوٹی سی زندگی ہو..... دیکھو ملے بھی ہو تم مجھے پر کیسے ملے  
ہو... تم مجھے آدھے ادھورے سے.... میں تم سے کبھی بد دل نہیں ہوئی ارسلان تمہیں بھی  
بڑوں کے فیصلوں کی بھینٹ چڑھا دیا گیا لیکن آج پہلی بار میں سکون کی نیند سو گئی۔ آج  
میری خواہش پوری ہوئی اور ارسلان آج تم ہو میں ہو اور میری بیٹی ایک مکمل زندگی  
ہے "ارسلان کو دیکھتے ہوئے سوچوں میں گم اسے پتہ نہیں چلا وہ کب سو گئی۔۔۔۔۔  
!.....!.....!

"ارے میرا بے بی" صبح ارسلان نے اٹھتے ساتھ ہی منی کو اٹھا لیا وہ پیپا کر کے رونے لگ  
گئی۔ ندرت سو رہی تھی ارسلان نے اسے چپ کرانے کی ناکام کوشش کی لیکن وہ جپ نہ  
ہوئی "کیا ہوا میرے بے بی کو بابا پاس چپ نہیں ہونا" ارسلان اسے چپ کروانے کی ہر  
ناکام کوشش کر چکا تھا لیکن وہ چپ نہیں ہوئی "ماما تمہاری گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی  
ہیں" ارسلان نے ندرت کی طرف دیکھ کر کہا اسی دوران ندرت بھی اٹھ گئی۔۔۔ "ارے  
لائے مجھے دیں" ندرت نے ارسلان سے منی کو مانگا۔۔۔

"ہاں لو ندرت یہ چپ نہیں ہو رہی" ارسلان نے بھی جلدی سے منی کو اندرت کو دے  
دیا پھر وہ باہر آگیا۔۔ ندرت بھی تھوڑی دیر میں منی کے ساتھ باہر آگئی سارا دن ندرت

اور ثمرہ کا منی کے ساتھ کٹ گیا اور ارسلان محلے میں چلا گیا تھا  
رات میں واپس آیا تو ندرت کے گھر والے اور ثمرہ کے سسرالی بیٹھے ہوئے تھے ندرت  
اپنی امی کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔ منی ثمرہ کے ہاتھ میں تھی سب کو ارسلان کا انتظار تھا  
اس کا نام رکھنا تھا

مولوی صاحب بھی سامنے بیٹھے تھے) ان کے گاؤں میں بچے کا نام مولوی صاحب کے  
سامنے رکھا جاتا تھا اور مولوی صاحب اس کا نام اور والد کا نام اور بچے کی پیدائش صفحے پر  
لکھ کر بچے کا انگوٹھا لگا دیتے تھے اور اچھی اور لمبی زندگی کی دعا دیتے تھے (سب صحن میں  
ہی تھے اتنے میں ارسلان بھی آگیا۔۔۔ مولوی صاحب کے مشورے کے بعد ثمرہ نے با  
آواز بلند کہا "میں ثمرہ راشد اس بچی کی دادی ہوں سب کے مشورے اور اپنی.... اور اس  
کے مرحوم دادا کی خواہش سے اس بچی کا نام اقراء ارسلان رکھ رہی ہو اور اس بات پر  
میرا پورا خاندان راضی ہے "ثمرہ نے کہنے کے بعد اقراء کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔ سب  
نے مولوی صاحب کے ساتھ دعا کی اور مٹھائی بانٹی۔۔۔۔۔



رات کے کھانے کے بعد سب گھر چلے گئے لیکن شائستہ ندرت کے ساتھ اسکے کمرے میں آگئی ارسلان باہر صحن میں شائستہ کے میاں کے ساتھ بیٹھا ہوا باتیں کر رہا تھا ثمرہ بھی وہیں بیٹھی تھی اقراء ثمرہ کے پاس تھی۔۔۔

"آب سناؤ بھائی کا.. کیسے ہیں تمہارے ساتھ." "کمرے میں جاتے ساتھ ہی شائستہ نے پوچھا "میں تجھ سے بہت ساری باتیں کرنا چاہتی ہو... شائستہ پہلے سوچا یہ باتیں میں تمہیں نہیں بتاؤں میرے اور ارسلان کہ بیچ میں رہیں لیکن شائستہ میرا دل ہولتا ہے۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ یہ پہلے جیسے دوبارہ نہ ہو جائیں۔۔ شائستہ ان نے مجھے بہت تکلیف دی ہے میں اور نہیں برداشت کر پاؤں گی " ندرت نے شائستہ کا ہاتھ پکڑ کے اسے بیڈ پر بیٹھا دیا " بولنا کیا چاہتی ہوں ندرت صاف صاف بات کرو "

"شائستہ وہ مجھ سے نفرت کرتے ہیں شادی کی رات بھی انہوں نے مجھ سے بہت بد تمیزی کی اور دوسری صبح تمہارے سامنے ہے میں کس طریقے سے تڑپتی رہی انہوں نے مجھے زور کا دھکا دیا شائستہ کے آج بھی میرے سینے میں یہ درد ہے لیکن میں ان کو معاف کرتی ہوں بس تم دعا کرو شائستہ۔۔ یہ دوبارہ پہلے جیسے نہ ہو جائے اور تو اور تمہیں پتا ہے انہوں نے خالو کی موت کا ذمہ دار بھی مجھے ٹھہرایا اور تو اور شائستہ " اس کے بعد ندرت

چپ ہو گئی" بولو نہ ندرت بتاؤ اور کیا "شائستہ نے ندرت کی آنکھوں میں دیکھا وہاں وحشت تھی درد تھا خوف تھا" بولو نہ پلیز ندرت بولو پلیز بول دو "شائستہ بھی ندرت کے ساتھ رو پڑی مگر ندرت نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور الماری کے پاس چلی گئی الماری میں سے کچھ نکالا اور اس کے پاس آئی" یہ دیکھو شائستہ "ندرت نے ایک لفافہ اس کی طرف کیا جسے شائستہ نے فوراً پکڑ لیا" کیا ہے اس میں "

"خود دیکھ لو "ندرت کہنے کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔ شائستہ نے فوراً کھول دیا اور اندر جو لکھا تھا پڑھ کے چکرا گئی" کیا ارسلان بھائی نے تمہیں طلاق مطلب وہ کیا "شائستہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہے "ہاں شائستہ لیکن شائستہ ان نے ابھی دی نہیں ہے کہتے ہیں کاغذی کام ہو گا پھر ہو جائے گی"

"مطلب وہ تمہیں چھوڑ دیں گے "شائستہ کو غصہ آیا لیکن دروازہ کھٹکنے پر دونوں ایک دم ڈر گئی ندرت نے جلدی سے شائستہ سے لفافہ لیا اور اپنے دوپٹے میں چھپا لیا دروازہ کھولا تو سامنے ثمرہ تھی "شائستہ اصغر بلا رہا ہے بچے بھی سو گئے ہیں"

"جی خالہ میں بس آ رہی تھی "شائستہ جلدی سے باہر گئی ثمرہ نے اقراء ندرت کو دی اور خود کمرے سے چلی گئی۔۔ ندرت نے ثمرہ کے جاتے ساتھ ہی الماری میں وہ لفافہ رکھا۔۔

جیسے ہی وہ رکھ کر مڑی تو ارسلان بھی کمرے میں آ گیا۔ "آپ کل چلے جائیں گے" ارسلان کے آتے ساتھ ہی ندرت نے ارسلان سے پوچھا لیکن اس نے جواب نہیں دیا ندرت اسے دیکھتی رہی لیکن وہ سونے کے لئے لیٹ گیا۔ اور پھر یونہی وقت گزرتا گیا --- ارسلان ہر ہفتہ اتوار آتا تھا اقراء کیلئے کچھ نہ کچھ لے کر آتا تھا لیکن ندرت کے لئے کچھ بھی نہیں لاتا تھا۔ ارسلان کی اقراء میں جان تھی۔۔۔۔۔ دیکھتے دیکھتے چار ماہ گزر گئے اب اقراء کرو لنگ کرنے لگی تھی پہلی بار جب اس نے کرو لنگ کی اس وقت ارسلان گھر میں داخل ہوا اقراء نے ارسلان کو دیکھ کر کلکاری ماری اور کرو لنگ کرتی ہوئی اس کے پاس آ گئی

ارسلان نے اسے اٹھا لیا اسے پیار کیا اتنا خوش ہوا اور خوشی سے چلانے لگ گیا "امی امی یہ دیکھیں یہ خد آئی ہے میرے پاس" ارسلان نے پھر اسے پیار کیا اور اسی وقت اقراء نے کہا "اوہو اوہو" ارسلان حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا "امی یہ کیا کہہ رہی ہے"

"یہ ابو کہہ رہی ہے دو دن پہلے یوں ہی بیٹھے ہوئے بولی تھی اور سب سے پہلے ابو کہاں

ہے اس نے "ثمرہ کی جگہ ندرت نے جواب دیا وہ ارسلان کے لئے پانی لائی تھی۔۔" آئی میری پری پھر سے بولو "پھر پورا دن ارسلان اسے کرو لنگ کرواتا اور اسے ابو ابو بلواتا اسی طرح اس کے دو دن گزر گئے۔۔۔۔۔

!.....!

"آپ ہر ہفتے جاتے ہیں آج نہ جائیں" ارسلان آج پھر اقرا سے ملنے جا رہا تھا تو فائزہ نے روک لیا "نہیں فائزہ اقراء سے ملنے کے لیے نہ روکا کرو وہ میری جان ہے" ارسلان کہنے کے ساتھ وہاں روکا نہیں جس پر فائزہ کو غصہ آگیا "جب سے یہ دنیا میں آئی ہے میری ویلیو ہی نہیں ہے اللہ مجھے بھی اولاد دے دیں تاکہ ان ماں بیٹی کا چیپٹر ہی کلوز ہو جائے" پھر فائزہ نے ٹھان لی کچھ بھی ہو جائے اس کو اولاد چاہئے وہ ہر ڈاکٹر کے پاس گئی ہر پیر کے پاس گئی ہر مزار گئی۔۔ منت مانگی تین سال سے اس کا بس یہی کام تھا کبھی اس کے در جاتی کبھی اس کے در جاتی کبھی کسی سے تعویذ لے آتی کبھی کسی کے کہنے پر سمندر کا پانی لا کر اس سے جمعے کے جمعے نہاتی۔۔ لیکن پھر بھی اس کی اولاد نہیں ہوئی ارسلان نے بہت بار کہا میں اقراء کو لے آؤ اولاد کی کمی پوری ہو جائے گی لیکن فائزہ صاف انکار کر دیتی تھی

اور تین سال بعد اسے اللہ نے جڑواں بیٹے عطا کئے۔۔۔۔۔

!.....!

"دیکھو ندرت اقراء دیکھتے ہی دیکھتے کتنی بڑی ہو گئی ہے ابھی اس نے چلنا شروع کیا تھا لگتا ہے کل کی بات ہے اور آج دیکھو پورے گھر میں بھاگتی پھرتی ہے" ثمرہ اور ندرت صحن میں بیٹھی تھی۔۔ اقراء وہیں صحن میں کھیل رہی تھی "ہاں خالہ پتہ ہی نہیں چلا اور پتہ بھی نہیں چلے گا یہ دیکھتے دیکھتے اور بڑی ہو جائے گی پھر اس کی شادی ہو جائے گی اور یہ پرانے گھر چلی جائے گی"

ندرت نے سوچوں میں گم ثمرہ کو جواب دیا "ہاں بچے بیٹیاں پرایا دھن ہوتی ہے چلی جاتی ہے ایک دن" ثمرہ نے بھی اقراء کو دیکھ کر افسردہ لہجے میں کہا۔۔ "خالہ ارسلان پچھلی بار بھی نہیں آئے تھے اور دیکھیں آج بھی نہیں آئے"

"آ جائے گا کام بڑھ گیا ہوگا"

"ہاں خالہ" ندرت نے ثمرہ سے سبزیاں لی جو وہ کاٹ رہی تھی اور بنانے کے لیے کچن میں چلی گئی۔۔۔ ثمرہ نے اقرار کو اٹھایا اور اسے لے کر کمرے میں آگئی مغرب کا وقت ہو گیا تھا پھر نماز پڑھنے لگ گئی۔۔۔۔۔

!.....!

"ارسلان آج میں بہت خوش ہوں" فائزہ نے دونوں بیٹوں کو دیکھ کر کہا "ہاں میں بھی اللہ نے مجھے بیٹی کے بعد بیٹوں سے نوازا ہے" ارسلان نے دونوں کے سوفٹ گالوں کو چومتے ہوئے کہا "کونسی بیٹی ارسلان وہ ہمارے دشمن کی بیٹی ہے اور کچھ بھی کہہ لوں بیٹی ماں جیسی ہوتی ہے اور یہ غریب عورتیں ہوتی بھی عجیب ہیں یہ بیٹیوں کی پرورش بھی اچھی نہیں کرتی تین سال سے وہ اس کے پاس ہے اسے بھی جائل بنا دیا ہوگا"

اقراء کے ذکر پر فائزہ کا موڈ خراب ہو گیا۔۔۔ اب ارسلان گاؤں نہیں جاتا تھا اور آہستہ آہستہ فائزہ کی باتوں سے اس کا دل ندرت سے اور بد ظن ہو گیا اور اب اسے اقراء سے بھی وہ لگاؤ نہیں رہا تھا۔۔۔ ارسلان نے بیٹوں کا نام عدیل اور عقیل رکھا تھا۔۔۔

ارسلان کے لیے اب سب کچھ یہی دو بیٹے تھے اور باقی کسر فائزہ کی باتوں نے پوری کر دی تھی۔۔۔

بیٹوں کے پیدا ہونے کے دو ہفتے بعد وہ ارسلان کے پیچھے پڑ گئی کہ وہ ندرت کو طلاق دے۔۔ "تم اسے طلاق کیوں نہیں دیتے" ارسلان افس کے لیے تیار ہو رہا تھا "دے دوں گا فائزہ لیکن میں امی کا کیا کروں فائزہ میرے ابو نہیں ہیں اب لیکن

میں ماں کو نہیں کھونا چاہتا فائزہ "ارسلان نے فائزہ کی طرف منہ کر کے کہا  
"دیکھو ارسلان جب تک تم اس کے ساتھ جڑے رہو گے مجھے بھی کوئی آزادی نہیں ملے  
گی میں آزاد رہ کر جینا چاہتی ہوں "روز روز کی باتوں کے بعد ارسلان نے فیصلہ کر لیا۔  
!.....!

"بیٹا سامنے والوں کے گھر قرآن خوانی ہے میں سپارہ پڑھ کر دیر سے آؤں گی کنڈی لگا لو"  
ثمرہ ندرت کو بتا کر باہر چلی گئی۔۔۔۔۔ ندرت اقراء کو نہلا رہی تھی تبھی دروازہ بند نہیں  
کیا گھر کا مین گیٹ کھلا تھا۔

ندرت نے اقرا کو نھلا کر اسے کپڑے پہنائے اور اسے فیڈر دے کر صحن میں چارپائی پر  
لیٹا دیا اور خود کچن میں رات کا کھانا بنانے کے لیے جانے لگی۔۔۔ تو دروازہ کسی نے کھٹکایا  
اسے یاد آیا اس نے بند نہیں کیا وہ ڈر گئی کہ کون ہو گا ابھی وہ کھولنے ہی والی تھی لیکن  
اس سے پہلے ارسلان اندر آ گیا۔۔۔۔۔

"دروازہ کیوں کھلا ہوا ہے "ارسلان کا لہجہ وہی پرانا والا تھا جو شادی کے بعد ندرت سے  
تھا۔۔۔ وہ خالہ گئی تھی ابھی سامنے والوں "بکواس بند کرو "ثمرہ کے گھر میں غیر حاضری  
سن کر ارسلان کو آسانی ہوئی اس نے غصے سے ندرت سے کہا اور دروازہ بند کر دیا "میں

تم سے بات کرنے آیا ہوں "ارسلان نے آگے بڑھ کر ندرت کو بازو سے دبوچ لیا اور پاس لیٹی اقراء رونے لگ گئی وہ ڈر گئی تھی "چھوڑیں مجھے بچی ڈر گئی ہے چھوڑ دے مجھے" "مجھے پرواہ نہیں ہے وہ روئے یا نہ روئے وہ ڈرے یا نہ ڈرے تم سنو میری بات "ارسلان نے ندرت کو جھٹکا دے کر کہا" میں ارسلان ارشد سلیم اپنے ہوش و حواس میں "ندرت نے ارسلان کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا" نہیں ارسلان نہیں یہ گناہ نہ کریں "ارسلان نے دوسرے ہاتھ سے ندرت کا ہاتھ جھٹکا" مجھے مت بتاؤ تم میں کیا کروں اور کیا نہ کرو میں ارسلان ارشد سلیم اپنے ہوش و حواس میں تمہیں ندرت محمود طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں "اور کہنے کے بعد اس نے ندرت کو پوری قوت سے جھٹکا دے کر چھوڑ دیا اور ندرت بہت بری طرح نیچے گر گئی جس کی وجہ سے ندرت کی چیخ نکلی جس پر اقراء روتے ہوئے ندرت کے پاس آگئی وہ چھوٹی سی ننسی بچی ندرت کے ساتھ چپک کر رونے لگی وہ بس ماما پاپا کر رہی تھی لیکن ارسلان وہاں سے چلا گیا تھا اس نے مڑ کے بھی نہیں دیکھا۔۔۔ ندرت اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔" کیوں کیا آج ارسلان تم نے ایسا کیوں کیا۔۔۔ کیا ملا تمہیں ایسا کر کے میرے جسم سے جان نکال دی تم نے ارسلان کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا میری بچی۔۔۔ بچی کا کیا قصور ارسلان اس بچی کی کیا غلطی۔۔۔



کیوں اس کے سر سے باپ کا سایہ تم نے چھین لیا ارسلان تم نے کیوں کیا ایسا میرے ساتھ کیا محبت کی اتنی بڑی سزا ملنی تھی مجھے اگر معلوم ہوتا ارسلان محبت کی اتنی بڑی سزا ملتی ہے تو قسم خدا کی ارسلان میں کبھی محبت نہ کرتی میں محبت کے نام کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتی میں اس محبت کے بیچ کو کبھی بونے نہ دیتی --- اتنا بڑا --- کیا اتنا بڑا گناہ کیا میں نے تم سے محبت کر کے ارسلان کے تم نے مجھے اتنی بڑی سزا دے دی --- مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا اور ارسلان میں تو تمہارے دیے زخم جھیل لو گی لیکن اس بچی کا کیا قصور --- میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتی میں روز محشر میں تم سے بدلہ لو گی اپنی محبت کا --- کیونکہ محبت میں بدلے نہیں لئے جاتے وہ محبت ہی نہیں جس کے عوض بدلہ لئے جائیں اور نہ میں بڑے دل کی مالک ہوں ارسلان جو میں تمہیں معاف کر دو --- ارسلان میں اپنے رب سے ڈرتی ہوں کہیں میرے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے --- کہیں میں تمہیں بد دعانہ دے دو

اگر میری بد دعا تمہیں لگ گئی تو خالہ --- خالہ کا کیا بنے گا --- ارسلان میں اللہ سے ڈرتی ہوں میں کبھی بھی --- کبھی بھی نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے کسی کا دل دکھے میری وجہ سے کسی کا دل ٹوٹے دل دھکانے کا بہت بڑا گناہ ہے میرے اللہ کے ہاں

--- میں اللہ سے ڈرتی ہوں کے میں نہیں چاہتی میری وجہ سے کسی کا دل-----  
(☹️) میرے اللہ مجھے معاف کر دینا اگر

میری وجہ سے کسی کی دل آزاری ہو۔۔۔ کہیں میں تمہیں کوئی ایسی بد دعا نہ دے دو  
ارسلان جو تمہارے لئے عذاب بن جائے اللہ تعالیٰ مجھ سے کبھی ایسا گناہ نہ کروانا۔۔۔  
مجھے پتہ ہے ارسلان تمہارے ساتھ جو ہوا اس میں کہیں نہ کہیں میری غلطی بھی  
ہے۔۔۔ تب ہی تو تم مجھ سے بد ظن ہو گئے ہو۔۔۔ تبھی تو مجھے چھوڑ کے چلے گئے میں  
نے تو تمہیں اولاد بھی دی

پھر بھی تم میرے نہیں ہو پائے ارسلان ہو سکتا ہے میری ہی کوئی غلطی ہو میں ساری  
باتوں کا ذمہ دار تمہیں نہیں ٹھہرہ سکتی۔۔۔۔۔ مجھ سے بھی کہیں کوئی غلطی ہوئی ہے میں  
نے بھی تمہارے خواب چکنا چور کیے ہیں تو میرے خواب کیسے نہیں ٹوٹتے کیا کرو میرے  
اللہ میں کیا کرو"

ندرت ارسلان کی پشت کو دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی اسے بالکل نہیں پتا چلا کہ ارسلان  
وہاں سے کب کا چلا گیا اس کو تب پتہ چلا جب اقراء زور زور سے رونے لگی اس نے اسی  
کی طرف دیکھا اور اسے اٹھایا پیار کیا اسے چپ کروایا اقراء کا دل بہت زور سے دھڑک

رہا تھا وہ اسے اٹھا کر کمرے میں لے آئی وہ رونا چاہتی تھی لیکن بیٹی کو دیکھ کر چپ کر گئی  
اسے چپ کروایا کافی دیر اس کے پاس بیٹھی رہی وہ سو گئی تو باہر آگئی دروازہ بند کیا اور  
کچن میں چلی گئی وہ صرف ایک زندہ لاش تھی بس وہ چپ کر کے کام کرتی رہی شام میں  
جب ثمرہ گھر آئیں تو خاموشی کو دیکھ کر اس نے اقراء کا پوچھا "خالہ وہ سو رہی ہے"  
"اس وقت"

ثمرہ پریشان ہو گئی کمرے میں جا کر دیکھا اسے تیز بخار تھا "اسے بخار ہے ندرت" ثمرہ  
فورا اسے ہسپتال لے کر گئی ڈاکٹر نے انہیں تسلی دی "پریشان نہ ہو بچی ڈر گئی ہے بس"  
ثمرہ نے ندرت کو دیکھا انہیں کچھ غلط لگا وہاں تو وہ چپ رہی لیکن گھر آکر ان نے ندرت  
سے پوچھا "کیا ہوا تھا میرے جانے کے بعد" ثمرہ نے ندرت کو کمرے میں بلا کر کہا "بس  
میں پھسل گئی تھی میری چیخ سے ڈر گئی وہ" ندرت نے  
نظریں چراتے ہوئے کہا "سچ بول رہی ہوں یا جھوٹ" ثمرہ نے ندرت کے چہرے کا جائزہ  
لیتے ہوئے پوچھا "خالہ سچ کہہ رہی ہو" "تمہیں لگی تو نہیں پھسلی کیسے تم" ثمرہ پریشان ہو  
گئی تھی "نہیں خالہ بس اس ٹانگ میں درد ہے دوا لے لی تھی۔۔۔"

اچھا خالہ میں سونے جا رہی ہو تھک گئی ہو"۔ ندرت کہنے کے ساتھ اٹھ کر باہر چلی گئی

"سچ کہہ رہی ہوگی" ثمرہ نے سوچتے ہوئے کہا اور خود بھی لیٹ گئی سونے کے لیے۔۔۔

!.....!

ارسلان واپس آکر بھی اقراء کے بارے میں سوچتا رہا اس کا کہیں دل نہیں لگ رہا تھا" کیا ہوا ہے آپ پریشان ہے "فائزہ چائے کے دوکپ لے کر کمرے میں آئی" فائزہ میں اپنی بیٹی نہیں چھوڑ سکتا اس کے رونے کی آواز ابھی بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے میں ندرت کو تو چھوڑ آیا ہوں لیکن میں بیٹی کو نہیں چھوڑ سکتا "ارسلان نے کھوئے کھوئے انداز میں فائزہ کو جواب دیا

"تو آپ ایک اور ندرت کے ساتھ تعلق رکھنا چاہتے ہیں اور اگر آپ اسی کا سوچیں گے تو ہمارے بیٹوں کا کیا ہوگا" فائزہ نے پھر ارسلان کو بلیک میل کرنا شروع کیا" یہ تینوں میری اولاد ہے فائزہ "ارسلان نے فائزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "تینوں نہیں دونوں" فائزہ نے دونوں پر زور دے کر کہا۔۔۔ "فائزہ تم کیوں نہیں قبول کرتی ہوں اقراء کو" ارسلان نے لاچاری سے فائزہ کو دیکھا" کیونکہ وہ ندرت کی بیٹی ہے "فائزہ نے نفرت بھرے لہجے میں ارسلان سے کہا

"تو میں کیا کروں میں اسے نہیں چھوڑ سکتا" ارسلان نے بے بسی سے کہا" تو ہمیں چھوڑ

دیں "کہنے کے بعد فائزہ باہر چلی گئی ..... ارسلان پھر سوچوں میں گم ہو گیا۔۔۔۔۔

!.....!

ندرت نے کمرے میں آکر کمرالوک کر دیا اور الماری کے پاس گئی سب سے نیچے والے لوکر سے ڈبے نکالے اس میں ایک ڈائری تھی اسے کھولا اور ہمیشہ کی طرح وہ اپنے دکھ اس پر لکھنے لگی۔۔۔۔۔

!.....!

مزید چار سال گزر گئے ارسلان فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا فائزہ کا دن با دن رویا خراب سے خراب تر ہوتا گیا۔۔۔۔۔ ارسلان گاؤں بھی نہیں جا رہا تھا ثمرہ کے پوچھنے پر اس نے کہا "اب دو نوکریاں کرتا ہوں اس وجہ سے نہیں آ پاتا۔۔۔۔۔"

ندرت نے کسی کو نہیں بتایا تھا طلاق کے بارے میں۔۔۔۔۔ گھر میں ہی اپنی عدت گزار دیں ویسے بھی کہی جاتی نہیں تھی۔۔۔۔۔

!.....!

"مجھے طلاق دو یا اقرا کو چھوڑ دو" فائزہ نے تو آج حد کر دی تھی "لیکن فائزہ میں اب گاؤں بھی نہیں جاتا" "کبھی کبھی تو جاتے ہیں نہ آپ اور اس کے لیے تحفے بھی لے کر

جاتے ہیں آپ "فائزہ نے اونچا اونچا بولنا شروع کر دیا" وہ میری بیٹی ہے "ارسلان نے بھی اس کی طرح اونچا بولا فائزہ نے جواب نہیں دیا اور غصے سے عدیل اور عقیل کو ساتھ لیا اور بھائی کہ گھر چلی گئی۔۔۔

!.....!

تین دن بعد ارسلان نے فائزہ کو فون کیا "واپس آ جاؤ یا اب تو سر کو بھی شک ہو گیا ہے آ جاؤ واپس" ارسلان نے فون لگتے ہی فائزہ سے کہا۔۔

"ابھی بھی آپ کو اپنی ہے کہ آپکی انسلٹ نہ ہو " فائزہ ابھی بھی غصے میں تھی "نہیں فائزہ یہ بات نہیں ہے میں تمہیں مس کر رہا ہوں "ارسلان نے پیار سے بات کی "اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں واپس آؤں تو اقراء کو بھی چھوڑ دے "ارسلان نے جواب نہیں دیا اور فون بند کر دیا.....

!.....!

بہت سوچنے کے بعد وہ آج فیصلہ کر کے گاؤں چلا آیا گھر میں ندرت اور اقرا نہیں تھے ثمرہ سے پوچھا تو اس نے بتایا "اپنی امی کی طرف گئی ہے رات تک آئے گی" ثمرہ کچن میں تھی "امی بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو ہے" ارسلان نے ماں کو دیکھے بنا کہا "ہاں

بیٹا دوپہر کا سالن ہے روٹی بنا دیتی ہوں "ثمرہ نے کہنے کے ساتھ روٹی بنانے کے لیے آٹا بھی فریج سے نکالا ندرت کہی رات میں جا کر آئی۔۔۔۔۔ جب ندرت کمرے میں آئی تو وہاں ارسلان کو دیکھ کر اسے غصہ آگیا "آپ یہاں کیا کر رہے ہیں "ندرت نے اپنی آواز اور لہجے کو نارمل رکھا "میرا کمرہ ہے جب چاہو آؤ "ارسلان نے بھی سادے سے لہجے میں جواب دیا اقراء ارسلان کو دیکھ کر خوشی سے جھوم اٹھی "بابا آپ کب آئے "اقراء فوراً ارسلان کے پاس گئی ارسلان نے اسے اپنے سے دور کر دیا اقراء نے معصومیت سے ارسلان کو دیکھا ارسلان وہاں سے اٹھ کر باہر چلا گیا اقراء بھی ارسلان کے پیچھے گئی "ابو کیا ہوا "ارسلان مڑا اور زور سے

دھاڑا "ندرت "ندرت بھاگی ہوئی باہر آئی "کتنی گھٹیا عورت ہو تم اب بیٹی کے ذریعے مجھے زیر کروں گی تبھی مجھے تم سے نفرت ہے اور تمہاری وجہ سے اس بچی سے بھی مجھے نفرت ہے بہت اچھا کھیل کھیلا ہے تم نے "ارسلان کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا کہہ رہا ہے لفظ اس کے منہ سے نکلے جا رہے تھے غصہ اسے کس پر تھا وہ نہیں سمجھ پا رہا تھا ارسلان کی آواز سن کر ثمرہ بھی باہر آگئی اقراء بھاگ کر ثمرہ سے چپک گئی وہ کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔

پاگل تو نہیں ہو گئے تم جو چیخ رہے ہو کیا ہوا ہے "ثمرہ نے آگے بڑھ کر ارسلان سے پوچھا" امی آپ بچ میں نہ بولیں یہ میرا اور میری بیوی کا معاملہ ہے "ارسلان نے ثمرہ کی طرف دیکھ کر کہا" کونسی بیوی ہاں کونسی بیوی جسے آپ چار سال پہلے یہی کھڑے ہو کر طلاق دے گئے تھے بتائیں کونسی بیوی اور میری بیٹی آج آپ کو بری لگنے لگی ہے کیا سمجھتے ہیں خود کو آپ جس رشتے کو بچانے کے لئے میں چپ رہیں لیکن جب وہ رشتہ ہی نہیں تو میں چپ کیوں رہوں میں تو ڈرتی ہو ارسلان ارشد سلیم اس بات سے کہ میری بیٹی تم جیسی نہ نکلے کیونکہ اسے برداشت کرنے والا کوئی ندرت جیسا نہیں ہو گا۔۔۔ تم۔۔۔ تم یہاں آتے ہو خالہ کے لیے تو ان سے ہی تعلق رکھو مجھ سے اور میری بیٹی سے دور رہو آئی سمجھ۔۔۔۔۔ کیا سمجھتے ہو تم میں تمہارے شور سے ڈر جاؤں گی۔۔۔۔۔ نہیں ارسلان کیوں کہ میں اب بیوی نہیں ماں ہو ماں اور ماں اپنی اولاد کے ساتھ ظلم برداشت نہیں کرتی "وہ ارسلان کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی تھی آج ندرت نے اپنی زبان کھول دی تھی ثمرہ یہ سب سن کر حیران ہو کر دونوں کو دیکھ رہی تھی "مجھے کوئی شوق بھی نہیں ہے تم سے تعلق رکھنے کا "اور ارسلان مڑا اور اقراء کو اپنے قریب کیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا ارسلان کی آنکھیں لال سرخ تھی اس نے دوبارہ



آنکھیں جپکی اسے آج فائزہ بیٹوں اور اقرا میں سے کسی ایک کو چننا تھا۔۔۔ فائزہ سے دوری اس کے لیے موت تھی وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اسکی آنکھیں کچھ اور بول رہی تھی اور زبان کچھ اور "تم ایک لڑکی ہو اقراء اور تمہارے باپ کو بیٹی نہیں بیٹھا چاہیے تھا میں تمہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں" کہنے کے ساتھ وہ خارجی دروازے کی طرف مڑا اقراء ارسلان کے کہے لفظوں کو دورانے لگی۔۔۔۔۔ الٹے قدموں وہ کمرے کی طرف بھاگی ندرت نے اپنا دل تھام لیا وہ بھی اس کے پیچھے جانے لگی لیکن ارسلان نے اسے پکڑ لیا "میں نے دوسری شادی کر لی ہے اور میرے دو بیٹے ہیں" ارسلان کیا

کہہ رہا تھا وہ نہیں سمجھ پا رہا تھا ندرت کے جواب سے پہلے ثمرہ نے ڈوبتے دل کے ساتھ ارسلان کو کھینچ کر اپنی طرف کیا "نکل جا ارسلان یہاں سے۔۔۔ اپنی شکل دوبارہ نہ دکھانا تیرے لیے تیری ماں مر گئی۔۔۔ تو نے آج اپنی ماں کو جیتے جی مار دیا ارسلان اس گھر میں کبھی قدم نہ رکھنا" ثمرہ ارسلان کو باہر کی طرف دھکے دینے لگی "رک جائیں خالہ" ندرت کہنے کے ساتھ ثمرہ اور ارسلان کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی اور ارسلان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنے لگی "ارسلان جب بھی آتے ہو میرے لیے کوئی نہ کوئی ایسی خبر لاتے ہو جو میرا دل دہلا دیتی ہے۔۔۔ لیکن آج کے بعد۔۔۔۔۔ آج کے بعد کبھی بھی میرے

سامنے نہ آنا ارسلان۔۔۔ کبھی بھی مت آنا۔۔۔ تم جب بھی آتے ہو میری زندگی آجاڑ کر چلے جاتے ہو۔۔۔۔۔ ارسلان کبھی مت آنا ادھر۔۔۔۔۔ اپنی شکل کبھی نہیں دکھانا۔۔۔۔۔ کبھی مت آنا میرے سامنے۔۔۔۔۔ مجھے تو تباہ و برباد کر لیا تھا نہ تم نے۔۔۔ تمہیں تو سکون مل گیا نہ اپنی روح کو تسکین پہنچا دیں نہ تم نے۔۔۔ تمہیں خدا کا واسطہ ہے اب چلے جاؤں یہاں سے ہمیشہ نہ آنے کے لیے۔۔۔۔۔ میرا جو حال کرنا تھا تم نے وہ کر لیا لیکن میری بچی کو تو بخش دو میری بچی کو۔۔۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے۔۔۔ میری زندگی کا آخری سہارا صرف میری بیٹی ہے خدا کا واسطہ یہ آخری سہارا نہیں چھینا مجھ سے " ندرت کہنے کے ساتھ کمرے میں بھاگی اس میں اب اور ہمت نہیں تھی کہ ارسلان کے سامنے کھڑے رہے۔۔۔ ارسلان نے ماں کی طرف دیکھا شاید ماں کی ممتا جاگ جائے اور وہ اسے روک لے لیکن ثمرہ نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر گھر سے باہر کر دیا۔۔۔۔۔ ارسلان کی آنکھیں آنسوؤں کی وجہ سے دھندلا گئی تھی ثمرہ نے ایک بار بھی ارسلان کو نہیں دیکھا اور اس کے منہ پر دروازہ بند کر دیا۔۔۔ ندرت کمرے میں گئی تو اقراء بیڈ پر بیٹھی تھی سوچوں میں گم تھی ندرت نے اسے آواز دی جس پر وہ چونکی " ماما بابا کو میں پسند نہیں انہیں بیٹا چاہیے تھا تو آپ مجھے کیوں لائی " اقراء نے ندرت کی طرف دیکھ کر کہا ندرت کا

دل تڑپ کے رہ گیا۔۔ اس نے اقراء کو سینے سے لگا لیا۔۔۔۔" ارسلان تم بہت ظالم ہو مجھ پر کم ظلم کر رہے تھے جو میری بچی پر بھی ظلم کر گئے "ندرت بہت روئی ثمرہ کو اس کی ہجکیوں کی آوازیں آتی رہی لیکن ان میں ہمت نہ ہوئی اسے چپ کروانے کی وہ اسے منہ دکھانے کی ہمت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

"وقتی قلب قلب بزرگ شد"

(جب دل کی بستی اجر گئی)

مجھے دکھ نہیں وہ چلا گیا

اسے جانا ہی تھا ایک دن

ان فاصلوں کو بڑھنا ہی تھا ایک دن

اسے جانا ہی تھا ایک دن

مجھے دکھ نہیں وہ چلا گیا

اسے جانا ہی تھا ایک دن

راستے ڈھونڈتا تھا وہ رات دن دور جانے کے

تراشتا تھا نئے بہانے دور جانے کے

کیا گلا کروں میں اپنے رب سے

جب وہ میری منزل ہی نہیں تھا

مجھے دکھ نہیں وہ چلا گیا

اسے جانا ہی تھا ایک دن

در شہوار ملک

رات کے کسی پہر ندرت کی آنکھ کھل گئی کروٹ لی تو وہاں اقرا نہیں تھی وہ ہڑبڑا کر اٹھی

اور آگے پیچھے اقرا کو ڈھونڈا لیکن وہ نہیں تھی

"اقراء" ندرت بیڈ سے نیچے اتر گئی اور اقرا کو آواز دینے لگی "اقراء کہاں ہو" ندرت

کمرے سے باہر نکل گئی اور یہ پہلی بار ہوا تھا کہ ندرت کے سر پر دوپٹہ نہیں تھا وہ کمرے

سے نکل کر ثمرہ کے کمرے میں گئی

اقرا وہاں ثمرہ کے ساتھ لیٹی سو رہی تھی ندرت بھاگ کر اس کے پاس گئی اسے اٹھا کر

اقرا اٹھو اصغر بھائی آتے ہوں گے اسکول کی دیر ہو رہی ہے " صبح ندرت کی آنکھ دیر سے کھلی تھی اصغر اپنے بچوں کو سکول چھوڑ آیا تھا کیونکہ اقرا اٹھی نہیں تھی اب شائستہ کے

کہنے پر وہ اقرا کو چھوڑنے جا رہا تھا۔۔۔۔

"امی مجھے سکول نہیں جانا" ندرت کے بہت بار اٹھانے کے بعد اقرا نے کہا "کیوں نہیں جانا ہاں اٹھو اوپر" ندرت نے اسے اٹھا کر بیٹھا دیا وہ دوبار لیٹ گئی ندرت غصے سے اسے اٹھا کر واش روم کی طرف لے جانے لگی کمرے سے باہر آئی تو ثمرہ سامنے چارپائی پر بیٹھی تھی۔۔ "کیوں ماں کو تنگ کر رہی ہوں اقرا سکول جاؤ اگلے ہفتے پیپر ہے تمہارے اگلی کلاس میں نہیں جانا" ثمرہ کے ساتھ بیٹھی شائستہ نے اقراء سے کہا "خالہ آپ ماما سے کہیں مجھے سکول نہیں جانا"

"کیوں نہیں جانا"

"بس میں اب نہیں پڑھو گی"

"کیوں نہیں پڑھو گی تم"

"کیوں کے بابا نے پڑھا تو ماما کو چھوڑ گئے یہ پڑھائی مجھے بھی ماما سے دور کر دے گی"

ندرت جو اس کے ساتھ کھڑی تھی اس نے حیران ہو کر اپنی بیٹی کو دیکھا "ایسے نہیں کہتے ہیں اقراء اب میں کچھ نہیں سنوں گی تم سکول جاؤ گی سنا تم نے" ندرت نے اقرا کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا اور خود اسے تیار کر کے بھیجا وہ اسے سکول بھی

"خالہ لیکن آپ اس کی بات تو سنیے وہ مجھے کہیں سے سات سال کی بچی نہیں لگ رہی تھی"

[illegible]

کیوں شرمندہ ہو رہی ہیں آپ نے تو کچھ نہیں کیا خالہ آپ ہی تو میرا ایک سہارا ہے جس نے مجھے دوبارہ جینا سکھایا ہے۔۔۔۔۔ خالہ ارسلان نے تو میرے ساتھ جو کیا سو کیا میری بچی کے ساتھ ایسا کیوں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خالہ اسے اتنی بڑی بڑی باتیں کہاں سے آئی اس کا رویہ اور اس کی باتیں مجھے ڈرا رہی ہے"

"کچھ نہیں ہوتا ندرت اتنا نہ سوچوں میں ناشتہ بنا کے آئی ہو تم لے آؤ یہاں میرے میں ہمت نہیں اب جا کے لانے کی ٹانگیں بھی جواب دے گئی ہیں ہائے بڑھاپا "شرہ نے اس کی سوچ کو بھٹکایا

"خالہ پھر آپ کیوں بنانے گئی میں آکر بنا دیتی نہ خالہ آپ آرام کیا کریں میں سب کچھ کر لیتی ہوں آپ آرام کیا کریں مجھے مسئلہ نہیں ہوتا میں سب آرام سے کر لیتی ہوں۔۔ خالہ آپ کی صحت ہے تو سب کچھ ہے "ندرت نے فکر مند ہو کر شرہ سے کہا اور اٹھ کر وہ کچن میں چلی گئی ناشتہ کر کے شرہ اپنے کپڑے لے کر بیٹھ گئی ٹانگے لگانے کے لیے ندرت گھر کا بکھراؤ سنبھالا پھر دوپہر کا کھانا بنا کر کمرے میں چلی گئی اقراء کے گھر آنے میں ابھی دو گھنٹے پڑے تھے کمرے میں جا کر اس نے الماری کھولی اقراء کے لیے کپڑے نکالنے کے لیے اس کی اچانک تیسرے خانے پر نظر پڑی



اس نے وہ پرفیوم اور کپڑے نکالے انہیں ایک تھیلی میں ڈالا آنکھیں بار بار دھندلا جاتی تھی وہ دونوں ہاتھوں کی پوروں سے آنسو صاف کرتی دل اداس ہو گیا اس نے تھیلی اٹھا کر سب سے نیچے والا لا کر کھولا اس میں سے وہی ڈبے نکالیں سب سے بڑے والے ڈبے میں وہ تھیلی ڈال کر لا کر بند کر دیا۔۔۔۔۔ اقراء کے کپڑے نکال کر وہ باہر آ گئی اب اس میں اور ہمت نہیں تھی اس کمرے میں رکنے کی۔۔۔۔۔ باہر آئی تو ثمرہ کو صحن میں پانی گراتا دیکھ کر ان کے پاس آگئی

"خالہ کیا ہو گیا مجھے کہتی آپ میں یانی گرا دیتی"

"نہیں بچے تم تھک گئی ہو گی گرمی بہت ہو رہی تھی تبھی پانی گرا دیا میں نے یہاں تم جاؤٹ روٹی ڈالو اقراء آتی ہو گی اسے بھوک لگی ہو گی " ثمرہ نے ندرت کی طرف دیکھے بنا کہا ندرت جان چکی تھی ثمرہ رو رہی ہے اس کی آواز میں نمی تھی۔۔۔۔۔ ندرت کے جانے کے بعد ثمرہ نے اپنے گرتے آنسو ڈوپٹے کے کونے سے صاف کیے " آپ بھی چھوڑ

گئے مجھے..... میرا بیٹا بھی چلا گیا پہلے آپ کے جانے کا دکھ کم تھا راشد جو یہ لڑکا مجھے ایک نیا دکھ دے گیا کیا کروماں ہو نفرت بھی نہیں کر سکتی بس دعا ہے میری ارسلان تجھے زندگی کے کسی حصے میں اس معصوم کے ساتھ کی زیادتی کا پچھتاوا ہو تجھے احساس ہو تو نے ایک معصوم کی زندگی برباد کر دی اور وہ بھی اس کی جو تیری سگی کزن ہے ایک بار تو لازمی تجھے احساس ہو یہ ایک ماں کی دعا ہے تجھے بد دعا نہیں دوں گی اولاد ہے تو میری لیکن یہ دعا تیرے بھلے کے لئے ہے تجھے کبھی نہ کبھی تو احساس ہو گا۔۔۔۔۔!

کچن میں جا کر ندرت نے توا جالا یا روٹی بنانے کے لیے وہیں سے کھڑکی سے اس کی نظر ثمرہ پر پڑی اسے اپنا بچپن یاد آگیا

"امی اس نے دوبارہ پانی کی باری لگائی ہے شودی سے کہیں مجھے دے اب"

ارسلان نے ندرت سے پائپ کھینچتے ہوئے کہا دونوں ثمرہ کے ساتھ صحن دھلوا رہے تھے

"خالہ اس باگڑ بلے کو سمجھائیں شودی نہ بولے"

"اچھا کیوں نہ بولو شودی کل کیسے سامنے والے کے پاؤں لے کر ہڑپ کر گئی مجھے ایک بھی نہیں دیا"

"اس نے خود دیے تھے اچھا زیادہ نہیں"

"اوہو جھوٹی اماں جھوٹ بول رہی ہے نادیدی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی اسے"

"چپ کر جاؤ دونوں ہر وقت لڑتے رہتے ہو"

"تو اماں اسے سمجھائے نہ کیوں کرتی ہے شو دو والی حرکتیں سب کے سامنے ناک کٹوا دی

میری"

"کوئی نہیں کاٹتا تمہاری یہ پکوڑے جیسی ناک"

امی دیکھو اسے کبھی باگڑ بلا کہتی ہے کبھی پکوڑے والی ناک"

"ہاں تو شروعات تو تم ہی کرتے ہونا".... "خالہ"..... ارسلان نے ہاتھ میں پکارا پاپ

ندرت کی طرف کر دیا پانی اتنی تیزی سے آرہا تھا کہ وہ ایک دم پوری بھیگ گئی اور زور

سے چلائی "خالہ اسے دیکھے نہ میں نہیں آؤں گی آج کے بعد بلا تے رہنا تم کھیلنا اسی رانی

کے ساتھ"

"امی دیکھ رہی ہیں آپ اسے اس رانی کا ذکر پھر کر رہی ہے میرے سامنے یہ" "بیٹا روٹی

نہیں ڈالی"

"ہاں خالہ بس ڈال رہی تھی" شمرہ کی آواز اسے حال میں لائی

"اچھا جلدی کر میرے لئے بھی ایک بنا دینا "ندرت نے جلدی سے پیڑے بنائے جیسی روٹی توے میں ڈالی اس کے کانوں میں آواز گونجی

"ہاں امی اسے سکھائیں میں پوری زندگی اس کے ہاتھ کی جلی ہوئی روٹی نہیں کھاؤنگا "

"چل بد تمیز جب سے تیری بات پکی ہوئی ہے تو کچھ زیادہ نہیں بے شرم ہو گیا بے شرماگئی ہے بچی"

"اللہ "سوچوں میں گم اسے پتہ نہ چلا اس کے ہاتھ پے تو الگ گیا آنکھوں سے آنسو پھر سے رواں دواں ہو گئے "یاد ماضی عذاب ہے یارب "ندرت نے ٹھنڈی آہ بھری اور ہانڈی والا تیل جلی ہوئی جگہ پر لگایا۔

!.....!

ایک بجے تک اقرا گھر آگئی گھر آتے ساتھ اس نے کسی سے بات نہیں کی اور کمرے میں چلی گئی ندرت اس کے پیچھے کمرے میں گئی تو وہ یونیفارم اور جوتے اور بیگ پہنے ویسے ہی بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی ندرت اس کے پاس گئی "یہ کیا طریقہ ہے اٹھو اوپر کپڑے تبدیل کرو شوز ہی نہیں اتارے تم نے "ندرت کہنے کے ساتھ اسکے شوز اتارنے لگی اقرا جھٹکے سے اٹھی ندرت کی طرف دیکھا اس کی آنکھیں سو جی ہوئی تھی رونے کی وجہ

سے "چھوڑیں مجھے ماما" اقرانے ندرت کے ہاتھ پیچھے کر کے خود اپنے شوز اتارے پھر بیگ اتارا۔۔۔۔۔ بیڈ پر پڑے کپڑے اٹھائے اور باہر نکل گئی ندرت اس کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی باہر آکر وہ واش روم کی طرف چلی گئی ندرت اس کے پیچھے گئی "ماما مجھے کپڑے چنچ کرنے آتے ہیں میں اب بڑی ہو گئی ہو چھوٹی بچی نہیں ہو" اقرانے کہنے کے ساتھ دروازہ زور سے بند کر دیا ندرت پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی پھر کچن میں آگئی کھانا لگایا ثمرہ کو بھلانے کے لئے کمرے میں گئی تو وہ سوچکی تھی پھر باہر آگئی کافی دیر اقرانے کا انتظار کیا لیکن وہ باہر نہیں آئی وہ اٹھ کر واش روم کے پاس گئی "کیا ہوا اقرانے بچے نکلونہ" ندرت نے دروازہ بھی کھٹکھٹایا لیکن اندر سے کوئی آواز نہیں آئی ندرت نے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیا "اقرانے بچے دروازہ کھولو ماما کو تنگ نہ کرو میری جان دروازہ کھولو" ندرت کی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا اس نے اب واش روم کا ہینڈل بھی کھینچنا شروع کر دیا تھا واش روم اندر سے لاک تھا نہ پانی گرنے کی آواز آرہی تھی نہ اقرانے جواب دے رہی تھی ندرت کا شور سن کر ثمرہ بھی باہر آگئی "کیا ہوا ندرت" "خالہ دیکھئے اقرانے اندر گئی ہے کب سے اندر ہے میں کب سے دروازہ کھٹکا رہی ہو جواب نہیں دے رہی نہ کھول رہی ہے" ندرت نے ثمرہ کے پاس جا کر بولا "اچھا اقرانے دروازہ

کھولو "ثمرہ نے بھی دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیا لیکن اندر سے کوئی آواز نہیں آئی ندرت کے تو ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگے "خالہ میری بچی"

"رو نہیں میں اصغر کو بلا کر لاتی ہوں" ثمرہ کہنے کے ساتھ باہر کی طرف گئی اس کی واپسی جلدی ہوگی اصغر گھر کے باہر کھڑا تھا کسی دوست سے بات کر رہا تھا "خالہ پریشان نہ ہوں میں دروازہ توڑ دیتا ہوں" ہاں توڑ دو اسے نکالو اندر سے جلدی سے "ثمرہ نے اصغر کو دروازہ توڑنے کی اجازت دے دی اصغر نے زور سے دروازے کو جھٹکے دینے شروع کر دیے کافی دیر مارنے سے دروازے کی کنڈی اندر سے ٹوٹ گئی اصغر پیچھے ہو گیا ندرت جلدی سے اندر گئی اقرا زمین پر گری ہوئی تھی اس نے یونیفارم بھی نہیں بدلا تھا ندرت بھاگ کر اس کے پاس گئی اسے اٹھایا اصغر نے جلدی سے اپنی گاڑی تیار کی اور اسپتال لے گئے۔۔۔۔۔

!.....!

"انہیں ایڈمڈ کرنا ہو گا لگتا ہے بچی کچھ کھاتی پیتی نہیں ہے بہت زیادہ ویکنس ہو گئی ہے"

ڈاکٹر نے چیک کرنے کے بعد ندرت کو بتایا "ڈاکٹر یہ ٹھیک تو ہو جائے گی نہ"

"جی ہو جائے گی انشاء اللہ ----- درت اپ ان کی مدر ہیں نہ"

"جی"

میں نے آپ سے کچھ بات کرنی ہے "ندرت نے ثمرہ کی طرف دیکھا پھر کہا" جی کہے  
کیا بات کرنی ہے "

"میں اکیلے میں کرنا چاہتی ہوں" "میں باہر تمہارا انتظار کر رہی ہوں" ثمرہ وہاں سے اٹھ  
کر باہر چلی گئی "جی ندرت آپ کے ہسبینڈ کیا کرتے ہیں" ثمرہ کے جانے کے بعد ڈاکٹر  
نے ندرت سے پوچھا ---- "جی وہ "ندرت سوچ میں پڑ گئی وہ کیا بولے انہیں" جی وہ کیا  
کرتے ہیں "

"وہ شہر کی ایک کمپنی میں کام کرتے ہیں "ندرت نے سوچتے ہوئے جواب دیا وہ اپنے اور  
ارسلان کے تعلق کو ہر کسی کے سامنے نہیں بتاتی تھی  
"گھر آتے ہیں وہ"

"جی ہر ہفتہ اتوار کو "ندرت نے تھوک نکل کر کہا --

"دیکھے ندرت ڈاکٹر سے کبھی کچھ چھپانا نہیں چاہیے ہے میں جب اقراء کا چیک اپ کر رہی تھی وہ بار بار ایک ہی لفظ کہہ رہی تھی بابا آجائیں آپ اس کا مطلب ہے آپ دونوں کے بیچ کوئی رنجش چل رہی ہے دیکھیں ندرت ہم اپنی ان رنجشوں میں بھول جاتے ہیں کہ ہمارے بچے اس سے کیا اثر لیتے ہیں میں نے بہت سے بچوں کو میٹل ہوتے بھی دیکھا ہے میں یہ نہیں جانتی آپ دونوں کے بیچ کس بات کا جھگڑا ہے آپ کے ہسبینڈ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے کیوں ہیں لیکن اتنا کہوں گی اگر اپنی بچی کو سہی چاہتے ہیں تو آپ دونوں کو کمپر وائز کرنا ہوگا" ڈاکٹر نے ندرت کو سمجھاتے ہوئے کہا

"مجھے طلاق ہوگئی ہے" ندرت نے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا آنکھیں زور سے پھینچ دی آنسو ٹوٹ کر گالوں پر بہنے لگے

"اوو آئی ایم سوری --- لیکن آپ کی بیٹی بہت زیادہ سٹریس میں ہے وہ اپنے فادر سے دور نہیں رہ سکتی میں تو کچھ بھی کہنے سے قاصر ہوں ندرت لیکن اگر ایسا ہی رہا تو آپ اپنی بیٹی کھو دے گی ---"

"ایک بات کہوں میں آپ سے --- ہم سب کو جس نے پیدا کیا ہے وہ رب العالمین ہے --- قرآن کی پہلی سورت میں بھی یہی لکھا ہے الحمد للہ رب العالمین --- حمد و



ثناء کرو اپنے رب کی جو تمام جہاں کا مالک ہے۔۔۔۔۔ تمام جہاں میں ہر کوئی آ جاتا ہے خشکی میں رہنے والوں سے لے کر پانی میں رہنے والوں تک وہ ہر عالم کا رب ہو عالم سے مراد انسان جن پھول پھل چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے۔۔۔ اس کے علاوہ جو مخلوق اللہ کے ہاں ان کا بھی وہ رب ہے۔۔۔۔۔ وہ رب جب کسی کی تخلیق کرتا ہے تو وہ سب سے پہلے ہی لکھ دیتا ہے اس نے کیا کرنا ہے اس کے ساتھ کیا ہوگا۔۔۔۔۔ لیکن وہ اپنے بندوں کے ساتھ ایک رعایت کرتا ہے اسے اپنے فیصلے کرنے کی ذرا سی اجازت دیتا ہے اور وہ ہوتی ہیں نیکی اور بدی کے راستے کی جب انسان نیک عمل کرتا ہے اللہ اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے اسے کامیابی کی سیڑھیاں چڑھاتا جاتا ہے اور جب بندہ بدی کے راستے میں چلا جاتا ہے تو اللہ اس کے دل میں وسوسے ڈال دیتے ہیں بدی سے روکنے کے وہ گناہ کرنا چاہتا ہے لیکن دل میں ہزاروں وسوسے آ جاتے ہیں اور اللہ ایسے لوگوں پر زیادہ نظر رکھتا ہے کہیں میرا بندہ لڑکھڑا نہ جائے کہیں کوئی بڑا گناہ نہ کر لے۔۔۔۔۔ اللہ اسے تھام کر نیکی کی طرف لے آتے ہیں میں جانتی ہوں میری بیٹی بھی تکلیف میں ہے میری آزمائش ہے مجھ پر میرے رب کی طرف سے اس نے پیدا کیا ہے وہی سبب بنائے گا اس تکلیف کو دور کرنے کے لیے۔۔۔۔۔ اور میری بیٹی۔۔۔۔۔ اسے مہن نے ہی نیکی اور بدی کے راستے

کا فرق بتانا ہے اللہ نے ماں باپ اسی لئے تو بنائے ہیں جو اپنے بچوں کی اچھی سے اچھی پرورش کر سکیں لیکن آپ کو پتہ ہے ڈاکٹر جن کی پرورش صرف ماں کے ذمہ آجائے نا تو اللہ اس کی غیبی مدد کرتے ہیں اللہ اس عورت کے وجود میں باپ کی پر شفقت محبت بھی ڈال دیتے ہیں جس سے اس کی اولاد کو کبھی باپ کی کمی نہ ہو میں جانتی ہوں وقت لگے گا لیکن مجھے اپنے اللہ پر کامل بھروسہ ہے میرے اللہ میرے لئے آسانیاں بنائیں گے۔۔۔۔۔ وہ کبھی مجھے تنہا نہیں چھوڑے گے۔۔۔۔۔ ندرت نے کہنے کے بعد ڈاکٹر کی طرف دیکھا ڈاکٹر کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا وہ صرف ندرت کو خالی خالی آنکھوں سے دیکھتی رہی۔۔۔۔۔ ندرت وہاں سے اٹھ کر باہر چلی گئی ثمرہ کے پاس۔۔۔۔۔

# مجازات۔ بہ۔ تنہائی

"اپنی ذات پر عذاب"

# باب۔ اول

مجھے اب حیرت نہیں ہوتی

مجھے اب ملال تک نہیں ہوتا

تیرا بدلنا یوں موسم کی طرح  
مجھے محسوس تک نہیں ہوتا  
در شہوار ملک..

"تھوڑا سا کھا لو بچے کل سے تم نے کچھ نہیں کھایا" ڈاکٹر نے اقراء کو ایڈمٹ کر لیا تھا  
اسے صبح سے چار بار گلوکوز کی ڈریپس لگ چکی تھی ڈاکٹر کے لاکھ بار کہنے کے باوجود وہ  
نہیں کھا رہی تھی ندرت بھی بول بول کر تھک گئی تھی "میں نے نہیں کھانا تو نہیں کھانا ماما  
پلیز مجھے تنگ نہ کریں" اقراء نے ہاتھ سے پلیٹ دور کر دی ندرت کی آنکھیں بھر  
آئیں۔۔۔ اقراء دن بدن کمزور ہو رہی تھی آنکھوں کے نیچے گہرے کالے ہلکے بننا شروع  
ہو گئے تھے۔۔۔

"بیٹا کھاؤ گی نہیں تو ٹھیک کیسے ہوگی"  
"مجھے ٹھیک نہیں ہونا"

"کیوں کر رہی ہو ایسے ہاں تم اور تمہارے باپ نے میری زندگی سے سکون کو ختم کرنے  
کا ٹھیکا اٹھایا ہوا ہے کیا۔۔۔ اقراء اگر تم بھی اپنے باپ کی طرح ہو تو صحیح ہے میں آج  
ہی تمہیں اس کے پاس بھیج دیتی ہوں اس کے بعد دوبارہ مڑ کر ماں کو نہیں دیکھنا سمجھ لینا

ماں مر گئی ہے تمہاری "ندرت ٹیبل پر پلیٹ رکھ کر باہر چلی گئی وہ اقرا کا یہ رویا نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔۔۔ ایک جو ڈر تھا اس میں۔۔۔۔۔ کہ اقرا ارسلان جیسی نہ ہو وہ پورا ہوتا اسے نظر آرہا تھا۔۔۔۔۔ ندرت کے جانے کے بعد اقراء رونے لگی روتے روتے سو گئی تین دن مزید اسے اسپتال میں رکھا گیا لیکن اقرا ویسی ہی رہی ہفتے سے اوپر ہو گیا تھا اقراء نے ایک نوالہ بھی کسی چیز کا اپنے حلق سے نیچے نہیں اتارا تھا۔۔۔ ڈاکٹرز الگ پریشان تھے بھوک لگنے والی گولیاں بھی دے چکے تھے لیکن اس نے کچھ نہ کھایا بس اس کی ایک ہی بات تھی "میں نے بابا پاس جانا ہے" تین دن بعد ندرت نے اسے ڈس چارج کروا لیا اب اس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے وہ اقراء کو مزید دن اسپتال میں رکھے گھر آکر اقراء کی حالت اور بگڑتی چلی گئی۔۔۔

!.....!

رات کے کسی پہر ندرت کی آنکھ کھلی کروٹ لی تو اقراء کانپ رہی تھی بہت بری طرح ندرت نے جلدی سے اسے سینے سے لگا لیا لیکن اس کی کپکپاہٹ کم نہیں ہو رہی تھی ندرت نے ثمرہ کو آوازیں دینا شروع کر دی "خالہ جلدی آئیں خالہ" دو تین آوازوں کے بعد ثمرہ آگئی

"کیا ہوا ندرت"

"خالہ اسے دیکھیں یہ کانپ رہی ہے" "اقراء بچے کیا ہوا ہے" شمرہ نے اقراء کو اپنی گود میں لیتے ہوئے کہا

"دادو بابا دادو بابا"

"مر گیا ہے تمہارا باپ کیوں نہیں سمجھتی ہو تم وہ ہمیں چھوڑ کے چلا گیا ہے شہر میں کسی کے پاس بھول جاؤ اسے "ندرت نے اقراء کو کھینچ کر اپنے سامنے کیا "نہیں ماما بابا زندہ ہیں میں لڑکا بن جاؤں گی وہ جو کہے گے میں وہ کروں گی

انہیں بلا دے۔۔۔ ماما پلیرز بابا کو بلا دے۔۔۔۔۔ ماما کل ہفتہ ہے وہ آئیں گے نہ... میں نے بڑا انتظار کیا ہے ہفتے کا۔۔۔۔۔ وہ آئیں گے " اقراء نے روتے ہوئے کہا

"چپ کر جاؤ تمہیں اپنے باپ کے پاس رہنا ہے نہ ماں تو کچھ نہیں ہے تمہارے لئے تو

جاؤں چلی جاؤ باپ کے پاس "ندرت نے اقراء کے منہ پر ایک زور دار تھپڑ رسید کیا

"پاگل ہو گئی ہو کیا تم ہاں معصوم بچی کو مار رہی ہو تم دماغ درست ہے تمہارا" ثمرہ نے

اقراء کو اپنی باہوں میں چھپاتے ہوئے کہا

"چھوڑے خالہ اسے آپ جائیں میں رات دن اس کے لیے حلقان ہوتی ہوں میری روح



کر کے مصلے پر ہی بیٹھی رہی۔۔۔۔

!.....!

#ندرت کی وفات کے بعد اقراء کا حال

اقراء صبح اٹھی تو اسے رات میں رمشاہ سے کی باتیں یاد آ گئیں ساری باتوں کو سر سے چھٹک کر وہ واش روم جانے کے لئے اٹھ کر باہر آ گئی۔۔۔ شائستہ بارہر ہی بیٹھی ہوئی تھی اور ان کے ساتھ ایک صحیفہ خاتون بیٹھی ہوئی تھی اقراء نے آنکھوں کو رگڑ کر دوبارہ دیکھا اور بھاگ کر ان کے پاس چلی گئی۔۔۔ "نانو آپ کب آئی ہسپتال سے"

"ارے ارے اقراء بچے آرام سے کل ہی آئی ہوں اب یہی رہوں گی

تمہارے ساتھ "ماہرہ نے اقراء کو خود سے دور کرتے ہوئے کہا

"سچی نانو اب آپ میرے پاس رہیں گی"

"ہاں میری بیٹا رانی اب میں یہاں ہی رہوں گی"

اقراء مائرہ کے گلے لگ کر رونے لگی اسے اپنی ماں کی یاد آ گئی تھی "ابھی اٹھی ہو"

"جی نانو"

"اچھا جاؤں ناشتہ کر لو"

"اچھا نانو" اقراء کہنے کے بعد وہاں سے چلی گئی واش روم۔۔

"خالہ آپ چائے پیئے گی" شائستہ نے پالک کاٹ لی تھی ساری چیزیں اٹھاتے ہوئے کہا  
"نہیں شائستہ بچے تم آرام کرو جاؤ اپنا گھر بھی دیکھو مہینہ ہونے کو آیا ہے تم اپنا گھر نہیں  
دیکھ پا رہی ہو گی میں اب ہٹی کٹی ہو گئی ہو اب مجھے کوئی بیماری نہیں ہے انشاء اللہ میں  
آگے بھی ٹھیک رہوں گی میں کھانا خود بنا لوں گی ناشتہ بھی بنا دوں گی" مائرہ نے گھٹنے پر  
ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا  
"ارے نہیں خالہ"

"نہیں شائستہ بچے تم نے اتنا کیا ہے.. بچے اتنا کافی ہے اقراء کو آب خود سنبھل جانا چاہیے  
ہے ندرت کی بیٹی ہے وہ مضبوط تو ہو گی۔۔۔"

"خالہ لیکن جب میری ضرورت پڑھیں آپ لازمی مجھے بلا لیجیے گا" "ہاں بچے ضرور بلا لوں  
گی"

"اچھا خالہ یہ بتائیں ڈاکٹر کیا کہتے ہیں" باتیں کرتے ہوئے دونوں کچن میں چلی گئی کچن میں  
جانے کے بعد مائرہ اور شائستہ نے مل کر اقراء کا ناشتہ بنایا تھوڑی دیر بعد شائستہ چلی گئی  
ماہرہ اور اقراء اکیلی رہ گئی پیچھے۔۔۔۔۔۔



"تم نوکری میں واپس کب جا رہی ہوں" کافی دیر تک ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد ماہرہ نے اس سے نوکری کا پوچھا پہلے تو اقراء چپ رہی لیکن جب دوبارہ پوچھا تو اقراء نے کہا "نانو ایک دو دن میں جاؤں گی"

"اچھا چلو ظہر کی نماز پڑھ لو وقت نکل جائے گا"

"اچھا نانو" اقراء کہنے کے ساتھ کمرے میں چلی گئی ماہرہ اٹھ کر کمرے میں چلی گئی دوسرے والے۔

!.....!

دن پر لگا کر گزر گئے اقراء کا بھی وہی حال تھا سارا سارا دن کھوئی کھوئی رہتی تھی۔۔۔

شام کو مغرب کی نماز پڑھ کر مائرہ صحن میں آگئی چائے بنا کر

"نانو... ماما نے کبھی بھی کوئی شکوہ نہیں کیا.... زندگی میں بابا کے رویے کا ان کے چھوڑ جانے کا" اقراء نے مائرہ کے

صحیفہ چہرے پر نظریں جماتے ہوئے پوچھا "وہ بالکل الگ قسم کی تھی.... میرے باقی بچوں سے بالکل الگ تھی۔۔ بچپن سے ارسلان، شائستہ اور ندرت تینوں ساتھ پلے تھے اور ایک مریم بھی تھی ان کی سہیلی جو پتا نہیں کہاں چلی گئی بچپن سے یہ دونوں لڑتے تھے

آپس میں صلح ہمیشہ شائستہ کرواتے تھیں لیکن کبھی بھی ارسلان نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے ندرت کو تکلیف ہو وہ تو ہمیشہ اس کا خیال رکھتا تھا

پھر پتہ نہیں اس میں کب اور کیسے اتنی تبدیلی آگئی۔۔۔۔۔ میری بچی نے آج تک مجھے کچھ نہیں بتایا اکیلے ہی دکھ سہتی رہی یہ تو اللہ بھلا کرے تمہاری دادی کا اس نے بہن ہونے کا حق ادا کیا میری بچی کے ہر زخم پر مرہم رکھ دیں اسے ہر تکلیف اس سے دور کی ثمرہ نے اپنے اولاد سے زیادہ انصاف کا ساتھ دیا۔۔۔۔۔ میری بچی ضبط کر گئی ساری تکلیفیں

۔۔۔۔۔ وہ کہتی تھی ماں میرے پاس میری کل کائنات میری بچی ہے اس کی وجہ سے مجھے جینے کی امنگ ملتی ہے "مارہ چائے پیتے ہوئے بیتے ایام یاد کر رہی تھی دماغ کے نوے خانوں سے بھولی بھٹکی یادیں نکال رہی تھیں" ایک دفعہ ندرت چھت سے گیری تھی پاؤں پر موج آگئی تھی چلنے پھرنے میں مسئلہ ہو گیا تھا اسے ارسلان سارا سارا دن ساری رات اس کی گرم پانی سے ٹاکور کرتا رہتا تھا شہر جاکر خاص اس کے لیے بام لایا تھا اور خود ہی لگاتا تھا میرے دونوں بچے سات خوش تھے پتہ نہیں کس کی نظر لگ گئی دونوں کو "مارہ نے خالی کپ سامنے پڑے چٹائی کے ٹیبل پر رکھ دیا۔۔" "نانو اگر میں نہ آئی ہوتی اس دنیا میں تو کبھی ماما پاپا دور نہیں ہوتے"

"اقراء بچے اٹھو فجر کا وقت ہو گیا ہے" ماہرہ اس کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے

ہوئے کہہ رہی تھی "جی نانوا اٹھتی ہوں" اقراء نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر کہا پھر تھوڑی دیر میں اٹھ گئی نماز پڑھ کر قرآن مجید پڑھنے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ سورہ یس۔۔۔۔۔

کھولی بچپن میں ندرت نے اسے بہت سی سورتیں ترجمہ کے ساتھ یاد کروائی تھی اور اسے وہ آج تک یاد تھی۔۔۔۔۔ اس نے تعوذ و تسمیہ پڑھی۔۔۔۔۔ "میں پناہ مانگتی ہوں اللہ کی شیطان مردود سے"

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے"

یس.. قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے... اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے شک تم پیغمبروں میں سے ہو... سیدھے راستے پر..... یہ خدائے غالب اور مہربان نے نازل کیا ہے۔۔۔۔۔ "اقراء پڑھتی جا رہی تھی اور آنسو اس کی آنکھوں سے گرتے جارہے تھے دل میں خود ٹپٹ رہی تھی کتنا بہک گئی تھی وہ اس دنیا میں کتنی گم ہو گئی تھی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد اس نے آج سورہ یس پڑی تھی ماں کی وفات کے بعد بھی وہ گلے شکوے کرتی رہیں ماں کے لیے ایک بار بھی دعا کے لیے ہاتھ نہیں اٹھایا۔۔۔۔۔

اس نے۔۔۔۔۔ آگے سورہ یس پڑھنا شروع کی۔۔۔۔۔

"تاکہ تم ان لوگوں کو جن کے باپ دادا کو متنبہ نہیں کیا گیا تھا متنبہ کر دو وہ غفلت میں

گالوں سے پھسل رہے تھے اس نے اپنی پوری زندگی ایک سیراب ایک جنون کے پیچھے گزار دیں۔۔۔۔۔ کمرے میں جا کر قرآن الماری میں اوپر والے خانے میں رکھا اور خود مصلہ بچھا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ انسورکنے کا نام نہیں لے رہے تھے ذہن میں ندرت ہی کی بات گوہم رہی تھی "اقراء کبھی اللہ کو ناراض نہ کرنا میں رہوں یا نہ رہوں آپنے اللہ کو ناراض نہ کرنا" اسے یاد آنے لگے ماں کی وفات کے بعد والے دن.... اپنی ذات پر عذاب کیا اس نے خود ایک لاحاصل رستہ چن لیا اس نے جس کی کوئی سمت نہیں اور نہ ہی کوئی منزل اللہ کے بتائیں راستے کو چھوڑ کر اپنا من پسند راستہ اختیار کیا۔۔۔ اللہ کی رضا میں راضی ہونے کے بجائے شکوہ کرتی رہی۔۔۔ پھر اللہ نے اسے ایک سیراب کے پیچھے بھاگتے ہوئے تھکا دیا آج وہ ہارے جواری کی طرح تھی۔۔۔ جونشے کی دھند میں اپنا سب کچھ ہار بیٹھا ہو۔۔۔ اسے ماں کی کہی بات بھی یاد آگئی "اقراء اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔۔ میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا وہ اپنی ذات پر خود عذاب ڈالتے ہیں میری بچی اپنے

اس جنگ میں میں اپنی ذات کو فنا نہ کر دینا یہ وجود یہ زندگی یہ سب اللہ کی دی امانتیں ہیں اس کی نعمتیں ہیں کبھی ناشکری نہ کرنا اس کی دی نعمتوں کا اور کبھی اسکی امانت میں خیانت نہ کرنا میری بچی۔۔۔ "وہ کتنی دیر سجدے میں سر رکھے روتی رہی

۔۔۔ انسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے آہستہ آہستہ اس کا جسم کانپنے لگا تھا اس کے دل کو سکون مل رہا تھا۔۔۔؟۔۔۔ وہ سجدے سے اٹھی اور سر اوپر چھت پر کر لیا "اللہ جی" ایک تڑپ تھی اس کی آواز میں جیسے کوئی صحرا میں کھڑ پیاسا پانی مانگ رہا ہوں۔۔۔ "اللہ جی مجھے معاف کر دیں میں اپنے ہاتھ سے لگائی آگ میں جل رہی تھی اور شکوے آپ سے کر رہی تھی میرا اللہ مجھے معاف کر دیں آپ نے مجھے جو بنایا مجھے اسی طرح خوش ہو جانا چاہیے تھا میں پوری زندگی اس بھاگ دوڑ میں لگی رہیں کہ میں اپنے باپ کو بیٹا بن کے دیکھاؤں گی اور ہوا کیا۔۔۔۔۔۔ میں کچھ پل بھی اپنی ماں کے ساتھ گزار نہ پائی اور میری ماں چلی گئی۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔۔ میرے اللہ مجھے معاف کر دے میرے آنے والی زندگی میں سکون بخش دے" وہ رات اس نے مصلے پر بیٹھ کر گزاریں۔۔۔

!.....!

#ماضی\_کا\_حصہ

ندرت نے نفل ادا کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا لیے دعا کے لئے۔۔۔۔۔ "میں راضی ہوں اللہ آپ کی رضا میں آپ مجھے ایک اور آزمائش دے رہے ہیں نہ اللہ۔۔۔ میں راضی ہوں اللہ مجھے ہمت دیجئے گا اس آزمائش میں پورا اترنے کی۔۔۔ اللہ یہ اولاد بھی آپ نے دی ہے آپ چاہیں تو لے بھی سکتے ہیں۔۔۔۔۔ باپ کا دکھ بہت بڑا ہے اس کے لیے ارسلان نے اسے اپنا اتنا عادی بنا دیا تھا کہ وہ تو ہفتہ اتوار کے دن انگلیوں میں گن کر گزارتی تھی جانتی ہوں آسان نہیں ہے اسے پہلی والی زندگی میں لانا لیکن ناممکن بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔ اللہ مجھے کبھی ٹوٹنے نہ دینا میں اپنی بچی کو سب کچھ دوں گی۔۔ میں اسے کبھی باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دوں گی"

ندرت کافی دیر دعا مانگتی رہیں پھر اٹھ کر ثمرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا دو تین بار کھٹکانے کے بعد ان نے کھول دیا۔۔ "خالہ میری بچی" ششش سو گئی ہے ندرت وہ"

"خالہ زور سے لگا ہو گا اسے"

"تم نے صحیح نہیں کیا۔۔ معصوم پر ہاتھ اٹھا کر"

"خالہ بس مجھ سے برداشت نہیں ہوا اس وقت"

"جانتی ہو بچے لیکن اس طرح وہ اور سہم جائے گی تم سے اور ارسلان کے پاس جانے کی  
ضد کرے گی"

"ارسلان کبھی اسے قبول نہیں کریں گا۔" ندرت نے ثمرہ کی بات کاٹ کر کہا  
"اسے احساس ہو گا ندرت کبھی نہ کبھی"

"مجھے فرق نہیں پڑتا خالہ انہیں احساس ہو یا نہ ہو ان نے جو کرنا تھا کر لیا مجھے صرف اپنی  
بٹی چاہیے ہے"

"مگر تمہیں فرق نہیں پڑتا مجھے پڑتا ہے" ثمرہ نے دل میں کہا اور ندرت کو بھی کمرے  
میں لے آئی

"تم بھی آج یہاں سو جاؤ"

"جی خالہ..."

!.....!

"اما" صبح اقراء کی آنکھ کھولی تو اس کے پاس صرف ثمرہ لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ وہ باہر آگئی  
ادھر ادھر دیکھا تو ندرت کمرے میں قرآن پڑھ رہی تھی اقراء کو دیکھ کر وہ مسکرائی اور  
ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس بلایا تھا



"مجھے بھوک لگی ہے ماما" پورے ایک ہفتے اور تین دن بعد اقراء کھانا مانگ رکی تھی۔۔۔۔۔  
مارے خوشی کے ندرت کی آنکھوں میں آنسو آگئے اس نے قرآن غلاف میں رکھا اور  
اسے الماری کے اوپر والے خانے پر رکھ کر۔۔۔۔۔ اقراء کو گلے لگا لیے۔۔۔۔۔ کچن میں اسے  
ساتھ لے آئیں "میری بچی کیا کھائے گی"

"ماما آملیٹ جو بابا مجھے بنا کر دیتے تھے" اقراء نے نظریں جھکائے ہوئے کہا ندرت نے  
پہلے اسے دیکھا پھر یہ سوچ کر چپ ہو گئی وہ کھانا تو کھا رہی ہے نہ۔۔۔۔۔ ورنہ اس کا حال  
ایسا تھا کہ کوئی دیکھے تو ڈر جائے ماسک اس کا ہڈیوں سے چپک گیا تھا۔۔۔۔۔ آنکھوں کے  
ڈھیلے اور واضح ہو گئے تھے

"جی میری جان ابھی ماما بابا والا آملیٹ بنا کر دیتی ہے اپنی ننی پری کو"  
ندرت نے جلدی سے اپنا موڈ ٹھیک کیا اور آملیٹ بنانے لگی اور وہ یہ کیسے بھول سکتی تھی  
ارسلان آملیٹ کیسے بناتا ہے کیونکہ بچپن سے وہ ارسلان کا بنا آملیٹ کھاتی آئی تھی جو وہ  
اس سے ضد کر کے بنواتی تھی اور وہ شرط لگاتا تھا "کاٹنے والا کام تم کرو گی" سوچوں میں  
گم اس نے اقراء کے لیے آملیٹ بنا لیا

-----

۔۔۔ انسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے آہستہ آہستہ اس کا جسم کانپنے لگا تھا اس کے دل کو سکون مل رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ سجدے سے اٹھی اور سر اوپر چھت پر کر لیا "اللہ جی" ایک تڑپ تھی اس کی آواز میں جیسے کوئی صحرا میں کھڑ پیاسا پانی مانگ رہا ہوں۔۔۔ "اللہ جی مجھے معاف کر دیں میں اپنے ہاتھ سے لگائی آگ میں جل رہی تھی اور شکوے آپ سے کر رہی تھی میرا اللہ مجھے معاف کر دیں آپ نے مجھے جو بنایا مجھے اسی طرح خوش ہو جانا چاہیے تھا میں پوری زندگی اس بھاگ دوڑ میں لگی رہیں کہ میں اپنے باپ کو بیٹا بن کے دیکھاؤں گی اور ہوا کیا۔۔۔۔۔ میں کچھ پل بھی اپنی ماں کے ساتھ گزار نہ پائی اور میری ماں چلی گئی۔۔۔۔۔؟ میرے اللہ مجھے معاف کر دے میرے آنے والی زندگی میں سکون بخش دے" وہ رات اس نے مصلے پر بیٹھ کر گزاریں۔۔۔

!.....!

#ماضی کا حصہ

ندرت نے نفل ادا کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا لیے دعا کے لئے۔۔۔۔۔ "میں راضی ہوں اللہ آپ کی رضا میں آپ مجھے ایک اور آزمائش دے رہے ہیں نہ اللہ۔۔۔ میں راضی ہوں اللہ مجھے ہمت دیجئے گا اس آزمائش میں پورا اترنے کی۔۔۔ اللہ یہ اولاد بھی آپ نے دی

ہے آپ چاہیں تو لے بھی سکتے ہیں۔۔۔۔ باپ کا دکھ بہت بڑا ہے اس کے لیے ارسلان نے اسے اپنا اتنا عادی بنا دیا تھا کہ وہ تو ہفتہ اتوار کے دن انگلیوں میں گن کر گزارتی تھی جانتی ہوں آسان نہیں ہے اسے پہلی والی زندگی میں لانا لیکن ناممکن بھی نہیں ہے۔۔۔۔ اللہ مجھے کبھی ٹوٹنے نہ دینا میں اپنی بچی کو سب کچھ دوں گی۔۔ میں اسے کبھی باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دوں گی۔"

ندرت کافی دیر دعا مانگتی رہیں پھر اٹھ کر ثمرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا دو تین بار کھٹکانے کے بعد ان نے کھول دیا۔۔ "خالہ میری بچی"

"شش سو گئی ہے ندرت وہ"

"خالہ زور سے لگا ہو گا اسے"

"تم نے صحیح نہیں کیا۔۔ معصوم پر ہاتھ اٹھا کر"

"خالہ بس مجھ سے برداشت نہیں ہوا اس وقت"

"جانتی ہو بچے لیکن اس طرح وہ اور سہم جائے گی تم سے اور ارسلان کے پاس جانے کی ضد کرے گی"

"ارسلان کبھی اسے قبول نہیں کریں گا۔" ندرت نے ثمرہ کی بات کاٹ کر کہا

"اسے احساس ہو گا ندرت کبھی نہ کبھی"

"مجھے فرق نہیں پڑتا خالہ انہیں احساس ہو یا نہ ہو ان نے جو کرنا تھا کر لیا مجھے صرف اپنی بیٹی چاہیے ہے"

"مگر تمہیں فرق نہیں پڑتا مجھے پڑتا ہے" ثمرہ نے دل میں کہا اور ندرت کو بھی کمرے میں لے آئی

"تم بھی آج یہاں سو جاؤ"

"جی خالہ..."

!.....!

"اما" صبح اقراء کی آنکھ کھولی تو اس کے پاس صرف ثمرہ لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ باہر آگئی ادھر ادھر دیکھا تو ندرت کمرے میں قرآن پڑھ رہی تھی اقراء کو دیکھ کر وہ مسکرائی اور ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس بلایا تھا

"مجھے بھوک لگی ہے اما" پورے ایک ہفتے اور تین دن بعد اقراء کھانا مانگ رکی تھی۔۔۔۔۔ مارے خوشی کے ندرت کی آنکھوں میں آنسو آگئے اس نے قرآن غلاف میں رکھا اور اسے الماری کے اوپر والے خانے پر رکھ کر۔۔۔۔۔ اقراء کو گلے لگا لیے۔۔۔۔۔ کچن میں اسے

ساتھ لے آئیں "میری بچی کیا کھائے گی"

"اما آملیٹ جو بابا مجھے بنا کر دیتے تھے" اقرء نے نظریں جھکائے ہوئے کہا ندرت نے پہلے اسے دیکھا پھر یہ سوچ کر چپ ہو گئی وہ کھانا تو کھا رہی ہے نہ۔۔۔ ورنہ اس کا حال ایسا تھا کہ کوئی دیکھے تو ڈر جائے ماسک اس کا ہڈیوں سے چپک گیا تھا۔۔۔۔ آنکھوں کے ڈھیلے اور واضح ہو گئے تھے

"جی میری جان ابھی اما بابا والا آملیٹ بنا کر دیتی ہے اپنی نئی پری کو"

ندرت نے جلدی سے اپنا موڈ ٹھیک کیا اور آملیٹ بنانے لگی اور وہ یہ کیسے بھول سکتی تھی ارسلان آملیٹ کیسے بناتا ہے کیونکہ بچپن سے وہ ارسلان کا بنا آملیٹ کھاتی آئی تھی جو وہ اس سے ضد کر کے بنواتی تھی اور وہ شرط لگاتا تھا "کاٹنے والا کام تم کرو گی" سوچوں میں گم اس نے اقرء کے لیے آملیٹ بنا لیا۔۔۔

باب۔ دوئم

مجازات۔ بہ۔ تنہائی

اپنی ذات۔ پر۔ عذاب

ثمرہ نے جب دروازہ بند کیا ارسلان کے منہ پر۔۔۔۔۔ تو اسے یقین نہیں آیا وہ کافی دیر بند دروازے کو دیکھتا رہا" یہ میں نے کیا کر دیا میری بچی میری ماں آج کے بعد میں کبھی ان دونوں سے نہیں مل پاؤں گا میں کبھی نہیں انہیں دیکھ پاؤں گا "وہ لڑکھڑاتا ہوا قدم پیچھے کرتا گیا پھتر سے ٹکرا کے گر گیا۔۔۔۔۔

"ماں دروازہ کھولو مجھے خود سے دور نہ کرو"

ارسلان کے منہ سے بے ساختہ نکلا لیکن کسی نے دروازہ نہ کھولا وہ اپنی مدد آپ اٹھا اور شہر جانے والے راستے کی طرف چل پڑا بس سٹاپ پر پہنچ کر بس پر بیٹھ گیا پورے راستے اس کی آنکھوں کے نزدیک اقراء کا چہرہ گھومتا گیا پورے راستے روتا رہا سب اسے دیکھ رہے تھے لیکن اسے آج کسی کی پرواہ نہیں تھی وہ صبح جب سورج کی پہلی کرن پھوٹی اور چاروں طرف قطرہ قطرہ روشنی بکھرنے لگی وہ اس وقت شہر پہنچا غائب دماغی کی حالت میں وہ گھر پہنچا سب سو رہے تھے گھر کی چابی جیب میں تھی لیکن وہ گھنٹی پر ہاتھ رکھ کر بھول گیا کتنی دیر گھنٹی بجتی رہی لیکن اندر سے کوئی نا آیا ارسلان نے زور سے دروازے پر لات مارنا شروع کر دیں اور ساتھ میں چلانے لگا "کھولو دروازہ کھولو کھولو بھی دو دروازہ کھولو اے دروازہ کھول میں توڑ دوں گا" اس کی لات مارنے میں اور شدت آگئی تھی کمرے میں

سوئی فائزہ ہر بڑا کر اٹھی اور باہر آئیں بھاگی بھاگی دروازہ کھولا جیسے ہی دروازہ کھولا ارسلان چیختا ہوا اندر آیا "کیوں نہیں کھول رہی تھی ہاں بولو کیوں نہیں کھول رہی تھی..... میری پوری رات غرق کر کے خود سوئی ہوئی ہو تم"

لال سرخ آنکھیں اونچی آواز شولے برساتی نظریں فائزہ نے آج پہلی بار دیکھی تھی وہ ڈر گئی اس نے جلدی سے دروازہ بند کیا اور اسے گھر کے اندر لے کر گئی اس کو صوفے پر بٹھایا۔۔۔ وہ راستے میں بہت بار اسے جھٹک چکا تھا۔۔۔ اس نے جلدی سے پانی دیا وہ اتنا پیاسا تھا کہ تین جگ پانی پی گیا۔۔۔ وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔ پھر وہ خاموشی سے اٹھ کر کمرے میں چلا گیا وہ اس کے پیچھے گئی لیکن اندر جا کر اس نے کمرالاک کر دیا۔۔۔!

دو ہفتے وہ سوئے جاگے سی کیفیت میں تھا اٹھتا تو فائزہ سے لڑتا تھا جگڑتا تھا ایک ہفتے بعد فائزہ کو بھی غصہ آگیا وہ بھی آج اس سے لڑ پڑی "اگر اتنی ہی عزیز تھی ندرت تو مجھ سے شادی کیوں کی بولو یہ رشتہ کیوں جوڑا تم نے جب نبہا نہیں سکتے تھے تو تعلق بھی استوار نہ کرتے" فائزہ آج اس کے روبرو ہو گئی "غلطی ہو گئی مجھ سے لیکن میں اس غلطی کو سدھار بھی سکتا ہوں میں کل جا رہا ہوں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گاؤں "ارسلان نے بھی فائزہ سے دو

ٹوک بات کی

"نہیں ارسلان تم ایسا نہیں کر سکتے ہمارے دو بیٹے ہیں اور اگر تم نے ایسا کیا تو خدا کی قسم خود بھی زہر کھالوں گی اور ان بچوں کو بھی دے دوں گی "

"چٹاخ" ارسلان نے ایک زور دار تھپڑ فائزہ کو لگایا

"آج تو بول دیا آئندہ نہیں بولنا پہلے میری بیٹی مجھ سے دور کی اور اب میرے بیٹے کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں ایسا کرنے کی "کہنے کے بعد ارسلان وہاں سے چلا گیا فائزہ نے اپنا بکھڑا وجود اٹھایا اور اپنے بیٹوں کو لے کر ہمدانی کے گھر چلی گئی۔۔

!.....!

ارسلان دو ہفتے بعد اپنے گاؤں واپس آیا اپنی گلی میں داخل ہوا تو وہ رات یاد آنے لگی وہ آج سوچ کر آیا تھا وہ اقراء اور ثمرہ کو اپنے ساتھ شہر لے جائے گا ہمیشہ کے لئے۔۔۔ جب وہ اپنے گھر کے پاس پہنچا تو وہاں اقراء شائستہ کی بیٹی سے باتیں کر رہی تھی "لاریب تمہارے بابا کتنے اچھے ہیں وہ تمہارا اور تمہاری ماما کا کتنا خیال رکھتے ہیں.....کاش میرے بابا بھی ایسے ہوتے"

"تمہارے بابا کہا گئے ہیں اقراء"



"میرے بابا مجھے چھوڑ کر شہر چلے گئے ہیں"

"کیوں اقراء کس کے پاس"

"کیونکہ میں ایک لڑکی ہو اور بابا کو لڑکا چاہیے تھا اور مجھے نہیں پتا وہ کس کے پاس گئے

ہیں"

"مطلب یہ کیا بات ہے لڑکا لڑکی"

"مجھے بھی نہیں پتہ یہ کیا بات ہے پر اس دن بابا نے ماما کو بھی مارا میری وجہ سے اس

سے پہلے بھی ماما کو مارا میرے بابا گندے ہیں"

"نہیں اقراء ایسے نہیں کہتے ہیں بابا گندے نہیں ہوتے"

"تمہارے اچھے ہیں نہ میرے نہیں ہیں"

"لیکن اقراء تمہیں تو تمہاری ماما بھی پسند نہیں"

نہیں لاریب کس نے بولا"

"اقراء تو تم ان کی بات کیوں نہیں سنتیں ہو"

"نہیں لاریب میری ماما جیسا کوئی بھی نہیں ہے میں بس بابا کی وجہ سے روتی ہوں وہ میری

اتنی پیاری اور اچھی ماما کو چھوڑ گئے"

"کیوں نہیں آتے ہیں"

ہیں اور مجھے بابا نہیں چاہیے مجھے میری ماما میں ہی بابا مل گئے ہیں"

"اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اچھا لیکن تم بڑی ہو کر اپنے بابا کو ڈھونڈو گی"

"ہاں ڈھونڈو گی"

"کیوں جب کے وہ تمہیں اچھی نہیں لگتے"

"میں انہیں ڈھونڈ کر بتاؤں گی آپ سے اچھی میری ماما ہیں"

"اچھا لاریب یہ ساری باتیں کسی کو نہیں بتانا یہ ہمارا سیکریٹ ہے"

"ہاں اقراء میں سب باتیں کھاگئی پاڑ کی طرح"

لاریب کہنے کے بعد مسکرانے لگی۔۔۔۔ اور ارسلان اپنے ناکام قدموں کو واپسی کی راہ دکھانے لگا وہ دو کشتیوں کا سوار ہو گیا تھا اور دونوں پر اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پایا تو

ایک نو تو ڈوب گئی لیکن دوسری ابھی ڈوبتے ڈوبتے بچ گئی وہ اسی وقت شہر کے لیے نکل گیا اقرء کی باتیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھی گھر آیا تو فائزہ وہاں نہیں تھی وہ ہمدانی کے گھر چلا گیا گارڈ نے اسے اندر نہیں جانے دیا "صاحب نے منع کیا ہے آپ کو اندر آنے سے"

"ہاٹو میرے آگے سے"

ارسلان نے اس کو دھکا دیا اور اندر چلا گیا

"فائزہ مجھے معاف کردو" ارسلان نے جاتے ہی اس سے معافی مانگی "کوئی معاف نہیں کرے گی وہ" ہمدانی نے اس کا کندھا پکڑ کر اسے اپنی طرف کیا "چھوڑ دیں بھائی صبح کا بھولا شام کو گھر لوٹ آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے ہیں میں نے انہیں معاف کیا۔۔۔"

"شکریہ فائزہ"

پھر دونوں گھر آ گئے۔۔

(.....!)

ہر وقت ارسلان کی آنکھوں کے سامنے اقرء ہوتی تھی وہ کبھی بھی اقرء کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس کا دل اس بات کو نہیں مانتا تھا وہ روز بہانے ڈھونڈتا تھا گاؤں جانے

کے روز اس کی باتیں اسے یاد آتی تھی زندگی کے اوراق سے روز ایک ورق جدا ہوتا گیا دن با دن ارسلان خاموش ہو گیا ایک وقت ایسا بھی آیا کہ فائزہ اس کی آواز سننے کو ترس جاتی تھی وہ روز گاؤں جاتا تھا اپنے بہت بار روکنے کے باوجود وہ اقراء کو سکول جاتے دیکھتا تھا اس کے دل کو سکون مل جاتا تھا۔۔۔۔

زندگی نے تھوڑی اور مسافت تہہ کی تو فائزہ کو ارسلان کے گاؤں جانے کا معلوم ہو گیا اس نے فیصلہ کر لیا وہ اب پاکستان میں مزید نہیں رہے گی۔۔۔

"میں چاہتی ہو میرے بچے باہر کے اسکول سے پڑھیں اعلیٰ ڈگری حاصل کریں لیکن یہ اتنے چھوٹے ہیں میں انہیں اکیلا نہیں بچ سکتی" وہ روز ارسلان کو یہ سبق پڑھاتی اور آخر کار ارسلان نے ایک اور سنگین ستم کر لیا اپنی ذات پر اور پاکستان کو چھوڑ کر آسٹریلیا چلا گیا ہمدانی کی مدد سے۔۔۔۔۔

!.....!

آخری بار وہ گاؤں گیا وہ تھوڑی دیر گھر کے باہر کھڑا رہا اس بار اس کے بیٹے اور فائزہ بھی ساتھ تھی لیکن اس میں ہمت نہ ہوئی وہ دروازہ کھٹکائے پھر وہ واپس پلٹ آیا اور 21 جون 2003 کو وہ پاکستان کو ہمیشہ نہ آنے کے لئے چھوڑ گیا لیکن۔۔۔۔ ہوتا وہی ہے جو

اللہ چاہے انسان جتنی ایڑی چوٹی کا زور لگا لے۔۔۔۔۔

!.....!

دن با دن اقرا ٹھیک ہوتی گئی اب کھانا کھاتی تھی اسکول جاتی تھی کھیلتی تھی پہلے کی طرح  
اب۔۔۔۔۔ جب رات کو اقراء اور ندرت سونے کے لئے لیٹتے تھے تو وہ ارسلان کے بچپن  
کے قصے ندرت سے سنتی تھی

"ماما..... بابا اور آپ کی کبھی دادا ابو سے پٹائی ہوئی ہے "اقراء نے ندرت کے بازو پر  
سر رکھ کر کہا "میری تو نہیں لیکن تمہارے بابا کی ہوئی ہے وہ ہر وقت دوستوں میں رہتے  
تھے تو ایک دن خالو نے انہیں سب کے سامنے ڈانٹا اور گھر لا کر پٹائی کی اس کے بعد کبھی  
باہر نہیں گئے دوستوں کے پاس"

"بابا ڈرتے تھے دادا ابو سے"

"ماں باپ سے تھوڑی ڈرا جاتا ہے بچے ان کا احترام کیا جاتا ہے دل و جان سے ڈرتے تو  
ہم ظالم سے ہیں ماں باپ ظالم تھوڑی ہوتے ہیں وہ تو ہمیں ہمارے فائدے کے لئے ڈانٹتے  
ہیں سمجھاتے ہیں"

"تو ماما آج سے میں آپ سے ڈرو گی نہیں میں آپ کا احترام کروں گی"

"ہا ہا ہا ہا ہا بچے احترام نہیں احترام ہوتا ہے"

"ہاں ماما چھوٹی ہو نہ آپ کی طرح مشکل اردو بڑی ہو کر بولو گی" ندرت نے اقراء کو گلے لگا لیا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

"ماما کا بچہ"

"ہا ہا ہا ماما کا بچہ ہا ہا ہا" اقراء ندرت کی بات پر ہنسنے لگی

"کیوں ماما کا بچہ نہیں ہو"

"ہوں نہ لیکن آپ بولتی ہے نہ ماما کا بچہ مجھے ہنسی آتی ہے"

"چل شرارتو سو جاؤ اسکول جانا ہے صبح اور پیپر بھی شروع ہونے والے ہیں کل سے پڑھائی کو وقت دو کھیلنا کم کر دو"

"جی ماما" پھر اقراء ندرت کے ساتھ چپک کر سو گئی۔۔۔۔۔

!.....!

# حال\_کا حصہ

"آج کونسا روزہ ہے اقراء" قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے ماہرہ کو یاد آیا "نانو آج بائیسواں روزہ تھا کل تالیسوا ہے" اقراء نے جائے نماز سمیٹتے ہوئے کہا

"ہائے بچے کل تو شروع ہوئے تھے اور آج ختم ہونے والے ہیں"

ماہرہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا

"جی نانو دیکھیں پتہ ہی نہیں چلا" اقراء بھی قرآن لے کر ماڑہ کے پاس آکر بیٹھ گئی

"ہاں بچے بس اللہ سے دعا ہے اس مہینے کی عبادات اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے"

"جی نانوں بس اللہ ہمارے ہر نیکی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے ویسے آپ کس سپارے

پر ہیں"

"بچے اٹھائیسویں سپارے پر ہوں اور تم"

"نانو آج مکمل ہو جائے گا کل سے انشاء اللہ دوبارہ پڑھنا شروع کروں گی اب تو تاک راتیں

ہی رات میں بھی پڑھو گی"

"ہاں بیٹے پڑھو اپنی امی دادی اور دادا کے لئے بھی دعا کرنا اور نانا کے لیے بھی اس کے

علاوہ دنیا سے چلے جانے والے تمام بندوں کے لیے دعا کرنا"

"جی نانو ضرور"

"اچھا بچے میں تھوڑے دیر آنکھ لگا لو تہجد کے لیے جگا دینا"

"اچھا نانو ٹھیک ہے"

!.....!

ماثرہ کے سونے کے بعد اقراء نے قرآن مجید کی تلاوت کرنا شروع کی۔۔۔ تعوذ تسمیہ پڑھ کر سورہ قدر کی تلاوت کرنا شروع کی

"میں پناہ مانگتی ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔۔۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔۔۔

بے شک ہم نے اس (کتاب) (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے

اور آپ کیا سمجھتے ہیں کہ شب قدر کیا ہے

شب قدر (فضیلت و برکت اور اجر و ثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے

اس رات میں فرشتے اور روح الامین (جبریل علیہ السلام)

اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے ہر (امر کے ساتھ اترتے ہیں

یہ رات طلوع فجر تک سراسر سلامتی ہے"

اقراء نے سورہ قدر کی تلاوت جیسی مکمل کی اسے وہ دن یاد آگیا جس دن اس نے ندرت سے قرآن کی تفسیر پڑھنا شروع کی تھی جب وہ عمارے پر آئیں تو وہ تمام چھوٹی سورتوں



کو یاد کرنے لگی تب اسے

ندرت نے بتایا کون سی سورۃ کس دن پڑھنا زیادہ افضل ہے۔۔۔

"اقراء رمضان کے آخری عشرے میں کوئی ایک دن شب قدر کا ہوتا ہے یہ بہت فضیلت والا دن ہے بہت عظمت والا کبھی اس کی فضیلت کو گنونا نہیں یہ جاگنے کی راتیں ہوتی ہیں اپنے اللہ سے مانگنے کی راتیں ہوتی ہیں ان راتوں میں اللہ کے فرشتے اور حضرت جبریل علیہ السلام آتے ہیں اللہ کے حکم سے برکتیں بانٹتے ہیں ہمارے لئے نعمتیں لاتے ہیں اگر ہم غفلت میں سوئے رہیں تو ہمیں وہ نعمتیں نہیں ملتی وہ اجر نہیں ملتے اور پھر ہم اللہ سے شکوہ کرتے ہیں اپنے دکھوں کا پریشانیوں کا۔۔ حالانکہ جب اللہ خوشیاں دے رہے ہوتے ہیں تو ہم سوئے ہوئے ہوتے ہیں"

"اما اسے اتنی برکت والی رات کیوں کہا گیا ہے"

اقراء بچے آپ نے ترجمہ پڑھا نہ آیت کا بے شک ہم نے اس کتاب کو شب قدر میں اتارا ہے۔۔۔ یعنی یہ وہ رات ہے جس میں قرآن کو آسمان سے زمین والوں کے لئے نازل کیا

"ماما کیا قرآن مجید ایک ساتھ پورا نازل نہیں ہوا"  
"نہیں بچے جیسے ضرورت پیش آتی گئی اللہ اپنے محبوب پر وحی کے ذریعے نازل کرتے  
گئے"

"ماما تو قرآن آسمان پر تھا"

"جی بچے پہلے قرآن آسمان پر تھا مجھے تمہاری نانوں نے ایک حدیث سنائی تھی اور میں تمہیں  
سناتی ہوں... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں (مفہوم (اللہ تعالیٰ  
نے سب سے پہلے پورا قرآن مجید لوح محفوظ سے ایک ہی بار شب قدر میں آسمان دنیا میں  
بیت العزت پر نازل فرمایا پھر وہاں سے یہ حسب ضرورت حضرت جبرائیل علیہ السلام  
کے توسط سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر موقع بہ موقع 23 سال میں نازل ہوتا  
رہا۔۔۔) درمنثور" (15/53)

"اچھا اس کا مطلب پہلے آسمان پر نازل ہوا پھر بعد پہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے  
حبیب صلی وسلم پر نازل کیا"  
"جی بچے بالکل"

"اچھا ماما ہمیں کتنی نیکیاں ملتی ہیں اس رات میں"

"اقراء میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا.....تفسیر طبری میں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو پوری رات قیام کرتا تھا اور پورے دن دشمنان اسلام سے جہاد کرتا تھا وہ ایک ہزار مہینے تک اسی طرح کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی کہ اس امت کے کسی شخص کا صرف ایک شب قدر کا قیام اس شخص کی ایک ہزار مہینے کی عبادت و ریاضت سے افضل ہے" (24/546)

"اما"

اقرانے سوچتے ہوئے ندرت کو دیکھا "کیا ہوا بچے"  
"اما میں نہیں سمجھی آپ نے جو کہا "ندرت نے اقرانے کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔  
"بچے جیسے مجھے معلوم ہے تمہیں کس طرح میں ہر چیز سمجھا سکتی ہو تمہیں کس طرح میں اچھے برے کی تمیز دلوا سکتی ہوں کیونکہ میں ماں ہو میں تمہیں اچھی طرح جانتی ہو۔۔۔۔  
تو وہ تو رب العالمین ہے جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے (70) عربی زبان میں زائد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے (تو وہ تو اپنے بندوں کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے نہ اللہ کو معلوم ہے میرا کون سا بندہ کتنا نیک ہے کیونکہ اللہ ہمارے دلوں کے حال چانتے ہیں۔۔۔۔۔ اس وقت کی عمر کے لوگ بہت زیادہ تقویٰ اور پکے ایمان والے ہوتے تھے

--- اللہ کی رضا پانے کے لئے صدیاں گزار دیتے تھے تو وہ اتنی مشقت کر سکتے تھے ہماری امت میں بھی ہیں لیکن اتنے نہیں۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ جانتے تھے ایک وقت میں ایسے لوگ اس دنیا میں آئیں گے اتنی مشقت نہیں کر پائیں گے بچے ابھی دیکھ لو ہمیں تو اپنے حبیب کے صدقے چھوٹی چھوٹی باتوں پر کتنی بڑی نیکیاں مل جاتی ہیں ہم اپنے والدین کو مسکرا کر دیکھتے ہیں تو حج کا ثواب ملتا ہے ہم شب قدر میں صرف جاگ کر اللہ کی عبادت کریں اپنے گھر میں سکون سے بیٹھ کر اس عبادت کے عوض اس بندے کی ہزار مہینوں کی نیکیاں مل جائیں لیکن کوئی سمجھے تو۔۔۔۔۔؟

(اما آپ صحیح کہتی تھی میں بہت ناشکری ہو میرے اللہ نے دین کا علم دیا مجھے۔۔۔۔۔ اور میں پھر بھی نہ شکری رہی۔۔۔۔۔ میرے اللہ نے مجھے چھوٹی چھوٹی عبادات کے ایک عوص بڑی بڑی نیکیوں کی خوشخبری دی۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ اور میں اپنی زندگی یوں ہی گزارتی رہی۔۔۔۔۔ میرے اللہ مجھے معاف کر دے "اقراء کتنی دیر روتی رہی اسے احساس ہوتا رہا ایک سیراب کے پیچھے وہ کیا کچھ کھوتی رہی۔۔۔؟

#باب\_سوئم

# مجازات۔ بہ۔ تنہائی

# اپنی۔ ذات۔ پر۔ عذاب

ماضی کا حصہ

" اج میری شادی کو سولہ سال ہو گئے ہیں ارسلان کے جانے کے بعد زندگی بہت عجیب سی لگنے لگی ہے مجھے۔۔۔ ہر سال میں اس دن کا خالہ اور اقرار سے چھپ کر اہتمام کرتی ہو میں نہیں چاہتی میرے اندر کا درد اللہ کے سوا کوئی اور جانے " ہمیشہ کی طرح آج بھی ندرت اپنی ڈائری میں لکھ رہی تھی۔۔۔

!.....!

اقراء اب بڑی ہو گئی تھی ثمرہ اور ندرت اسے پڑھا لکھا دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔ ندرت نے اقرا کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے لیے سلائی مشین بچھالیں اور کڑھائی وغیرہ کا کام بھی اسے آتا تھا وہ بھی شروع کر دیا۔۔۔ دوکان کے اور ثمرہ کے کپڑے بیچنے سے جو پیسہ آتے تھے وہ سارے گھر کی ضرورتوں میں لگتے تھے۔۔۔۔۔ اقراء نے حال میں ہی میٹرک کیا تھا اب وہ محلے کے بچوں کو ٹیوشن دیتی تھی۔۔۔ ابھی تو اس کی چھٹیاں تھی وہ سارا سارا دن بچوں کا نونہال پڑھتی تھی یا سکیچ بناتی اور شام کو ٹیوشن کے بچوں کو پڑھاتی۔۔۔۔۔ شائستہ نے

! !

دیکھتے ہی دیکھتے انتیس روزے گزر گئے آخری روزے کی افطاری کر کے اقراء چھت پر چلی گئی چاند دیکھنے آج پہلی بار زندگی میں وہ اکیلی تھی چھت پر چاند دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے "بچے چاند کو دیکھ کر دعا پڑھتے ہیں" اس کے عقب سے آواز

"اقراء نانوکب سے تمہیں نیچے بلا رہی ہیں "صبا نے آتی ساتھ ہی اقراء کو گلے لگا لیا وہ زمین پر بیٹھی بچوں کی طرح سسک سسک کر رو رہی تھی۔

"اقراء سب اپنے وقت مقرر پر چلے جاتے ہیں۔۔۔ میں یہ نہیں کہتی کہ تم پہلے جیسی ہو جاؤ ہنس مکھ سی

لیکن اتنا تو خود کو سنبھال سکتی ہو نہ کیا تمہارا ایمان اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ تم اللہ سے شکوہ کرتی ہو ہر بات کا "صبا نے اسے کھڑا کرنے کو شش کی۔۔

"انسان کی زندگی کے دو راستے ہوتے ہیں ایک راستہ وہ جو اللہ نے ہمیں بتایا سیدھا راستہ صراط مستقیم کا راستہ جنت کا راستہ اللہ کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ جس پر چل کر دو جہانوں کی خوشیاں ہیں اور دوسرا راستہ وہ راستہ ہوتا ہے جو ہم خود چنتے ہیں برائی کا راستہ جس کا انتھ جہنم ہے ہم جانتے ہیں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ راستہ ہمارے لئے غلط ہے ہم اس پر

چل کر خوش ہوتے ہیں ہر نئے دن اپنے کو سرہاتے ہیں اس راستے پہ چلنے پر۔۔۔ لیکن ہم بھول جاتے ہیں جو راستہ ہمارے رب نے ہمارے لئے چنا ہے وہ ہمارے لئے سب سے بہترین ہے لیکن اس کی بجائے اپنے بنائے راستے میں چلنے میں فخر محسوس کرتے ہیں ذرا سی بھی گلی محسوس نہیں کرتے کیونکہ برائی ایسا دلدل ہے جس میں دھنسنے میں بڑی لزت ہے لیکن دھنسنے کی حد تک۔۔۔ جب انسان ڈوب جاتا ہے تو اس کی لذت ختم ہونے لگتی ہے اور جب اس کی لذت ختم ہو جاتی ہے تو انسان بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے اور پھر وہ اس دلدل سے نکلنا چاہتا ہے لیکن وہ نکل نہیں



پاتا تب اسے ایک ایسے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے جو اسے اس دل سے نکال دے اور وہ سہارا کسی اور کا نہیں رب العالمین کا ہوتا ہے اس سہارے کو تھام کر بندے اس دل سے نکل جاتے ہیں بس شرط یہ ہوتی ہے کہ وہ بندہ یہ سہارا نہ چھوڑے سہارا چھوٹتے ہی بندہ پھر دلدل میں گر جاتا ہے اور یہی انسان کی حقیقت ہے.....

تمہیں پتا ہے صبا جب اللہ اپنے بندے سے ناراض ہوتا ہے تو وہ کیا کرتا ہے اپنی ناراضگی کیسے ظاہر کرتا ہے"

اقراء نے آسمان کی طرف دیکھ کر صبا کو مخاطب کیا۔۔۔

"نہیں اقراء اللہ تو رحیم ہیں وہ کیوں اپنے بندوں سے ناراض ہونگے۔۔۔"

اقراء نے زوروں سے اپنے نفی میں سر ہلایا

"نہیں صبا اللہ ناراض ہوتے ہیں جب ہم ان کی نافرمانی کرتے ہیں اور جب وہ ناراض ہوتے ہیں نہ ہم سے۔۔۔۔۔ تو وہ ہمیں لا حاصل راستے کے پیچھے لگا دیتے ہیں تم مجھے ہی دیکھ لو مجھ سے کتنا ناراض ہے میرا رب کے بچپن سے لے کر اب تک ایک لا حاصل راستے کے پیچھے بھاگ رہی ہوں ایک بے سود راستے میں چل رہی ہوں جسکی کوئی سمت نہیں جو بے سمت ہیں اگر کوئی سمت نظر آئے تو آگے دیواریں ہیں اونچی اونچی جو پار

نہیں کر سکتی میں۔۔۔۔۔ "اقراء کہہ کر چپ ہو گئی صباء اقراء کے چہرے پر نظریں جمائے  
کھڑی تھی اقراء کے ہونٹ ساکت تھے صباء تھوڑی دیر لگا اقراء اب دوبارہ کبھی نہیں  
بولے گی وہ اس کی طرف جھکی۔۔۔

"جب دو سال کی تھی میں" اقراء نے پھر کھوئے کھوئے لہجے میں بولنا شروع کیا۔۔۔  
"صباء دو سال کا بچہ کیا ہوتا ہے اسے تو اپنا ہوش بھی نہیں ہوتا لیکن صباء میں نے پیدا  
ہوتے ہی ہوش سنبھال لیا تھا شاید۔۔۔ تب ہی میں کچھ نہیں بھولی۔۔۔۔۔ دو سال کی عمر  
میں۔۔۔۔۔ میں ماں کی آغوش میں میٹھی نیند سو رہی تھی۔۔۔ اچانک مجھے اپنے اوپر ٹپ ٹپ  
پانی گرتا محسوس ہوا آنکھ کھلی تو ماں کی آنکھوں میں آنسو تھے میں بول نہیں سکتی تھی ماں  
کو کچھ میں تو چھوٹی سی بچی تھی نہ لیکن میں ماں کا درد محسوس کر گئی۔۔۔۔۔ میں نے اپنے  
ہاتھوں سے ماں کا چہرہ صاف کیا میری ماں نے تڑپ کر مجھے سینے سے لگا لیا لیکن اس کے  
بعد صباء۔۔۔۔۔ اس کے بعد میں نے کبھی ندرت محمود کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھے "  
اقراء کہنے کے بعد جھٹکے سے اٹھ کر نیچے آگئی مائہ اور صباء اسے آوازیں دیتی رہی لیکن اس  
نے کسی کی نہیں سنی اور سیدھا اپنے کمرے میں جا کر کمرالاک کر دیا۔۔۔۔۔

!.....!

کمرے میں جا کر اس نے الماری کھولی اور اس کے نیچے خانے میں چار بڑے بڑے وہی ڈبے پڑے ہوئے تھے انہیں اٹھا کر بیڈ پر لے آئی۔۔۔۔۔ آج پھر ہمت کی انہیں کھولنے کی بہت بار سوچنے کے بعد اس نے ایک ڈبہ کھول دیا اس میں سے ایک عجیب سی سمیل آئی جیسے برسوں کے پرانے گھیلے کپڑے پڑے ہو اس نے ڈبہ پورا کھول دیا اندر سے آتی بو سے وہ کھانسنے لگ گئی اس کی کھانسنے کی آواز سن کر ماڑہ نے دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

"نانو میں ٹھیک ہوں آپ سو جائیں اور ہاں چاند رات مبارک نانو" اقرء نے اندر سے ہی کھانستے کھانستے آواز لگائی۔۔۔۔۔

"خیر مبارک بچہ اور سو جانا رات پوری جاگنا نہیں بچے" ماڑہ نے بھی اسے مبارکباد دی تھی پھر وہ کمرے میں چلی گئی تھی وہ جانتی تھی وہ نہیں کھولے گی دروازہ

!.....!

"یہ کپڑے کیسے ہیں" اقرء نے ڈبے میں سے ہرے گرے اور لال کلر میں میکس ایک جوڑا نکالا جو دلہن کا تھا موتی اور شیشے کا کام ہوا تھا وہ سارا زنگ آلود ہو گیا تھا وہ جوڑے کو کھول رہی تھی لیکن تہہ در تہہ لڑا دلہن کا جوڑا چپک گیا تھا ایک دوسرے

سے۔۔۔ اس نے ویسے ہی نکال کر باہر بیڈ پر رکھا۔ اس کے ساتھ ایک جوتے کا جوڑا بھی تھا اس کے بھی موتی جھڑ چکے تھے اس نے وہ بھی باہر نکال دیے ڈبہ خالی ہو چکا تھا وہ جوڑے اور جوتے کے جوڑے کو دیکھتی رہی اسے وحشت سی ہونے لگی آنسو پھر آنکھوں سے گرنے کو بیتاب تھے بے دردی سے آنکھیں رگر کر اس نے دوسرا ڈبہ بھی اپنے قریب کیا اور اس میں چھوٹے چھوٹے تین ڈبے تھے اور ایک شاپر تھی شاپر پہلے کھولیں اس نے۔۔۔ اس میں سے سوندھی سوندھی سی خوشبو آنے لگی اس نے شاپر بیڈ پر الٹا دی اس میں مردانہ کپڑے اور کلون تھا۔۔۔ کلون کی آدھی شیشی تھی لیکن جو آدھی شیشی تھی اس میں نیچے شیشی کی زمین پر کالا کالا کچھ جما ہوا تھا اور باقی پانی تھا۔۔۔ پانی میں چھوٹے چھوٹے ذرات تھر رہے تھے۔۔۔ اقرء نے کپڑے کھول کر دیکھے تو مردانہ شلوار قمیض اور ایک شرٹ تھی اس نے اسے واپس شاپر میں رکھا اور چھوٹے چھوٹے ڈبے اٹھا لیے ایک میں ٹوٹی چوڑیاں تھیں۔۔۔۔۔ اور اس میں ایک پنک کلر کا لپٹا ہوا رومال تھا اور ٹشو تھے۔۔۔ پنک کلر کا رومال جگہ جگہ سے اکڑا ہوا تھا اس پر خون جما ہوا تھا اور جم کر عجیب سا رنگ دے رہا تھا ٹشو کا بھی یہی حال تھا کچھ ٹشو اکڑے ہوئے تھے بے رنگ سے۔۔ ایک انگوٹھی بھی تھی جس کے نگ جھڑ چکے تھے زنگ آلود

ہو گئی تھی اقراٹ کی آنکھوں سے آنسوؤں قطرہ قطرہ کر کے گرنے لگے ہاتھ بھی اس کے کانپنے لگے اس نے ساری چیزیں ایسے ہی بیڈ پر رکھ دیں۔۔۔۔۔  
بجڈ کے کراؤن سے سر ٹکا کر وہ چھت کی طرف دیکھتی رہی

"اما اور کتنے دکھ سہتی رہیں آپ۔۔۔۔۔ اور کیا کچھ ہوا ہوگا آپ کی زندگی میں۔۔۔۔۔ میں کتنی خود غرض نکلی اما۔۔۔۔۔ اپنی غرض تھی مجھے ہمیشہ۔۔۔۔۔ ہمیشہ سے اپنے لئے میں جیتی رہیں۔۔۔۔۔ اما کیوں نہیں بتایا آپ نے مجھے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔ آپ نے مجھے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا اما۔۔۔۔۔ میں آپ کے دکھ سے کتنی نالاں تھی۔۔۔۔۔ مطلب آپ راتوں کو اپنے کمرے میں روتی رہیں بابا کے لئے اور میں اپنے کمرے میں انھیں ڈھونڈنے کے منصوبے بناتی رہی۔۔۔۔۔ ایک بار بھی دکھ نہیں بانٹا میں نے اما اپکا۔۔۔۔۔ ایک بار بھی آپ کی تکلیف کو نہیں سمجھا۔۔۔۔۔ اپنے ہی دکھ لے کر بیٹھی رہی۔۔۔۔۔ میرا تو باپ تھا وہ آپ کا تو پیار تھا اما وہ بھی بچپن کا "اقراء دھاڑیں مار کر رونے لگی آگہی کی تکلیف اتنی تھی کہ اس کا سانس رک رہا تھا۔۔۔۔۔"

# مجازات۔۔۔۔۔ تنہائی

#اپنی ذات پر عذاب

#باب چہارم حصہ اول۔

ماضی کا حصہ

"کوئی میرے وجود کی ایک ایک رگ کو بھی کاٹ ڈالے تب بھی میں اتنی اذیت محسوس نہ کروں جتنی مجھے ایک لمحے کی یہ سوچ دیتی ہے کہ تم کسی اور کو میسر ہو۔۔۔"

اج پھر ندرت اپنی ڈائری لے کر بیٹھ گئی تھی پھر سے اپنے دل کے لفظوں کو ڈائری میں اتار رہی تھی۔۔۔

"ارسلان یہ سب کیا کر گئے ہو تم مطلب نہ سوچا نہ سمجھا اور فیصلہ کر کے چلے گئے ایک پل نہ سوچا میرا۔۔ میری بچی کا۔۔ اپنی ماں کا تمہیں احساس نہ ہوا کہ تم کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔ آج پہلی بار میں نے اپنی بچی کو اپنے سے بہت دور بھیجا ہے آج اس کا کالج میں پہلا دن ہے۔۔۔۔۔ کیسا گزرے گا۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے تم بھی شہر پڑھنے گئے تھی پھر ہمیشہ کے لیے کسے اور کے ہو گئے۔۔۔۔۔ کہی میری بیٹی۔۔۔۔۔ نہیں نہیں "ندرت لکھتے لکھتے رک گئی آج تو آنکھیں بھی نہیں برسی انسو بھی خشک ہو گئے تھے جیسے۔۔۔۔۔"

"اللہ میری بچی کی حفاظت کرے گا۔۔"

اس کو ہر تکلیف سے دور رکھنا میرے اللہ میری دعا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے میری بچی کو ہر آفت سے بچا کر رکھیے گا " ندرت نے ڈائری بند کی اور واپس ڈبے میں رکھ دیں اور بیڈ پر سیدھی لیٹ گئی چھت کو گھورتے ہوئے وہ ارسلان کے بارے میں سوچنے لگی " آج کے دن تم نے مجھے طلاق نامہ بھیجا تھا۔۔۔ ارسلان کسی دوسری عورت کی پیچھے تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔ تم نے کہا تھا تمہارے دو بیٹے ہیں اس کا مطلب رشتہ بہت پرانا تھا تمہارا اور اس کا۔۔۔ تم نے وہ سارا پیار جسکی میں اکیلی حق دار تھی وہ اسے دے دیا۔ تمہارے وجود سے اٹھتی خوشبو کو سونگھنے کا حق صرف مجھے تھا نہ ارسلان۔۔۔ لیکن تم نے وہ بھی مجھ سے لے لیا میں ہمیشہ سمجھتی آئی کہ شاید شادی کے بعد تم اسے بھول جاو گے لیکن نہیں ارسلان تم اسے نہیں مجھے بھول گئے۔۔۔ میرے وجود کو فراموش کر گئے تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔ تم نے تو مجھے خالہ کا بھی مجرم بنا دیا ہے میں تو ان سے بھی نظریں نہیں ملا پاتی "

"ندرت بچے طبیعت تو ٹھیک ہے "کافی دیر ہو گئی تھی ندرت باہر نہیں آئیں تو ثمرہ خود اسے بلانے آگئی لیکن اسے بیڈ پر سیدھے لیٹے چھت کو گھورتے دیکھ کر پریشان ہو گئی۔۔۔ "جی...جی خالہ میں ٹھیک ہوں " ثمرہ کی آواز سے اس کی سوچ کا تسلسل ٹوٹ گیا

"اچھا اٹھو باہر آ کر بیٹھو کچھ کپڑے لایا ہے فاروق تم دیکھ لو اپنے اور اقراء کے لیے باقی میں دکان میں بیچ دوں گی

"اچھا خالہ آپ چلے میں آتی ہوں" ثمرہ نے کچھ دیر غور سے دیکھا وہ سمجھ گئی وہ رہی تھی لیکن کچھ کہا نہیں باہر چلی گئی۔۔

ندرت اٹھی اپنے کپڑے جھاڑے دوپٹہ سر پر لیا اور باہر جانے کے لیے اٹھ گئی دو سوٹ اقراء کے لیے نکالے اور ایک اپنے لئے ثمرہ کو بھی زبردستی ایک لے کر دیا پھر دونوں اپنے روزمرہ کے کاموں میں مصروف ہو گئی۔۔۔

دوپہر میں جب اقراء گھر آئیں تو وہ کپڑے دیکھ کر خوش ہو گئی دو سال بعد آج اس نے نیا سوٹ دیکھا تھا اپنا "ماما کون آیا تھا ابو آئے تھے وہ لائیں ہیں۔۔۔ کافی مہنگے ہیں اور اتنے مہنگے آپ تو لا نہیں سکتی" اسے کپڑے دیکھ کر اتنی خوشی ہوئی تھی کہ وہ خوشی میں بہت کچھ غلط کہہ گئی ندرت کے چہرے سے پہلے مسکراہٹ ختم ہوئی پھر آنکھوں میں آنسو تیرنا شروع ہوئے اور وہ الٹے قدم مڑ کر اپنے کمرے میں چلی گئی ثمرہ نے غصے سے اقراء کو دیکھا اقراء نے ثمرہ کو دیکھ کر کندھے اچکا دیے۔۔ "میں نے کچھ غلط نہیں کہا جو حقیقت ہے بتا دیا ہمارے گھر میں مہینے میں ایک بار مرغی آتی ہے جب اتنی سستی چیز نہیں لا



سکتے ہو تو اتنے مہنگے کپڑے کون لا کر دے گا ابو آئے ہوں گے انہیں بھی احساس ہو گیا ہو گا کہ ان کے وجود کا ایک حصہ یہاں غریبی میں سڑ رہا ہے خود تو مزے میں ہوں گے جہاں بھی ہونگے"

چٹاخ 'باقی کے لفظ اقراء کے منہ میں ہی رہ گئے اقراء کی کینچی کی طرح چلتی زبان سے جھڑتے پھولوں کی آواز سن کر ندرت بھاگی ہوئی باہر آئی اور اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا" کیا کہنا چاہتی ہوں تمہاری ہر چیز کا خیال رکھنے کا یہ صلہ دو گی تم۔۔۔۔ آخر خون کس کا ہو رنگ تو دکھاؤ گی نہ تم آخر۔۔۔۔ اور یہ جو مہینے میں ایک بار مرغی بنتی ہے نہ اس لیے کہ پیسے بچا کر تمہیں اعلیٰ اسکول اور کالج بھیجو"

"تو نہ بھیجتی نہ کہا تھا نہ نہیں پڑھنا میں نے پھر کیوں بھیجا" اقراء نے ندرت کی بات کاٹ کر کہا

"تم اتنی بڑی ہو گئی ہو جو مجھ سے زبان چلاؤں گی یہ سیکھا ہے تم نے اگر تم واقعی ارسلان سلیم جیسی ہو تو اقراء ارسلان آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دکھانا اور نہ مجھے

ماں کہنا میں تم سے اپنے  
سارے تعلق توڑ دیتی ہوں میں ندرت محمود آج تم سے ماں کا رشتہ توڑ دیتی ہوں مرگئی  
تمہاری ماں اور میں سمجھ جاؤں گی میری کوئی اولاد ہی نہیں ہے۔۔۔ ارسلان کے ساتھ  
ساتھ تم پر بھی میں نے چار لفظ پڑھ کے خیر باد کیا اپنی زندگی سے۔۔۔۔۔ کیونکہ اس  
ندرت میں جوانی جیسی برداشت نہیں ہے اور نہ جوانی جیسی ہمت جو تم سے لڑیں "ندرت  
کہنے کے بعد واپس کمرے میں چلی گئی شمرہ اور اقراء ایک دوسرے سے آنکھیں چرانے  
لگی

!.....!

حال کا حصہ۔۔

اقراء رات کو ویسے ہی لیٹی سو گئی تھی صبح ماہرہ کے زور سے دروازہ کھٹکھٹانے سے اس کی  
آنکھ کھل گئی جب وہ اٹھی تو سب بکھرا ہوا پڑا تھا  
"نانو میں آ رہی ہوں" اس نے اندر سے ہی نانو کو آواز دی پھر اٹھی وہ ساری چیزیں اٹھا  
کر اندر واپس رکھیں جیسے تھی اچانک ایک ڈبہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اس میں سے  
ایک البم باہر گرا وہ اسے اٹھا کر بیڈ پر بیٹھ گئی پہلی تصویر کھولی تو وہ اس کی اپنی تھی

دوسری میں وہ چھوٹی سی ارسلان کی گود میں تھی اور ساتھ میں ندرت کھڑی تھی دونوں کے چہرے مسکرا رہے تھے کوئی کہہ نہیں سکتا تھا یہ دونوں ایک دوسرے سے انتہا کی نفرت کرتے ہیں اقراء نے اس تصویر کو سینے سے لگا لیا انسو پھر سے گرنے لگے وہ ہمیشہ ندرت سے ارسلان کی تصویر مانگتی تھی جس پر ثمرہ کہتی تھی "میں نے اس کی تمام تصاویر چلا دی ہیں" آج اپنے باپ کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھر بھر آئی اس نے پھر تیسری تصویر دیکھی وہ شادی کی تھی ندرت اور ارسلان کی پھر چوتھی۔۔۔ چوتھی تصویر میں ارسلان کی داڑھی تھی اس نے صرف اقراء تھی صحن میں کھڑے ہو کر لی گئی تھی وہ تصویر بکرا عید کی تصویر تھی کیونکہ قصائی وہاں ساتھ میں بکرا ذبح کر رہا تھا لیکن اقراء کی نظر صرف ارسلان پر تھی ایک دم اس کے دماغ میں جھماکا سا ہوا یہ چہرہ اس نے کہیں دیکھا تھا ہاں یہ چہرہ اس نے دیکھا تھا کب اور کہاں وہ کہاں ملی تھی ان سے اس نے جلدی سے آنسو صاف کیے ساری چیزیں الماری میں رکھیں اور اپنا فون اٹھا کر ہمدانی صاحب کو کال کی دو تین بیل پر فون اٹھا لیا گیا "السلام علیکم بچے عید مبارک" فون اٹھاتے ہی ہمدانی صاحب نے اسے عید مبارک کہا گر مجبوشی سے "میرا انٹرویو کس نے لیا تھا" اقراء نے ان کی بات کا جواب دیے بغیر کہا "آپ کا ہاں"

میرے بیٹے نے لیا تھا "ہمدانی نے سوچتے ہوئے جواب دیا" نہیں کوئی اور بھی تھا آپ کے بیٹے کے ساتھ "اقراء نے اپنی آواز بلند کی تھی جیسے وہ دباؤ ڈال رہی ہو ہمدانی صاحب پر "بیٹا آپ ٹھیک"

"میری بات کا جواب دیں اور کون تھا آپ کے بیٹے کے ساتھ "اقراء نے ان کی بات کاٹ دی

"مجھے سوچنے تو دو بیٹا"

"اور کون تھا"

"مجھے نہیں یاد آ رہا بیٹا میں وحید سے پوچھ کر بتاؤں گا اور "

-- ابھی ہمدانی کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی اقرار نے کال ڈسکنکٹ کر دی۔۔۔

ماضی کا حصہ۔۔

کتنے اور امتحان ہیں

تیرے اے زندگی

بتا دیں میں تیار ہو لو

تیرے ہر امتحان کے لیے۔۔

"تم نے غلط کیا ہے اقراء ندرت نے تمہارے لئے خریدے تھے کپڑے تمہیں ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا تمہارے باپ نے اسے کم تکلیفیں دی ہیں جو تم بھی اسے دے رہی ہو " ثمرہ نے کے جانے کے بعد اقراء سے کہا " تو دادو کہہ بھی دیا تو کیا ہو گیا ماما کو یہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا " اقراء کہنے کے بعد کمرے میں چلی گئی کپڑے تبدیل کرنے لیکن دروازہ اندر سے لاک تھا وہ کافی دیر کھٹکاتی رہی لیکن ندرت نے نہیں کھولا وہ ناامید ہو کر واپس لوٹ آئی کالج کے کپڑوں میں ہی وہ ثمرہ کے کمرے میں سو گئی۔۔۔

!.....!

"اس نے دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا "جب ندرت باہر آئیں تو ثمرہ نے اسے کہا "کیوں نہیں کھایا آپ کو اسے کھلانا چاہیے تھا "ندرت نے فکر مند ہو کر کہا "وہ چپ کر کے اندر چلی گئی میں نے آواز بھی دی لیکن اس نے جواب نہیں دیا " آپ اسے ڈانٹ کر کھلاتی نہ۔۔۔ پتا نہیں کالج میں بھی کچھ کھایا ہو گا اس نے کہ نہیں " ندرت نے جلدی سے تو اگرم کیا اور روٹیاں بنانے لگی ماں تھی آخر کیسے اولاد کو بھوکا دیکھ سکتی تھی

"خالہ اسے اٹھا کر کھلا دیں" کہنے کے بعد ندرت نے چائے کے لئے پانی چڑھا دیا پانی میں ابالے آتے رہے لیکن ندرت کو کوئی ہوش نہیں تھا

اس کے انسو آنکھوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے دل میں ایک درد سا اٹھ رہا تھا پھر اچانک ندرت کو سانس لینے میں دشواری ہونے لگی پھر وہ دو قدم پیچھے ہوئی دونوں ہاتھ منہ پر رکھ دیئے آنکھیں بھی باہر کو آگئی تھی سانس اس کا رک رک کر آ رہا تھا پاس پڑے گلاس کو اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں اٹھا پائیں

اور چائے کے برتن پر ہاتھ لگ گیا ہاتھ لگنے سے دیکھی الٹ گئی کچھ گرم چھینٹے اس کے ہاتھ پر پڑی باقی زمین پر دیکھی پر ہاتھ لگنے سے اس کی انگلیاں بھی جل گئی وہ زور سے چیخنا چاہتی تھی لیکن آواز اندر ہی دب گئی۔۔۔

!.....!

"بچے کھا لو نا تھوڑا سا" شمرہ اقراء کو اٹھا چکی تھی اب اس کی منتیں کر رہی تھی کہ وہ کچھ کھالے

"دادو میں نے کہا نہ میں نے کچھ نہیں کھانا لے جائیں آپ یہاں سے" اقراء کہنے کے ساتھ بیڈ سے اٹھ گئی بالوں کا جوڑا بنایا اور پھر باہر کی طرف چل دی۔۔۔

!.....!

"ماں" اقراء نے اتنے زور کی چیخ ماری اور بھاگ کر ندرت کے پاس گئی۔۔۔۔ وہ باہر آئی تھی پانی پینے کے لیے کچن میں گئی تو وہاں پر اس نے ندرت کو زمین پر پڑا دیکھا اور دیکھ کر چیخ نکل گئی ثمرہ بھی باہر آ گئی اس کی آواز سن کر "ندرت" ثمرہ نے بھی ندرت کو آواز دی اور اسے اٹھایا۔۔۔ اقراء کی مدد سے چارپائی پر لیٹایا اس کے جلے ہوئے ہاتھ پر برن ہال لگائیں اور اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارنا شروع کر دیں تھوڑی دیر میں اس کی آنکھ کھل گئی۔۔۔

"ماما اٹھے مجھے معاف کر دیں ماما میں آئندہ آپ سے بد تمیزی نہیں کروں گی ماما پلیز اٹھ جائیں" اقراء اب زار و قطار رونے لگی

"اقراء بچے" ندرت نے اقراء کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لئے

"جی ماما بولیں"

"بچے میرا سب کچھ تم ہو۔۔۔۔ تم ہی اگر مجھ سے منہ موڑ لوں گی تو میں مر جاؤں گی"

"نہیں ماما آج کے بعد نہیں ہوگا ایسا" اقراء نے ماں کو گلے لگا لیا..... اسے احساس ہو گیا تھا اگر ندرت کو کچھ ہو گیا تو وہ تو جیتے جی مر جائے گی۔۔۔

!.....!

رات تک ندرٹ کی طبیعت بہتر ہوگئی تھی ثمرہ کہ لاکھ بار کہنے کے باوجود وہ ڈاکٹر کے پاس نہیں گئی۔۔ اقرء نے شکوہ کرنا چھوڑ دیا تھا ندرت سے وہ اب اللہ سے شکوہ کرتی تھی۔۔۔۔

"اللہ تعالیٰ سب کے پاس ماں باپ دونوں ہے لیکن.....میں کیوں۔۔۔۔۔ آخر میں کیوں اگر مجھے دونوں میسر ہو جاتے تو کیا ہو جاتا اللہ آپ ابو سے کہیں واپس آجائیں بہت ہو گیا اب "

"اقرء بچے نماز پڑھ لوں تو اوپر چھت پر آجانا کپڑے اتارنے ہیں دھولے ہوئے"  
اقرء عصر کی نماز پڑھ کر دعا مانگ رہی تھی تو ندرت نے آکر اسے اوپر آنے کے لیے کہا دعا جلدی سے مانگ کر وہ اوپر چلی گئی۔۔۔

!.....!

"ماما موسم کتنا خوبصورت لگ رہا ہے لگتا ہے آج بارش "ابھی اقرء کے لفظ مکمل نہیں ہوئے تھے کہ بادلوں نے برسنا شروع کر دیا  
"ماما آجائیں کتنے مزے کی بارش ہے اور کتنے زمانے بعد اتنی تیز بارش ہوئی ہے "اقرء



بارش میں بھیگ رہی تھی اور ندرت جلدی جلدی کپڑے سمیٹ رہی تھی سارے کپڑے جلدی سے تار سے اتار کر اوپر بنے چھوٹے سے کمرے میں رکھنے لگیں "اقراء بچے چلو نیچے بیمار ہو جاؤ گی"

"ماما آپ کو بارش پسند ہے" اقراء نے ندرت کی بات کو ان سنی کر کے کہا.... اقراء کی اس بات پر ندرت کو ارسلان سے کیا سوال یاد آ گیا ایسی بارش آج سے بیس سال پہلے بھی ہوئی تھی اس وقت ندرت نے بارش میں بھیگتے ہوئے ارسلان سے پوچھا تھا۔۔۔

"ماما آپ رو رہی ہیں" اقراء نے ندرت کی آنکھوں سے گرتے آنسو کو اپنی انگلیوں کے پوروں میں لیتے ہوئے کہا "نہیں بچے نیچے چلو بیمار ہو جاؤ گی" "ماما مجھے بارش میں بھیگنا اچھا لگ رہا ہے"

"بچے چلو نیچے" ندرت نے اقراء کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر کہا --- بادلوں کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھیں بھی برس رہی تھی "ماما آپ رویے نہیں میں چل رہی ہوں نیچے" اقراء نے کہنے کے بعد نیچے جاتی سیڑھیوں

کی طرف قدم بڑھا دیے ندرت بھی اس کے ساتھ نیچے آگئی۔۔۔

!.....!

حال کا حصہ

"کون ہو سکتا ہے دوسرا اور مجھے اقراء کی حالت درست نہیں لگ رہی تھی وہ ایسے کیوں پوچھ رہی تھی "ہمدانی کال کٹ جانے کے بعد اپنے کمرے سے باہر آگئے۔۔ سمیرا کو بول کر وحید کو بلاوا بھیجا خود چائے کا کپ پکڑے ہوئے ٹی وی لانچ کے ایک صوفے پر برجمان ہو گئے ابھی عید کی نماز پڑھ کر گھر آئے تھے وہ سب سے عید مل کر وہ اپنے کمرے میں چلے گئے اور پھر اقراء کی کال آگئی۔۔۔۔

"بابا آپ نے بلایا ہے مجھے "وحید بھی ٹی وی لانچ میں آگیا۔۔

"ہاں۔۔۔۔ جی بچے بیٹھو "ہمدانی نے سامنے پڑے صوفے پر اشارہ کرتے ہوئے کہا "جی بابا "وحید وہاں بیٹھ گیا اسے تشویش ہو رہی تھی آج تک ہمدانی نے اسے کبھی ایسے نہیں بلایا تھا اتنا سسپینس کبھی نہیں پیدا کیا تھا "بچے اقراء کو جانتے ہو "ہمدانی نے پر سوچ لہجے میں کہا۔۔۔۔

"کون ابو "وحید نے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا

"بچے اقراء سلیم۔۔۔۔۔ اقراء ارسلان سلیم جس کا تم نے انٹرویو لیا تھا جب میں کمپنی کے سلسلے میں دہئی گیا تھا"

"اچھا ابو وہ۔۔۔۔۔ اسے میں کیسے بھول سکتا ہوں"

(اقراء کے انٹرویو والا دن فلیش بیک" (جی نیکسٹ اور سنو فیض کسی لڑکی کو بھیجنا کافی لڑکوں کا انٹرویو ہو گیا ہے"

"جی سر" فیض نے باہر جاتے ہوئے کہا وہ دوبارہ سامنے پڑی فائل دیکھنے لگا جو سلیکٹڈ کینڈیڈٹ کی تھی

"مے آئی کم ان سر"

"یس کم ان" وحید نے سر جھکائے ہوئے ہی جواب دیا اقراء ڈری سہمی سچ اندر آئی "جی کیا نام ہے آپ کا"

وحید نے سر اٹھا کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا اور ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کو کہا۔۔۔ "جی... اقراء ارسلان سلیم نام ہے میرا" اقراء نے تھوک نگلتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا آپ کی سی وی"

"سر میں نے ای میل کی تھی آپ کو"

وحید نے آبرہ اچکا کر اقراء کو دیکھا اسے غصہ تو آیا لیکن اپنے کو کنٹرول کر کے بولا  
"مس اقراء روزانہ لاکھوں لوگ ای میل کرتے ہیں ان میں سے ہم سلیکٹڈ لوگوں کو بلاتے  
ہیں اور سلیکٹ کیے گئے بھی ہزاروں میں ہوتے ہیں آپ کا نام ایک کا من نیم ہے ان  
ہزاروں میں سے دو سو تک کا تو ہو گا مے بی۔۔۔ اور آپ کے جیسے مکمل نام بھی دو تین  
نکل آئیں تو میں کیسے پہچانوں گا کہ کون سی والی اب اقراء ارسلان کی سی وی آپ کی  
ہے۔۔۔" وحید نے اقراء کے چہرے پر نظریں مرکوز کرتے ہوئے کہا  
"تو آپ یہ بات سیدھی طرح بھی کہہ سکتے تھے کہ ہمیں دو بار سی وی دیکھنے کی عادت  
ہے" اقراء نے وحید کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا "ہاں.. کیا" وحید اس کی بات پر اچھل پڑا  
"مجھے معلوم نہیں تھا آپ دو بار سی وی دیکھیں گے۔۔۔ میں ساتھ کچھ نہیں لائیں ہو۔۔۔  
آپ ای میل دیکھیں میں بتا دوں گی کہ ان لاکھوں میں کونسی والی میں ہوں" اقراء کا  
کھویا ہوا اعتماد واپس آگیا تھا یہاں آنے سے پہلے نروس تھی اب پہلے سے کافی بہتر ہو  
گئی۔۔

"او انٹر سٹنگ" وحید نے مسکراتے ہوئے اقراء کو دیکھا  
"اچھا تو مس اقراء ارسلان تو بتائیں اس میں سے آپ کون سی ہیں" وحید نے لیپ ٹاپ

کی اسکرین اقراء کی طرف موڑ دی

"اس پوری لسٹ میں میرا نام الگ سے جگمگا رہا ہے سر اگر آپ تھوڑی سی محنت کریں گے تو کچھ جائے گا نہیں۔۔۔ آپ کو تنخواہ یہاں بیٹھنے کی نہیں کام کی ملتی ہے حرام سے اچھا ہے آپ حلال کی کھائیں۔۔۔۔ جیسے کہ میں نے آپ کو اپنا نام بتایا تھا اقراء ارسلان سلیم تو اس لسٹ میں دس اقراء ارسلان میں واحد میرے نام کے آگے سلیم لکھا ہے"

اقراء نے کہنے کے بعد لیپ ٹاپ واپس وحید کی طرف کر دیا وحید چپ رہا وہ اب کیا کہتا اس لڑکی کو اس نے اس کی سی وی دیکھی۔۔ وہ تھوڑی دیر سی وی اور اقراء کا معائنہ کرتا رہا

"دیکھنے سے لگ رہا ہے آپ کسی گاؤں کی ہیں اور تعلیم آپ کی شہر کی ہے آئی مین شہر کے کالج اور یونی کی" "تو کیا صرف شہر والوں کو پڑھنے کا حق ہے گاؤں والے صرف پسنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔۔ آپ شہر والوں سے۔۔ جب چاہا کسی کا گھر اجاڑ دیا جب چاہا کسی بچے کے سر سے اس کا باپ کا سایہ چھین لیا"

"ارے میرا مطلب یہ نہیں تھا" وحید نے فوراً بات سنبھالی اقراء کے چہرے پر غصے کے عناصر نمایاں تھے۔۔ اسی وقت کمرے میں کوئی داخل ہوا تھا وحید نے ان کی طرف

دیکھا اور جگہ سے کھڑا ہو گیا

"جی"

"وحید بچے میری فلائٹ لیٹ ہو گئی ہے گھر میں تالا تھا تو یہاں آ گیا کل کی ہے میری

فلائٹ تو تم گھر کب جاؤ گے"

"جی... بس میں انٹرویو لے لو سب کا پھر"

"چلو ٹھیک ہے میں ریسٹ روم میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں جب جانے لگو تو بتا دینا"

"جی بہتر"

"اچھا تو مس اقراء آپ جائیں اور کال کا ویٹ کریں ہماری" وحید نے اقراء کو سلیکٹ کر

لیا تھا اسے ایک ایماندار ایڈیٹر چاہئے تھا اپنی کمپنی کے لئے چاہے وہ میل ہوں یا فی میل

اور وہ اسے مل گئی تھی۔۔۔۔

اقراء وہاں سے اٹھ کر چلی گئی اور وہ باقیوں کا باقی پوسٹ کے لیے انٹرویو لینے لگا۔۔۔۔

"ہاں جینٹلمین کہاں گم ہو گئے" ہمدانی نے وحید کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے کہا

"جی.... جی ابو ہاں مجھے یاد ہے وہ لڑکی اسے میں کیسے بھول سکتا ہوں کیا ہوا اسے" ہمدانی

کی چٹکی بجانے سے وہ حال میں واپس آیا

(وحید ہمدانی کی دبئی والی کمپنی سنبھال رہے ہیں کیوں وجہ قسط نمبر 14 میں پتہ چلے گی)

"کچھ نہیں ہوا اسے بیٹا مجھے یہ بتاؤ تمہارے ساتھ اور کون تھا اس دن"

"اس دن .. نہیں ابو صرف میں تھا اس دن۔۔۔ میں اکیلا انٹرویو لے رہا تھا۔۔۔ ہاں ابو

یاد آیا اس دن ارسلان پھوپھا کی فلائٹ لیٹ ہو گئی تھی تو وہ تھوڑی دیر کے لئے کمرے

میں آئے تھے مجھے یہ بتانے کے لئے کہ وہ ریٹ روم میں ہیں گھر جاتے ہوئے ساتھ

لے جانا کیونکہ گھر میں تالا تھا"

"اچھا" ہمدانی نے سوچتے ہوئے جواب دیا

"کیوں بابا کیا ہوا"

"کچھ نہیں تم جاؤ اب سو جاؤ سفر سے آئے ہوئے ہو تھکے ہوئے ہوں گے" وحید ہر سال

پاکستان میں امی ابو کے پاس عید میں آتا تھا

"اچھا ابو" وحید نے کندھے اچکا دیے اور اپنے کمرے میں سونے چلا گیا..

!.....!

"عید مبارک نانو" اقراء کمرے سے باہر آئی تو سامنے ہی ماہرہ شائستہ کے ساتھ بیٹھی تھی

شائستہ سوئیاں بنا کر لائی تھی مائہ وہی کھا رہی تھی۔۔

"خیر مبارک بچے" ماہرہ نے پیار سے اقراء کو دیکھتے ہوئے کہا  
"شائستہ آنٹی عید مبارک آنٹی صباء کہاں ہیں وہ نہیں آئی" اقراء نے واش روم کی طرف  
جاتے ہوئے صباء کا پوچھا..

آئی تھی لیکن تم سو رہی تھی تبھی وہ واپس چلی گئی کہتی ہے دوپہر کو آؤں گی "شائستہ نے  
پیالی میں سوئیاں نکالتے ہوئے کہا  
"بچے منہ ہاتھ دھو کر پہلے سوئیاں کھا لو پھر تیار ہو کر چلنا ماموں لوگوں سے عید ملنے" ماہرہ  
نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اقراء سے کہا "جی نانو ٹھیک ہے" اقراء سوئیاں کھا کر  
کمرے میں چلی گئی جیسی کمرے میں آئی موبائل بچ پڑا جب پاس گئی تو بند ہو گیا۔۔۔  
اس نے جب موبائل اٹھا کر چیک کیا کہ کس کی کال تھی۔۔۔ تو اس میں صرف ہمدانی کی  
بہت ساری کالز آئی ہوئی تھی۔۔۔ اس نے رنگ بیک کیا لیکن نمبر مصروف آرہا تھا اس  
نے میسج ٹائپ کیا "جی سر خیریت" جیسے وہ میسج سینڈ کرنے لگی دوبارہ موبائل بچ پڑا اس  
نے جلدی سے رسیو کر لیا "السلام علیکم" ہمدانی نے کال لگتے ہی سلام کیا



"جی سر پتہ چلا" اقراء نے انہیں جواب دیئے بغیر بے چینی سے پوچھا "بیٹا آپ ٹھیک تو ہے نا" ہمدانی نے فکر مندی سے کہا

"جی سر سوری میں اس وقت بہت روڈ ہو گئی تھی میں.... ویسے خیر مبارک سر۔۔ اور آپ کو بھی عید مبارک۔۔" اقراء کو احساس ہوا کہ وہ روڈلی بیچیف کر گئی تھی اس وقت اس وجہ سے اس نے اپنی شرمندگی کا اظہار کر دیا۔۔۔

"اُس اوکے"

"اقراء بچے وہ میں نے وحید سے پوچھا تو اس نے بتایا اس وقت وہاں اس کے پھوپھا آئے تھے"

"کیا سر میں جان سکتی ہوں آپ کے بہنوئی کا نام" اقراء نے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا

"جی بچے کیوں نہیں.... ارسلان نام ہے اسکا" ہمدانی کو اُس کے لہجے پر تعجب ہوا تھا

"سر کیا میں ان کی تصویر دیکھ سکتی ہوں"

اقرا نے بے دردی سے آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں کو دوسرے ہاتھ سے صاف کیا رگرنے کی وجہ سے چہرہ لال ہو گیا

"جی بچے میں ابھی واٹس ایپ کر دیتا ہوں"

"اوکے سر میں انتظار کر رہی ہوں" کہنے کے بعد اقراء نے سلسلہ منقطع کر دیا۔۔۔ اس نے موبائل میں ٹائم دیکھا تو دس بج کر بیس منٹ تھے بے قراری بڑھتی جا رہی تھی اس کی ہاتھ کانپنے لگے اور دل میں ایک ہی خواہش تھی "اے کاش یہ میرا باپ نہ ہو" دس بج کر بائیس منٹ ہو گئے اور اس کے موبائل نے بھی بیپ کیا اس نے جلدی سے واٹس ایپ کھولی تصویر ڈاؤن لوڈ ہو رہی تھی دس بج کر بائیس منٹ اور چار سیکنڈ میں تصویر ڈاؤن لوڈ ہو گئی۔۔۔ لیکن اس سے پہلے وہ تصویر دیکھتی موبائل بند ہو گیا بیٹری ختم ہونے کی وجہ سے وہ پاگلوں کی طرح چارجر کے پاس بھاگی اسکا دماغ کام نہیں کر رہا تھا قدم لڑکھڑا رہے تھے موبائل کو چارج پر لگایا اور وہیں بیٹھ گئی اس نے سامنے دیوار پر لگی گھڑی پر وقت دیکھا تو دس بج کر چوبیس منٹ ہو رہے تھے دل بھی گھڑی کی سوئیوں کی طرح زور زور سے دھگ دھگ کر رہا تھا ہر بڑھتا پل اسے تکلیف دے رہا تھا اس نے موبائل کا سوئیچ کا بٹن دبایا تو ٹو پرسنڈ بیٹری چارج ہوئی تھی اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے تھے۔۔۔

وہ کبھی گھڑی کو دیکھتی تو کبھی موبائل کو دس بج کر پچیس منٹ پر پھر اس نے موبائل کا سوئیچ بٹن دبایا

پندرہ پرسنڈ بیٹری ہو گئی تھی اس نے سوچج اون کیا جلدی سے موبائل کا اور سوچج بورڈ کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔۔ جیسے جیسے موبائل اون ہو رہا تھا اس کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔۔۔ دس بج کر چھبیس منٹ میں وہ دوبارہ واٹس ایپ پر تھی۔۔۔ سر کا میسج کھولا سامنے بہت سی تصاویر نمودار ہوئی اس میں سب سے آخر والی کھولی اور اس میں دو لڑکے تھے جڑواں لڑکے یہی کوئی اٹھارہ انیس سال کے اس نے سلائیڈ کر کے دوسری تصویر دیکھی ایک آنٹی تھی اور ان کے ساتھ ایک انکل اور وہ لاکھوں کی بھیڑ میں اس چہرے کو پہچان سکتی تھی وہ چہرہ وہ کیسے بھول سکتی تھی اس نے دوسری تصویر سلائیڈ کی اس میں صرف وہی انکل تھے۔۔ چہرے کے نقش ہو بہو اس کے تھے سوائے آنکھوں کے۔۔ اس کا دل ڈوبنے لگا

"بابا" بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا دل میں ہوک سی اٹھنے لگی "ماما دادو آپ دونوں اس دکھ سے بچ گئے۔۔ شکر ہے ماما اور دادو دونوں اس بات سے لاعلم رہی کہ بابا نے دوسری شادی کر لی ہے" اقرانے وہ تصاویر ڈیلیٹ کی اور سر کو میسج کیا "یہ وہ نہیں ہیں جن کا میں پوچھ رہی تھی ہو سکتا ہے میں غلطی پر ہوں" میسج لکھنے کے بعد اس نے سینڈ کا بٹن دبایا موبائل چارج پر لگا کر وہ تیار ہونے چلی گئی وہ نہیں چاہتی تھی

ماہرہ کو اس بات کا علم ہو۔۔۔

ماضی کا حصہ۔۔

"لاریب جلدی کرو یونی کے لئے دیر ہو رہی ہے پوائنٹ مس ہو گیا تو کون چھوڑ کر آئے گا" اقراء قد اور شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے سنگھار کو آخری ٹچ دے رہی تھی " آج اس کا یونی میں آخری دن تھا الوداع پارٹی تھی۔۔۔۔۔ لاریب اور اقراء نے ساتھ ہی یونی میں ایڈمیشن لیا تھا۔۔۔۔۔ کالج کی پڑھائی تو جیسے تیسے کر کے مکمل کی کیونکہ لاریب اور اقراء کا کالج الگ تھا دونوں کا نام الگ الگ کالج میں آیا تھا دو سال رو دہو کر گزاریں ان دونوں نے۔۔ لیکن دونوں کی ہونی لائیو ان کی سب سے بیسٹ لائیو تھی۔۔

"ہاں اقراء بس میں تیار ہوں" اقراء ابھی شائستہ کے گھر میں تھی

"چلو نکلو اب" چادر کو اپنے گرد لپیٹتے ہوئے اقراء نے لاریب سے کہا اور لاریب کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر کی طرف کھینچا۔۔

!.....!

یونی میں سب سے آخری ملاقات کر کے الوداعی کلمات کہے پھر دونوں اس دن کو

سیلیبریٹ کرنے کے لئے ایک ریستورنٹ میں چلی گئی

"اب آگے کا کیا ارادہ ہے تمہارا" لاریب نے چائینز چاول کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اقراء سے کہا

"یار تم بتاؤ۔۔۔ میں تو نوکری کا سوچ رہی ہوں۔۔ لیکن پہلے فائنل دیں لئے پھر ایک دو جگہ سی وی دیں گے" "یار میں ایکٹنگ کا سوچ رہی ہوں" لاریب نے جوس کا سپ لیتے ہوئے کہا "یار ہمیں کون لے گا ایکٹنگ میں لفظ تو سہی طرح ادا نہیں ہوتے ہم سے اور ہم ایکٹنگ کریں گے" اقراء چائینز چاول سے بھرپور عزت سے انصاف کر چکی تھی اب چپس کے ساتھ اپنی والہانہ محبت کا مظاہرہ کر رہی تھیں "بہن چپس تو سہی طرح کھاؤ اتنی نزاکت سے کھاؤ گی تو کل ہو جائے گی برتن دھو کر گھر جانے کا ارادہ ہے ریستورنٹ کے" لاریب نے اقراء کے چپس کھانے پر چوٹ کی۔۔ وہ ایک چپس اٹھاتی اس پر کیچپ لگا کر چھوٹے چھوٹے بانٹس لیتی۔۔

"یار جلدی ختم ہو جائیں گے تو اور لینے کو دل کرے گا اور میں موٹا نہیں ہونا چاہتی اتنے کافی ہیں میری صحت کے لیے اقراء نے مسکراتے ہوئے کہا

"اچھا تو ہم ایکٹنگ کا سوچ رہے تھے" "نہیں یار لاریب موڈ نہیں ہے افس ورک کریں

گے جو ہماری فیلڈ ہے"

"چل صحیح ہے دیکھیں گے پہلے پیپر تو دیں لے" لاریب نے ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا

"لاریب سامنے دیکھو یہ وہی ہے نہ جس نے پچھلی دفعہ جان بوجھ کر مجھ پر پانی گرایا تھا" لاریب نے اقراء کی نظروں کا تعاقب کیا پھر آنکھیں چنی کر کے دیکھا۔۔  
"ہاں اقراء یہ وہی ہے" اقراء چہرے پر مسکراہٹ لیے کھڑی ہو گئی  
"کہاں جا رہی ہو"

"آتی ہو دو منٹ" اقراء نے کہنے کے بعد اپنے بیگ میں سے بوتل باہر نکالی اور اس لڑکے کے پاس گئی جان بوجھ کر اس نے بوتل اس کی طرف پلٹ دی اور خود ایسے اچھل کر آگے گئی جیسے ٹھوکر لگنے سے گرنے والی ہوں وہ لڑکا غصے میں چیخنے لگا  
"کیا بد تمیزی ہے دیکھ کر نہیں چل سکتی سارا گیلا کر دیا مجھے" اقراء نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اعتماد سے کہا

"بھائی وہ کہتے ہیں نہ جیسی کرنی ویسی بھرنی"

"کیا مطلب ہے آپ کا" لڑکا ہنکوں کی طرح اس کی طرف دیکھنے لگا

"ہاہاہا بھائی لگتا ہے آپ کی یاداشت کمزور ہے لیکن الحمد للہ میری نہیں ہے" اتنا کہنے کے بعد اقراء لاریب کے پاس آگئی لاریب بل پے کر چکی تھی۔۔ پھر دونوں وہاں سے باہر آگئی

اور پوائنٹ کا ویٹ کرنے لگی ابھی بھی دس پندرہ منٹ تھے آنے میں "اقراء یار تو نے سہی نہیں کیا"

"چھوڑنا یار اس نے جیسا کیا اس کو ویسا ملا اس نے بھی اس دن جان بوجھ کر مجھ پہ پانی گرایا تھا اور ویسے میں بدلہ لینا نہیں چاہ رہی تھی لیکن جس طریقے سے اس دن سب کے سامنے میرے پر چلایا تھا نہ کہ بس مجھ سے رہا نہیں گیا"

"اف لڑکی اچھا چلو چھوڑو ادھر کھڑے ہوتے ہیں یہاں بہت دھوپ ہو رہی ہے ادھر چھاؤں ہے"

پھر دونوں ایک چھاتی کے نیچے کھڑی ہوگئی اور پوائنٹ کا ویٹ کرنے لگی۔۔  
!.....!

"کیسا رہا تم دونوں کا دن" ندرت نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا  
"ماما بہت مزہ آیا اداس بھی ہو گئے ہم لیکن ہم نے انجوائے بھی بہت کیا" اقراء نے

ندرت کے گرد اپنے بازو حائل کرتے ہوئے کہا

"اچھا چلو اب آرام سے پیپر کی تیاری کرو" ندرت نے اقراء کو پیار کرتے ہوئے کہا اور  
باہر چلی گئی۔۔۔

!.....!

8 ستمبر 2011 بروز جمعرات کو اقراء نے اپنی پڑھائی مکمل کر لیں اس دن اس کا زلٹ  
آیا تھا لیکن وہ خوش نہیں تھی کیونکہ رات کو وہ اپنی دادو کو کھو چکی تھی

۔۔ عشاء کی نماز پڑھ کر ہمیشہ کی طرح ثمرہ چوکھٹ پر بیٹھ گئی ارسلان کے انتظار میں

"آج دل بہت اداس ہے بچے دو تین دن سے تیرے ابا خواب میں آرہے ہیں روز کہتے

ہیں آجا میں تیرے بنا اکیلا ہوں لگتا ہے وہ مجھے اپنے ساتھ لینے آئے ہیں میرا وقت مکمل

ہو گیا ہے بچے واپس آجا ماں کی بات اتنی بری لگ گئی کہ لوٹ کر واپس نہیں آیا وہ دن

آج بھی نظروں کے سامنے آتا ہے تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں میرے بچے ایک

عورت دوسری عورت کی دشمن نکلی اس عورت نے تباہ کر دیا تجھے میرے بچے تو آجا اپنی

ماں کے جنازے کو کاندھا ہی دینے آجا" "ثمرہ بیگم" ثمرہ کو اپنے سامنے کسی کا حویلہ نظر

آیا اور کسی نے اس کو آواز دی وہ آواز پہچان چکی تھی کہ کس کی ہے



"دیکھ تو نہیں آیا نا تیرا آبا آگیا جا رہی ہوں میں لیکن ایک دکھ رہے گا ہمیشہ مجھے موت جب آئیں تو۔۔ تو میرے پاس نہیں تھا" ثمرہ چارپائی پر سیدھی لیٹ گئی کلمہ پڑھ کر آنکھیں بند کر دیں جب صبح فجر میں ندرت نے انہیں اٹھایا تو وہ نہ اٹھیں چہرے پر سکون ہی سکون تھا آنکھوں کے پاس والی جگہ گیلی تھی جیسے رو رہی ہو ہونٹ زرا سے مسکرا رہے تھے ندرت کے بار بار جگانے سے جب وہ نہیں اٹھیں تو اقراء نے شائستہ کو بلایا لیکن بہت دیر ہو گئی تھی

"خالہ اتنی جلدی کیوں کی آپ نے ارسلان کا انتظار کر لیتی" ندرت نے شائستہ کے گلے لگتے ہوئے کہا

"ندرت ایسے نہیں کہتے ان کا وقت پورا ہو گیا تھا" شائستہ نے ندرت کو چپ کراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

شام تک ثمرہ کا جنازہ بھی پڑھا دیا گیا۔۔۔۔

رات میں لاریب نے آکر بتایا تھا اقراء کو زلٹ کا لیکن اقراء کو کوئی خوشی نہیں تھی "لاریب دادو..... لاریب دادو چلی گئی.... لاریب دادو نہیں ہیں اب میرے پاس دیکھو چلی گئی"

"نہیں اقراء بس بس" لاریب نے اقراء کو گلے لگاتے ہوئے چل کر وایا۔۔

"صبا پانی لاؤں اقراء کے لئے" لاریب نے کمرے میں آتی اپنی چھوٹی بہن صبا سے کہا  
"جی" صبا واپس چلی گئیں پانی لینے

"اقراء سنبھالو اپنے کو ندرت آنٹی کو تم نے ہی سنبھالنا ہے" لاریب نے اقراء کی پیٹھ  
سہلاتے ہوئے کہا "لاریب کل دوبارہ دادو نے کہا مجھے کہ اقراء بچے دعا کرو میرا بیٹا آجائے  
میری موت سے پہلے اور میں سمجھی نہیں۔۔۔ معلوم ہوتا تو میں رات میں ہی ابو کو کہیں  
سے لے آتی۔۔ دادو بابا کو آخری بار دیکھنے کی خواہش دل میں لیے ہی چلی گئی۔"  
"بس اقراء بچے نہ رو اتنا بیمار ہو جاؤ گی" کمرے میں آتی شائستہ نے اقراء کو چپ کر وایا وہ  
پانی لے کر آئی تھی

"شائستہ آنٹی ما۔۔ ما کہاں ہے" اقراء نے جلدی سے اٹھتے ہوئے کہا  
"بچے وہ باہر ہے عورتوں کے ساتھ" "کہاں جا رہی ہو" لاریب نے اقراء کو باہر جاتے دیکھ  
کر کہا

"اما پاس"

!.....!

"اما "کچن کے پاس کھڑے ہو کر اقراء نے ندرت کو آواز دی تو۔۔۔ ندرت نے اقراء کی طرف دیکھا اقراء وہاں کھڑی رو رہی تھی ندرت جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس گئی اسے گلے لگالیا

"نہیں بچے بس اور نہ رو اٹھو اندر چلو "ندرت اقراء کو اٹھا کر کمرے میں لے گئی  
"بس اقراء بچے بس اللہ صبر دے تمہیں میری بچی "ندرت نے اقراء کو چپ کرواتے ہوئے کہا۔۔۔

!.....!

"اما دادو کو گئے آج دوسرا دن ہے لگتا وہ ابھی کہیں سے آ جائیں گی اور کہیں گی میں تو مذاق کر رہی تھی"

"ھم بچے "ندرت نے کوئی جواب نہیں دیا

"ویسے اما اچھا ہے وہ چلی گئی اس دنیا سے یہ دنیا بہت بری ہے ظالم دنیا ہے انہیں صرف دکھ ملا ہے اس دنیا والوں سے اپنے سگے بیٹے نے انہیں چھوڑ دیا اما "اقراء نے سوچتے ہوئے بولا

"ھم بچے "ندرت نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا

"کیا ہوا ماما" اقراء نے ندرت کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا

"کچھ نہیں میں سونے جا رہی ہوں"

ندرت اور ثمرہ ایک ہی کمرے میں رہتے تھے جب سے اقراء بڑی ہوئی تھی اسے چھوٹے کمرے میں پڑھائی کرنے میں مشکل ہوتی تھی وجہ یہی تھی ایک بیڈ کے بعد وہاں کچھ نہیں آتا تھا اور ثمرہ کی نیند کی وجہ سے وہ رات کو نہیں پڑھ پاتی تھی تو ندرت نے اپنا کمرہ اسے دے کر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔۔ ابھی بھی کمرے میں سونے جا رہی تھی ثمرہ والے۔۔

"ماما" اقراء نے ندرت کو جاتے ہوئے آواز دی

"جی" ندرت نے مڑے بغیر ہی جواب دیا

"بابا یاد آگئے ہیں آپ کو" اقراء نے آنکھوں میں آنسو لیے ہوئے کہا

"نہیں میں تعلق توڑ دینے والوں کو یاد نہیں کرتی" ندرت نے آنکھیں زور سے پھینچتے

ہوئے کہا

"تو آپ کی آواز کانپ کیوں رہی ہے ماما" اقراء نے بھی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

"میں تمہارے باپ کے کیے پر صبر کر چکی ہوں.. لیکن..... ندرت نے پلٹ کر اقراء کو

دیکھا اور اس کے پاس آئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا  
"بچے میں ڈرتی ہوں میرا صبر ان کے لیے آزمائش نہ بن جائے میں تمہارے باپ کو کبھی  
تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی" کہنے کے بعد مدرت وہاں نہیں رکی اقراء ابھی بھی دروازے  
کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

!.....!

"تم نے کہیں ایلانے کیا" لاریب نے شمرہ کی وفات کے تین ماہ بعد اقراء سے پوچھا  
"نہیں لاریب میں نے کل صبح ہی صباء کی بتائی جگہ کال کی تھی اس نے میری کال اٹینڈ  
نہیں کی)" صباء کی کوچنگ میں اس کی فرینڈ کا بھائی جس کمپنی میں تھا وہاں وکینسی آئی  
ہوئی تھی۔۔۔ صباء نے اسے بتایا ہوا تھا ان کا۔۔۔)

اقراء نے موبائل پر وہ نمبر نکالتے ہوئے کہا  
"اچھا سنو کل میں نے نیٹ پر ایک نوکری دیکھی ہے مجھے جلدی ریسپونس آیا ہے تم بھی  
ٹرائے کرو"

لاریب نے اقراء کا موبائل اسے واپس کرتے ہوئے کہا  
"اچھا تمہیں کیسے ملی میں تو کب سے گوگل میں دیکھ رہی ہوں" اقراء اور لاریب کچن میں

تھیں اقراء نے ٹھنڈے ٹھار جامے شیری کا گلاس اسے پکڑ آیا اور ساتھ والی چئیر پر ایک گلاس خود لے کر بیٹھ گئی

"میں ایسے ہی سرچنگ کر رہی تھی تو یہ جو ب آگئی اور ارجنٹ چاہتے ہیں اس لیے اچھا لگا تو میں نے ٹرائے کیا"

"اچھا لاؤ میں بھی اپلائے کرتی ہوں کرنے میں کیا جاتا ہے" پھر لاریب نے اقراء کو لنک دیا اس نوکری کا اقراء نے اپلائے کیا وہاں تھوڑی ہی دیر میں ہی اسے کال آگئی

"اسلام علیکم زوہیب حیدر اسپیکنگ آپ کی ای میل ہم نے دیکھی ہے آپ کیا ہمیں اپنی تصویر سینڈ کر سکتی ہیں"

"وعلیکم السلام جی تصویر کیوں" اقراء نے تعجب سے لاریب کی طرف دیکھا

"ہم کوئی بھی ورکر رکھنے سے پہلے لازمی اس کی تصویر دیکھتے ہیں اگر آپ نہیں دے سکتی۔۔ سو سوری ہم بنا تصویر سی وی قبول نہیں کرتے"

"یہ کیا بات ہوئی" لاریب نے اشارہ کیا کہ کیا بول رہے ہیں اقراء نے اشارے سے اسے بتایا تصویر مانگ رہے ہیں لاریب نے کہا "منع کر دوں"

"چلے میں تھوڑی دیر میں بتاتی ہوں" اقراء نے لاریب کو چپ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

"جیسے بہتر" زوہیب نے کال منتقع کر دیں

"کیا تم سے بھی تصویر کی بات ہوئی تھی" اقراء نے موبائل پر سے اس کا نمبر ڈلیٹ کرتے ہوئے کہا

"نہیں کہا تو نہیں تھا بس اتنا کہا تھا آپ کو میسج آئے گا انٹرویو کا"  
"تو مجھ سے کیوں کہا"

"شائد تمہاری آواز پر شعبہ گزرا ہوں ان کو کے تم لڑکا ہو" لاریب نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے کہا

"بکو نہیں زیادہ تم۔۔ اتنی اچھی آواز ہے میری یہ مت بھولو تم اور سائرہ ہمیشہ میرے گانے سننے کے لئے مجھ سے کتنی التجاء کرتی تھیں" "ارے تم برا مان گئی"۔ لاریب نے اقراء کو گلے لگاتے ہوئے کہا

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو آگے کا سوچو" اقراء نے اسے خود سے پیچھے کرتے ہوئے کہا  
"کیا سوچوں"

"نو کری کا"

"کیا سوچو اب دیکھتے ہیں۔۔ میں تو اس کو فائنل کرنے کا سوچ رہی تھی" لاریب نے بیڈ

پر آرام سے بیٹھتے ہوئے کہا

"ہاں تو صحیح ہے میں بھی ایلانے کر دیتی ہوں "اقراء نے سوچتے ہوئے کہا" تو تم تصویر بھیجوں گی "لاریب نے اقراء کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا" ہاں تو کیا ہو گیا تصویر ہی تو ہے " اقراء نے کندھے اچکا کر کہا۔

"چلو پھر کروں کال اور پوچھ لینا بھیجی کہاں ہیں "لاریب نے لاپرواہی سے کہا "میں نمبر ڈلیٹ کر چکی ہوں " "کال لاگ میں ہوگا"

"ہمم "اقراء نے لاریب کو منہ چڑھایا اور نمبر ڈائل کر دیا دو تین بیل بعد اس نے فون اٹھا لیا

"جی مس اقراء"

"آپ کو کیسے پتا میں نے کال کی ہے " "نمبر سیف کر لیا تھا میں نے "ذوہیب نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے جواب دیا

"اوو اچھا چلیں بات زیادہ نہیں بڑھاتے جو کہنا ہے وہ کہتی ہو میں آپ کو تصویر کس طرح بھیجوں یا آپ کل بلائیں گے انٹرویو کے لئے تو دیکھ لیں "



"آپ ایسا کریں مجھے اپنی سی وی دو تین تصویروں کے ساتھ ای میل کر دیں میں آپ کو ای میل سینڈ کر دیتا ہوں"

-----

چلیں ٹھیک ہے "اقراء نے کہنے کے بعد فون بند کر دیا  
"کیا کہتے ہیں "لاریب نے اپنے موبائل پر آئے میسج کو کھولتے ہوئے کہا  
"وہ ای میل کرنے کو کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کو ایک اور ای میل دیتا  
ہوں اس پر کر دیں "اقراء نے منہ پر آئی لٹے پیچھے کی اور گلاس کو لبوں تکے گئی۔۔  
"یہ دیکھو "لاریب نے اپنا موبائل اقراء کی طرف کرتے ہوئے کہا  
"یہ کب آیا "اقراء نے مجھ پڑھنے کے بعد کہا  
"ابھی "لاریب نے اس میسج کا رپلائی کرتے ہوئے اقراء کی طرف دیکھا "مطلب تمہارا  
انٹرویو کل ہو گا تو ہم الگ الگ جائیں گے "اقراء نے لاریب مو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود  
بھی بیڈ پر آکر بیٹھ گئی  
"تم ابھی انہیں کال کرو اور بتاؤ میری کزن نے بھی اپلائے کیا تھا اسے کل کی کال آئی

ہے اور ہم دونوں ساتھ آنا چاہتے ہیں اکیلے ہمارے گھر والے نہیں آنے دیں گے"  
"اچھا میں کرتی ہوں" اقراء نے دوبارہ زوہیب کا نمبر ڈائل کیا  
"جی السلام علیکم خیریت مس اقراء" زوہیب کال اٹھاتے ہی  
خیریت سے بولا

"سر اصل میں میری کزن نے بھی اپلائے کیا ہے آپ کی کمپنی میں اور ہم ایک ساتھ ہی  
آ سکتے ہیں اس کا انٹرویو کا"  
"تو ٹھیک ہے آپ بھی کل آ جائیں" زوہیب نے اقراء کی بات کاٹ کر کہا" جی سر اوکے  
اللہ حافظ"

"جی اللہ حافظ"

"کیا کہہ رہے تھے وہ" لاریب نے جلدی سے اقراء کے پاس ہو گئی  
"کہہ رہے دونوں آ جاؤ کل"

"یہ تو اچھا ہو گیا اب تم ندرت آنٹی کو بتا دو" لاریب نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا  
"اچھا" پھر دونوں باہر آ گئے اور لاریب گھر چلی گئی اور اقراء ندرت کے پاس آ گئی کل  
کے انٹرویو کا بتایا اور پھر کمرے میں جا کر تیاری کرنے لگی انٹرویو کی۔۔

!.....!

"یار مجھے عجیب لگ رہا ہے" اقراء نے رکشے پر بیٹھنے کے بعد کہا  
"ڈر نہیں بس دعا کر پہلا تجربہ ہمارا اچھا ہو جائے پہلے ہی تم ادھے گھنٹے سے بس میں میرا  
دماغ کھا چکی ہو سب بس والوں کو معلوم ہو گیا ہو گا ہم پہلی بار انٹرویو دینے جا رہے ہیں  
-- "لاریب نے اقراء کو شروع میں دلا سہ دیا اور آخر میں ڈانٹ دیا --

"اچھا نہ نروس ہو میں پہلی بار جا رہی ہو" اقراء نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑے --  
"نہیں بہن جیسے میں تو روز جاتی ہو" لاریب کی بات پر اقراء مسکرا گئی پھر باقی کا سفر  
خاموشی سے تہہ کیا دونوں نے۔ آدھے گھنٹے اور پچیس منٹ کے سفر کے بعد دونوں دیے  
گئے ایڈریس پر پہنچ گئی

"یار بہت گرمی ہے پگھل جاؤں گی میں تو" ہاتھ کا سر پر چھجا سا بنا کر اقراء نے کہا  
"یار واقعی میں یہ پتا نہیں کیسے لوگ ہیں دروازہ ہی نہیں کھول رہے" لاریب نے چوتھی  
بار گھنٹی بجائی "ہم صحیح گھر میں آئے ہیں نہ یہی مینگلو ہے نہ ان کا جہان ہم نے پوچھنا تھا  
تم دوبارہ میسج دیکھو اقراء نے چاروں طرف نظر گھماتے ہوئے کہا "ہاں یار ہے تو یہی ایسا  
کرتے ہیں ساتھ والوں سے پوچھ لیتے ہیں" لاریب نے موبائل پر پتہ دیکھ کر کہا

"اچھا پوچھو گی تم" کہنے کے بعد اقراء نے سامنے والے مینگلو کی پرف بڑھا دیے۔۔  
دو تین بیل بجانے کے بعد ایک موٹی تازی عورت نمودار ہوئی  
"جی کون"

"وہ آپ کے ساتھ والے مینگلوں میں جو آفس ہے کیا وہ بند ہے یا اس کی ٹائمنگ چینج  
ہوگئی ہے" لاریب جلدی سے بولی  
"یہ والا مینگلو" عورت نے باہر نکل کر ساتھ والے مینگلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے  
کہا

"جی یہ والا" لاریب اور اقراء نے یک زبان ہو کر کہا  
"یہاں رات کو پولیس آئی تھی ان کے گھر تک ہمیں پتہ چلا یہاں پر جوان لڑکیوں کی  
اسمگلنگ ہوتی ہے اور تو اور یہاں پہ رات کو ہیروئن کے بکسے بھی نکلے ہیں۔۔ تو بہ تو بہ اللہ  
بچائے ایسے لوگوں سے پتا نہیں کیسو کیسو کو کرائے دار بنا لیتے ہیں یہ لوگ بنا چھان بین  
کے"

اس عورت نے کانوں کو ہاتھ لگایا

اقراء اور لاریب کا رنگ فق ہو گیا تھا دونوں ایک دوسرے کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی "اقراء گھر چلو" لاریب نے ڈوبتے دل کے ساتھ اقراء سے کہا اقراء کو دیکھا پھر دونوں نے واپسی کے لیے قدم بڑھائے

"سنو لڑکیوں تم کیوں پوچھ رہی ہوں" عورت نے ان کو جاتے دیکھ کر آواز دی "وہ آنٹی ہمیں اپنی دوست سے ملنا تھا ایڈریس شائد غلط لکھ دیا تھا ہم اسے کال کر لیتے ہیں" لاریب نے جلدی سے بہانہ بنایا

"اچھا چلو سہی" عورت نے کہنے کے بعد دروازہ بند کر دیا لاریب اور اقراء نے وہ دوڑ لگائی کہ ایک بار بھی مڑ کر نہیں دیکھا اگر مڑی تو پھتر کی ہو جائیگی والا حال تھا دونوں کا مین روڈ پر آکر لاریب نے ہر آنے والے رکشے کو روکا یہ دیکھے بنا کے سواری ہے اس میں یا نہیں ایک رکشہ روکا اسے بس سٹاپ پر جانے کا پتہ بتایا اس سے پیسوں کا بھی نہیں پوچھا اور بیٹھ گئی جیسے تیسے کر کے وہ بس سٹاپ پر پہنچی رکشے والے نے ان سے اصل قیمت سے زیادہ لئے لیکن انہیں پروا نہیں تھی ان دونوں کو جلد از جلد گھر جانا تھا بس سٹاپ سے اپنے گاؤں جاتی بس پر بیٹھ گئی اور آدھے گھنٹے میں وہ اپنے علاقے میں تھی باقی کا سفر ان نے پیدل تہہ کیا

"میں گھر گئی تو امی کو شک ہو جائے گا" اقراء گلی کے کونے میں روکتے ہوئے کہا۔۔  
"اچھا تو تم میرے ساتھ چلو امی اس وقت تمہارے گھر میں ہی ہوگی" لاریب نے ہانپتے ہوئے کہا

"ہاں چلو پھر تمہارے گھر" گھر پہنچی تو دروازہ کھولا تھا اور صباء سامنے ہی کھڑی ہوئی تھی  
"صباء پانی پیلاؤ جلدی سے اور امی گھر میں ہے" اندر آتے ہی لاریب نے صباء سے کہا  
"امی ابھی گئی ہیں ندرت انٹی کے گھر اور کہہ کر گئی ہیں جب تم آؤ تو تمہارے ساتھ وہی  
آ جانا میں اب جا رہی ہوں وہاں تم دونوں آ جانا" صباء نے پانی کی بوتل اور گلاس اس کو  
پکڑتے ہوئے کہا اور باہر چلی گئی

"یہ لو تم بھی پیو" ایک گلاس اپنی لئے پانی نکالا ایک اقراء کے لئے اور اسے پکڑا دیا  
"اچھا اقراء آج جو ہوا اس کا ذکر کسی سے نہیں کرنا بولیں گے اچھا نہیں ہوا ریجیکٹ کر  
دیا ہے اوکے نا"

"اچھا ٹھیک اور سنو لاریب وہ جو صباء نے دی تھی اپنے کوچنگ کے کسی لڑکے کو سی دی  
کون تھا وہ اس کا کیا ہوا"

"ہاں اس نے کہا تھا مہینہ لگے گا ابھی تو دو دن ہوئے ہیں" لاریب نے گھر کی چابی

اٹھاتے ہوئے کہا

"چلو چلیں امہ انتظار کر رہی ہوگی" "ہاں چلو"

!.....!

لاریب اور اقراء پریشان پریشان سی گھر میں داخل ہوئیں سب نے پوچھنا شروع کر دیا

جب ندرت نے اقراء کو پیار سے بولا

"کیا ہوا میری بچی منہ کیوں لٹکا ہوا ہے"

"اما" اقراء کہنے کے بعد رونے لگی ندرت کے گلے لگ کر

"کیا ہوا بچی" ندرت نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

"اما ان نے ریجیکٹ کر دیا مجھے اور لاریب کو" اقراء نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔

"ارے تو اس میں رونے والی کیا بات ہے تم کہیں اور چلی جانا ایک نوکری تھوڑی ہے اچھا

نہیں رو یہاں بیٹھو میرے پاس" ندرت نے اقراء کو پیار سے سمجھایا کافی دیر رونے دھونے

کے بعد اقراء اور لاریب کا دل ہلکا ہو گیا پھر دونوں کے ٹیوشن کے بچوں کے آنے کا وقت

ہو گیا تو دونوں وہاں مصروف ہو گئی۔۔۔

!.....!

"بہن یہ بھی ان جیسے تو نہیں ہیں" آج اقراء کو کال آگئی تھی جہاں صباء کے کوچنگ کی دوست کے بھائی نے ان کی بات کی تھی

"نہیں یار یہ ویسے نہیں ہیں صباء کی جو فرینڈ ہے وہ بتا رہی تھی کہ میرے بھائی نے بھی وہاں اپلائے کیا ہے اب دیکھو ان کا کیا ہوتا ہے وہ چاہ رہے ہیں ہم بھی وہاں کر لیے اب تم مت ذکر کیا کرو یار میں نے کتنا منع کیا ہے اور مہینہ ہو گیا ہے اس بات کو پھر تم دوبارہ بات کر لیتی ہو۔۔۔ اس واقعہ کو سر پر سوار نہ رکھا کرو ایسے کرو گی تو آگے کیا کروں گی ہاں۔۔۔۔ ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔ نوکریاں ٹھکرا چکی ہو تم کتنی ساری اس یہ بات پر "لاریب نے غصے سے اقراء سے کہا

"یار ڈر گئی ہو میں۔۔ ڈانٹوں تو نہیں" "اچھا اٹھو کل انٹرویو ہے کچھ تیاری کر لو" لاریب نے اسے ہاتھ سے کھینچ کر اٹھاتے ہوئے کہا

"میں فیشنل نہیں کروا رہی اور نہ ہی میں اپر لپس بنواؤں گی" اقراء نے ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا

"بہن ایسے جن لگ رہی ہو تم"

"چھوڑو یار میں ایسے ہی ٹھیک ہو" "چلو جیسی مرضی تمہاری" لاریب کہنے کے بعد خود



میساج کرنے لگی اقراء کے ہی کمرے میں۔۔

!.....!

"یار یہ تو اچھی کمپنی لگ رہی ہے مجھے" اقراء نے چاروں طرف نظر گھوماتے ہوئے کہا  
"بس اقراء دعا کر ہاں ہو جائے" لاریب نے ندیدوں کی طرح اپنے اطراف میں نظر گھما کر  
کہا

"لے بہن یہاں کتنی بڑی لائن ہے مارے گئے" لاریب نے اقراء کو کہنی مار کر کہا  
"ویسے ہمدانی کوئی بوڑھا شخص ہے یا جوان لڑکا" لاریب نے آتے جاتے بندوں کو گھور کر  
دیکھا اور اقراء کے کان میں سرگوشی کی۔

"بہن باس آ جا منگنی ہو گئی ہے تمہاری" اقراء نے لاریب کو کندھے سے پکڑ کر اپنے  
قریب کر کے کہا

"بہن آپ کے لئے کہہ رہی ہوں آتے ساتھ اونر کی بیوی بن جاؤں نیارے ویارے ہو  
جائیں گے تمہارے"

"اگر ایک سیکنڈ میں تم نے اپنی بقواس بند نہیں کی تو لاریب میں بھول جاؤں گی کہ ہم  
اس وقت ایک آفس کے ویٹنگ ایریا میں بیٹھے ہوئے ہیں" اقراء نے لفظ چبا چبا کر ادا کیے

"اچھا سوری" وہ دونوں پھر خاموشی سے انتظار کرنے لگی  
کافی دیر سے لڑکے ہی اندر جا رہے تھے اور بلا آخر اقراء کی باری آگئی "ایکسیوز می مس  
آپ کی باری ہے" آنے والے نے اقراء کی طرف دیکھ کر مہذب طریقے سے کہا  
"جی سر" اقراء کہنے کے بعد کمرے میں چلی گئی جس طرف آنے والے نے اشارہ کیا تھا  
لاریب وہیں بیٹھی انتظار کرتی رہی پندرہ منٹ بعد اقراء منہ لٹکائے ہوئے باہر آئی لاریب  
نے جلدی سے اٹھ کر پوچھا "کیا ہوا اقراء" اس سے پہلے اقراء کچھ بولتی وہ لڑکا پھر آگیا  
اور لاریب کی باری کا کہہ کر چلا گیا۔۔  
"میں آئی کم آن سر"  
"یس کم ان"  
"آپ سی وی لائی ہیں"

"سی وی سر اصل میں میرا بیگ راستے میں چوری ہو گیا تو اس میں سی وی تھی" لاریب  
نے کندھے پر لٹکائے پرس کو اپنے پیچھے چھپاتے ہوئے کہا  
"اور یہ کیا ہے" وحید نے اس کے پرس کی طرف اشارہ کیا  
"سر وہ فائل..... ہاں سر وہ سوری بیگ بولا میں نے ارے نہیں وہ جلدی میں بول گئی ہوگی"

میں فائل بولنا تھا "لاریب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا" اچھا آپ کا نام"

"سروہ لاریب اصغر نام ہے میرا"

"اب میں آپ کی ای میل چیک کرو" "نہیں سر مجھے اپنی سی وی زبانی یاد ہے کافی بار

پڑھی تھی نہ "لاریب نے تھوڑا سا آگے جھک کر کہا" دیکھئے مس"

"لاریب "لاریب نے دانت نکالتے ہوئے وحید کا جملہ مکمل کیا

"جی جی وہی آپ ہماری کال کا انتظار کریں گا"

"جی سر" لاریب کہنے کے بعد وہی بیٹھی رہی

"مس لاریب آپ جاسکتی ہیں"

"سروہ نمبر نہیں لے گے" لاریب نے پھر دانت نکالے

جس پر وحید نے ابرو اچکا دیے

"آئی مین سر آپ کال کیسے کریں گے مطلب ابھی اتنی ترقی نہیں ہوئی نہ کے بنا نمبر کال

ہو جائے" لاریب نے اپنی زہانت کا ثبوت دیا جو اس کے پاس تھی نہیں

"مس لاریب افس میں چیک ان کرتے ہوئے اپ سے اپکا سی این آئی سی نمبر اور فون

نمبر غالباً لکھوایا ہو گا" وحید کو لاریب پر ہنسی آ رہی تھی اپنے پر قابو پاتے ہوئے اس نے

کہا

"ہی ہی ہی جی سر سوری۔۔ وہ میں جاؤں سر "لاریب جلدی سے کھڑی ہوئی اور گرتی

پڑتی باہر چلی گئی

وحید کو یہ لڑکی بالکل سمجھ نہیں آرہی تھی

"آف آج کل کی لڑکیاں کیسی ہیں یار "لاریب کے جانے کے بعد ہی وحید نے دل میں

سوچا۔۔۔

دونوں پھر منہ لٹکا کر گھر آگئی۔۔

!.....!

"اتنا کھڑوس تھا "لاریب نے آتے ساتھ ہی وحید کے قصیدے پڑھنا شروع کر دیے

"کھڑوس نہیں کام چور ہے ای میل میں میرا نام ڈھونڈتے ہوئے موت آرہی تھی اسے

ہونہہ اگر میری نوکری لگ گئی نہ یہاں لاریب میں سب سے پہلے اس کی چھٹی کرواؤں

گی" "ویسے اقراء تم نے کیا بولاسی وی نالانے پر"

"میں نے بتا دیا کہ میں نہیں لائی ای میل دیکھ لو اور تم نے"

"وہ کچھ نہیں "لاریب اقراء سے نظریں چرانے لگی

"یقیناً جھوٹ بولا ہو گا پانی گر گیا سی وی پر یا بیگ چوری ہو گیا یا بھائی فوٹو سٹیٹ کروا کر نہیں لایا اسی میں سے کچھ بولا ہو گا نہ تم نے"

"میں نے بیگ چوری ہو گیا کہا تھا" لاریب نے معصومیت سے جواب دیا

"اف لاریب کتنی بار کہا ہے سچ بولا کرو جھوٹ کا سہارا نہ لیا کرو جھوٹ کو تو خود سہاروں کی ضرورت ہوتی ہے پتہ نہیں کب عقل آئے گی تم کو" اقراء نے تلملا کر کہا "اچھا نہ سوری یار میں کان پکڑ کر سوری کہا" لاریب نے سچی میں کان پکڑ لیے جس پر اقراء مسکرانے لگی "اچھا لاریب تم نے کوئی شخص دیکھا تھا وہاں"

"یار بہت سے دیکھے تھے اب یاد نہیں"

"ارے وہ بلیک شلوار قمیص میں تھا کوئی"

"کون یار بہت سے تھے میں نے کہا نہ غور نہیں کیا میں نے"

"مجھے لگا کہ وہ بابا ہیں"

"کیا" لاریب نے جوس کی پچکاری ماری جو ابھی وہ پی رہی تھی اقراء کی بات پر

"ہاں پتا نہیں مجھے گمان گزرا جب وہ کمرے میں آئے سر سے بات کرنے کے لئے ویسے

تمہیں سر کا نام معلوم ہے جنہوں نے انٹرویو لیا ہمارا"

"نہیں یار مجھے تو نہیں پتا ان کا نام کیا ہے لیکن تم یہ بتاؤں مجھے کہ تمہیں پکا یقین ہے وہ ارسلان انکل تھے"

"نہیں صرف گمان ہے جیسے پہلے اسکول جاتے وقت ہوتا تھا ویسے ابھی ہوا"  
"اچھا چل سیٹی نہ ہوں وہ تجھے مل جائیں گے ایک دن انشاء اللہ۔۔"

!.....!

"کوئی بات نہیں اقراء ویسے بھی کچھ مہینے بعد میری شادی ہے اگر تمہارا نام آگیا تو اچھا ہے نہ میں ویسے ہی نہیں کرتی یہ نوکری ہفتے بعد اقراء کو کال آگئی تھی جوائن کرنے کی" لیکن میں اکیلے کیسے جاؤں گی"

"جب میں شادی ہو کر چلی جاتی تو تب بھی تمہیں اکیلے ہی جانا پڑتا تو اب بھی تم اکیلے جاؤ گی بس سٹاپ تمہیں ابو چھوڑ دیں گے اور بس آفس کی گلی میں اتارتی ہے آگے سے پیدل چلی جانا" لاریب نے چٹکی بجا کر مسئلہ حل کیا  
"لیکن دو گھنٹے کا سفر میں اکیلے کیسے تہہ کرو گی"

"کیا نہیں نہیں نہیں اقراء بیٹی میں ڈیوٹی لگا دیتی ہوں تمہارے ساتھ سب کی بہن خود پر اعتماد کرنا سیکھو دنیا کھا نہیں جائے گی تمہیں" لاریب نے اقراء کی بات پر ماتھا پیٹ لیا

"اچھا" اقرا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

!.....!

حال کا حصہ...

"نانو چلیے" اقراء تیار ہو کر باہر آگئی تھی مائرہ پہلے ہی سے تیار بیٹھی تھی

"ہاں چلو بچے"

!.....!

"سمیرا میں ایک دو دن میں اقراء کے گھر جاؤں گا پہلے ہی بہت دیر ہوگئی ہے" ہمدانی

صاحب شام کی چائے پی کر سمیرا کے ساتھ لان میں واک کرنے لگے

"دیکھے ہمدانی صاحب آپ پہلے وحید سے بات کر لئے" سمیرا کو اقراء پسند تھی لیکن پہلے

وہ بیٹے کی رضا جاننا چاہتی تھی

"اچھا اسے میرے کمرے میں بھیجو" ہمدانی کہنے کے بعد اپنے کمرے کی طرف چلے گئے

!.....!

"جی ابو" وحید ابھی ابھی اٹھا تھا اور سیدھا ہمدانی کے کمرے میں آگیا "بیٹا طبیعت تو ٹھیک

ہے جو اتنا سوئے تم آج"

"بس ایسے ہی ابو وہ پھوپھو نے کہا تھا جاتے ساتھ آپ کی بات کرواؤں اور دیکھے میں بھول گیا" وحید کو اچانک فائزہ کی بات یاد آئی

"باہا تم بھول گئے لیکن وہ نہیں بھولی آگئی تھی اس کی کال وہ رات میں بھی کر رہی تھی میں تھوڑا بڑی تھا تبھی بات نہ ہو پائیں خیر اسے چھوڑو یہ بتاؤ واپسی کب ہے"

"بابا اس دفعہ دو ہفتے رہنے آیا ہوں کچھ کام ہے آپ نے وہ کر کے جاؤں گا" "اچھا تو صحیح ہے ہم تمہارے ساتھ ایک بندہ بلکہ بندی اور بھیجنا چاہ رہے ہیں"

"بابا ابھی موڈ نہیں" وحید نے نظریں چراتے ہوئے کہا

"لڑکی اچھی ہے.... بھائی تم نے بہت سی لڑکیوں پر منع کیا میں چپ رہا لیکن بچے یہ مجھے بہت اچھی لگی ہے تمہارے ساتھ خوش رہے گی"

"بابا پلیز"

"اقراء نام ہے۔۔۔۔ وہی جس کا انٹرویو لیا تھا تم نے" ہمدانی کی بات پر وحید اچھل پڑا

"بابا میں اس سے ہرگز نہیں کروں گا وہ عجیب لڑکی ہے میرا اس کے ساتھ گزارا نا ممکنات میں سے ہے"

"تو تم اس کے شوہر کے مرنے کا انتظار کر رہے ہو"



ہمدانی نے وحید کی کلاس فیلو کی بات کی جس نے کچھ سال پہلے اپنے کزن سے شادی کر لی تھی وحید کی یکطرفہ محبت تھی وہ

"بابا وہ جہاں رہے خوش رہے لیکن میں کسی اور کو جگہ نہیں دے سکتا دل میں اپنے"

"بچے ایک بار ہمارے بارے میں بھی سوچ لو ہم تمہارے ماں باپ ہیں کوئی غیر نہیں"

ہمدانی صاحب کو غصہ آگیا تھا اور وہ کہنے کے بعد کمرے سے باہر چلے گئے۔

-----

سب سے عید مل کر رات میں ہی اقراء واپس آگئی رات پوری اس نے بہت تکلیف میں

کاٹی ایک ہی بات کانوں میں گونج رہی تھی وحید کے پھوپھا تھے وہ ---

صبح جب وہ اٹھی تو اس نے الماری کھولی اور وہیں ڈبے پھر نکالے تیسرا ڈبہ کھولا اس میں

بھی کچھ کلیپس تھے اور دو ڈائری پڑی ہوئی تھی اس نے ایک ڈائری نکالی لیکن اس کے

کمرے کا دروازہ بجنے لگا اس نے جلدی سے سب واپس رکھا اور دروازہ کھولا تو سامنے

لاریب تھی

"تم کب آئیں" اقراء لاریب کے گلے لگ گئی



کہا

"ہاں وہ بابا ہی تھے لاریب ---- لیکن "اقراء چپ ہوگئی پھر  
"لیکن کیا اقراء"

"بابا ہمدانی سر کی بہن کے ہسینڈ ہیں"

"کیا --- اقراء تمہیں کیسے پتہ چلا "پھر اقراء نے لاریب کو سب کچھ بتایا  
"تو وہ تصویریں کہاں ہیں"

"وہ میں نے ڈیلیٹ کر دی"

"اب کیا کروں گی"

"پرسوں سے جوائنگ دے رہی ہوں میں "اقراء نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور  
دروازہ کھول دیا

"لاریب اس بات کا کسی کو پتہ نا چلے"

"اقراء یاد ہے بچپن میں ایک دفعہ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ تم ارسلان انکل کو ڈھونڈو  
گی اور تم نے کہا تھا ہاں اور یہ بھی کہا تھا جب مل جائیں گے تو تم انہیں بتاؤں گی  
کے۔۔"

"آپ سے اچھی میری ماما ہیں" اقراء نے لاریب کی بات مکمل کی  
"تو تم بتاؤ گی"

"پتہ نہیں میں ان کا سامنا کر پاؤں گی بھی کہ نہیں لاریب"  
"یہاں ہو تم لاریب میں پورے گھر ڈھونڈ چکی ہوں پکڑو اسے پتا نہیں کب سے رو رہی  
ہے میں تمہیں ڈھونڈ ڈھونڈ کے تھک گئی ہوں" صباء نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے  
کہا

"ہاں آرہے تھے ہم چلو۔" اقراء نے صباء کو مسکرا کر دیکھا اور باہر کی طرف قدم بڑھا  
دیے

!.....!

"سر میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہوں" اقرا کو جوائن کیے آج تیسرا دن تھا وہ ہمدانی  
صاحب کے کمرے میں ان کے سامنے بیٹھی تھی "جی پوچھو کیا پوچھنا ہے مس اقراء آپ  
نے"

"سر میرا انٹرویو نس لڑکے نے لیا تھا وہ لڑکا کون تھا"  
"وہ میرا بیٹا تھا اقراء میں نے بتایا تھا نہ آپ کو کہ وہاں میرے بیٹے کے علاوہ کوئی نہیں

تھا بس اس کے پھوپھا آئے تھے "

"لیکن سر آپ کے بیٹے اس کے بعد کہاں گئے "اقراء نے تھوک نکل کر کہا " اور سر آپ

کے بیٹے کہ پھوپھا "اقراء سے آنسو روکنا دشوار ہو رہا تھا " ہاں وہ بچے اس دن ان کی

فلائٹ لیٹ ہو گئی تھی اور جب وہ دبئی پہنچے تو ایئرپورٹ سے نکلتے وقت ان کا ایکسیڈنٹ

ہو گیا تو دبئی کی کمپنی کو ارسال سنجاتا تھا ایکسیڈنٹ کے بعد میں نے وحید کو بھیج دیا

وہاں۔۔۔"

"لیکن سر وہ زندہ ہیں نہ "اقراء کی آواز بھی کانپنے لگی

"ہاں بچے بیچارا زندہ ہے ماں باپ بھی نہیں اس کے باپ تو پہلے ہی چل بسا تھا ماں تھی

جس نے چھوڑ دیا بہت بار وہ گیا اپنی ماں کو لانے کے لئے لیکن وہ راضی نہیں تھی اس کی

شادی سے تو اس وجہ سے چھوڑ دیا اور پھر اب دیکھو وہ بیچارہ ویل چیئر پر ہوتا ہے دونوں

ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹ چکی ہیں "

"وہ کبھی ملنے نہیں گئے اپنے گھر والوں سے "اقراء نے آنسو کو بہنے دیا اور سر جھکا لیا

"کیا ہوا اقراء"

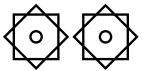
"کچھ نہیں سر ماما کی یاد آگئی تھی آپ بتائیں وہ ملنے گئے اپنی فیملی سے "

"بچے اس کی فیملی میں تھا ہی کون ایک ماں تھی جس کی اسے خبر ملی کہ وہ چل بسی ہے تو بس اب دبئی میں ہے بچے بہت خیال رکھتے ہیں اس کا یوی بہت پیار کرتی ہے اس سے۔۔" ہمدانی بولتے گئے لیکن اقرا کچھ نہیں سن رہی تھی اسے ایک ہی بات بار بار سنائی دے رہی تھی "ان کی فیملی میں تھا ہی کون۔۔۔۔"

"اسکیوز می سر" اقراء وہاں سے اٹھ کر گھر آگئی اس میں اور ہمت نہیں تھی وہاں بیٹھنے کی اور دوسرے دن نوکری سے استعفیٰ دے دیا جس پر ہمدانی پریشان ہو گئے اور دوسرے دن ہی رشتہ لینے پہنچ گئے اقرا کے گھر۔۔۔۔

سم خطرات) یادو کا زہر)

ارسلان کی کہانی اقراء کو چھوڑنے کے بعد۔



"یہ میں نے کیا کر دیا میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر اجاڑ دیا.. میری ماں نے آج کیسے میرے منہ پر دروازہ مار دیا میں ارسلان سلیم جسے فخر تھا اپنی محبت پر کہ وہ محبت پا کر سرخرو ہو جائے گا۔۔۔۔"

مجھے فائزہ سے نہیں ندرت تم سے محبت تھی ہاں ندرت مجھے تم سے محبت تھی میں نے کبھی ظاہر نہیں کیا نہ تم پر نہ خود پر اگر فائزہ نہ آتی تو شاید میں جان جاتا میرے دل میں محبت کا پلنے والا تناور درخت کی مالکن فائزہ نہیں تم ہو یہ میں نے کیا کر دیا

---- ندرت تم روک لیتی تم مجھے۔۔ یا میرے منہ پر طمانچہ مار دیتی میں کیا کر گزرا ہوں اس سب میں خسارہ کس کا ہوا یہ میں نہیں جانتا لیکن میں نے اپنے ہاتھوں دونوں کی زندگی تباہ کر دی اور۔۔۔ اور اقراء۔۔۔۔۔ اقراء میری بچی اس کا کیا قصور تھا میں اندھا ہو گیا تھا شاید نہیں ہاں پکا میں اندھا ہو گیا تھا اور بڑی دیر بعد میری آنکھوں سے پیٹی ہٹی جب کچھ نہیں رہا میرے پاس "ارسلان گھر آنے کہ بعد کمرے میں بند ہو گیا فائزہ سے بات تک نہیں کی دو دن وہ کمرے میں بند رہا فائزہ نے بہت بار دروازہ کھٹکایا لیکن اس نے

15 اگست 2000



"فائزہ میں جارہا ہوں میرے سے اب اپنی بیٹی کے بنا جیا نہیں جاتا تم بہت ظالم ہو  
----- فائزہ ----- ندرت بھی جانتی تھی تمہارے اور میرے ریلیشن کے بارے میں  
لیکن اس نے کبھی نہیں کہا کہ اسے چھوڑ دو وہ تو خاموش رہیں اور فائزہ تمہیں پتا ہے  
ندرت جیت گئی اور تم ہار گئی "ارسلان پاگل ہو گیا تھا اسے کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا تھا وہ  
سارا سارا دن گھر میں پاگلوں کی طرح گھومتا تھا آج وہ فائزہ کے پیچھے پڑ گیا کہ "مجھے واپس  
جانے دو"

"ارسلان ہوش میں ہوں تم کیا کہہ رہے ہو ہاں میں نے تمہیں بیٹے دیے ہیں ایک  
اسٹیبلش بزنس تمہارا ہے اور کیا چاہیے تم کو اور تم کہہ رہے ہو کہ ندرت جیت گئی کیسے  
جیتیں وہ ان پڑھ گوار ایک بیٹی اور ایک کچا مکان تمہیں دے کر وہ جیت گئی کیسے جیت  
سکتی ہے وہ ارسلان میں نے تمہیں اتنا کچھ دیا اور تم کہہ رہے ہو وہ جیت گئی-----  
ارسلان اس کے بعد کبھی غلطی سے اس عورت کا نام بھی مت لینا میرے سامنے اس کا  
ذکر میں برداشت نہیں کر سکتی اور اگر کبھی ایسا ہوا تو تم بھی اپنے بیٹوں کی شکل نہیں  
دیکھو گے تڑپ جاؤ گے تم لیکن نہیں دیکھ پاؤ گے تم کبھی اپنے بچوں کی شکل اور نہ میری "  
فائزہ نے جارحانہ طور پر ارسلان سے کہا اس کے بعد ارسلان نے گاؤں بھی جانا چھوڑ دیا

"میں کیسے بھیج سکتی ہو ارسلان تمہیں اکیلا اس حال میں"

"اگر میرا یہ حال بہتر دیکھنا چاہتی ہو تو بھیج دو"

"میں بھائی سے بات کروں گی"

ایک مہینے بعد ارسلان دبئی آگیا وہاں وہ وزٹ ویزے پر آیا تھا ہمدانی کے کچھ بزنس مین دوست سے۔۔ اس نے مدد لی تھی اور کمپنی کے ویزے پر اسے بلایا پانچ مہینے کے لئے پانچ مہینے ارسلان نے اذیت سے گزارے وہاں۔۔۔

.....

"تم روک لیتی مجھے ندرت دیکھو ندرت اب تم روز آجاتی ہوں میرے پاس اتنی پیار بھری باتیں کرتی ہو جاؤ اب نہیں میں بات کروں گا تم سے جب روکنا تھا تب روکا نہیں اور آج آگئی ہوں میرے پاس اور اقراء اقراء کہاں ہیں اب تم اسے نہیں لاتی اپنے ساتھ خود تو روز آجاتی ہوں" ارسلان دبئی کے بیچ پر بیٹھا تھا

وہاں اکا دکا لوگ تھے آس پاس

"بھائی یہ کس سے باتیں کر رہا ہے" ارسلان کے سامنے کھڑے نوجوان نے وہاں سامنے کھڑے شخص سے کہا جو ارسلان کو ہی دیکھ کر رو رہا تھا "مجھے نہیں پتا یہ کیا بولتا ہے لیکن یہ اپنے کسی خاص بندے کو کھو کر بالکل پاگل ہو گیا ہے روز آجاتا ہے یہاں میں کل اپنے ساتھ ٹرانسلیٹر کو لاؤں گا جو اس کی زبان کو ٹرانسلیٹ کر کے بتائیے گا کہ یہ کیا بولتا ہے اس کی آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں اور ایسے قرب سے بولتا ہے اس کی آواز سے مجھے بھی رونا آجاتا ہے"

وہ دو نوجوان آپس میں انگریزی میں شروع ہو گئے تھے ابھی وہ دونوں بات کر ہی رہے تھے تو ان کو اپنے عقب سے آواز آئی جو ان کی زبان کی تھی "پانچ مہینے سے یہ یہاں آرہا ہے اور پانچ مہینے سے میں یہاں بیٹھا اسکی باتیں سنتا ہوں میں بھی اس کے ملک کا ہو میں نہیں جانتا ندرت کون ہے نہ میں یہ جانتا ہوں اقراء کون ہے روز اس کے ذکر میں یہ دونوں ہوتی ہیں اور اس کی ماں شاید کسی حادثے میں گزر گئے سارے یہ تصور میں انہیں دیکھتا ہے ان کے جانے کا صدمہ اسے لگا ہے میں نے ایک دو بار بات کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے جواب نہیں دیا اور بھاگ جاتا تھا جس وجہ سے

میں نے پوچھنا چھوڑ دیا اس سے بس مجھے اس سے سننا اچھا لگتا ہے جب ندرت اتی ہے یہ اسے ڈانٹتا ہے اسے آنکھیں دیکھاتا پھر اس سے لاڈ کرتا ہے پھر رونے لگ جاتا ہے۔۔۔ یہ ان دونوں سے بہت محبت کرتا ہے کبھی اقراء سے باتیں کرتا ہے کبھی ندرت سے کافی وقت ہو گیا اقراء نہیں آئی "وہ آدمی کہنے کے بعد واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور وہ دونوں آدمی آبدیدہ ہو گئے اور ارسلان کے پاس گئے "جینٹلمین سنو" ان میں سے ایک نے کہا جس پر ارسلان چونک کر سر اٹھایا اور اپنے ارد گرد دیکھا

"بھاگا دیا نہ میری بیوی کو تم لوگوں نے تم لوگ بھی دشمن ہو میرے" ارسلان چیخنے لگا اور زور زور سے رونے لگا پھر اٹھ کر وہ بھاگنا شروع ہو گیا وہ تینوں آدمی اس کے پیچھے گئے لیکن وہ کہیں غائب ہو گیا تھا۔۔۔۔

تین دن بعد ہمدانی کے دوست نے فون کر کے بتایا ارسلان کے گم ہو جانے کا جس پر فائرہ پریشان ہوگی وہ ہمدانی کے پیچھے پڑ گئی کہ وہ جائے اسے ڈھونڈے پورے ایک ہفتے بعد وہ اسے مل گیا پھر ہمدانی ارسلان کو لے کر پاکستان آ گئے

!.....!

15 ستمبر 2000

ارسلان پاکستان آگیا تھا لیکن اب ارسلان کی حالت بہت بری تھی پہلے سے بھی زیادہ بہت بری ہو گئی تھی بیٹھے بیٹھے ہسنتا تو چپ نہیں کرتا تھا روتا تھا تو روتا ہی چلا جاتا تھا راتوں کو جاگتا تھا اپنے سے باتیں کرتا تھا چیتا تھا گھر کی چیزیں توڑتا تھا بہت بار اس کے قدم بڑھے تھے گاؤں جانے کے لیے لیکن فائزہ کے کہیں جملے اسے روک دیتے تھے وہ اپنے بیٹوں کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔

!.....!

"فائزہ میں پاگل ہو رہا ہوں میرے دماغ کی نس پھٹ جائے گی خدا کا واسطہ ہے مجھے ندرت کے پاس جانے دوں " آج ارسلان ہار مان چکا تھا وہ اس طرح چیغا کہ بچے پریشان ہو گئیں ارسلان کو دیکھ کر فائزہ نے دونوں بچوں کو ان کے کمرے میں بھیجا اور ارسلان کے پاس آگئی

"کیا ہو گیا ہے ارسلان بچوں کے سامنے ایسا نہ کیا کریں آپ کو کتنی بار کہا ہے اور پلیز بھول جائے اسے کیا ہو گیا ہے آپ کو آپ اسے سوچتے ہیں تبھی یہ حال ہے آپ کا میرا نہیں تو اپنے بیٹوں کا سوچیں ارسلان "فائزہ نے بچوں کا سہارا لیا کیونکہ فائزہ جان چکی تھی

اب ارسلان کے دل میں اس کی کوئی جگہ نہیں ہے اور یہی وجہ اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی۔۔

"فائزہ" ارسلان نے دھاڑ کر فائزہ کا نام لیا پھر وہ خاموش ہو گیا وہ اب مزید فائزہ سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ ایک ہفتہ مزید ایسے ہی گزر گیا ارسلان نے فائزہ سے کوئی بات نہیں کی اور ایک ہفتے کے بعد ارسلان نے نیند کی گولیاں کھانا شروع کر دیں دن میں دو بار کھاتا تھا۔۔۔ دو مہینے اس کا یہی حال رہا اور پھر آہستہ آہستہ ارسلان کا دماغ سونے لگا فائزہ کے لیے ایک اور ٹینشن آگئی اس نے ہمدانی صاحب سے اپنا مسئلہ بیان کیا "بھائی وہ اپنی ماں کے بنا پاگل ہو رہے ہیں اور آنٹی کسی طرح نہیں مان رہی ہیں وہ کہتی ہیں کہ اپنی بیوی بچوں کو چھوڑ کے میرے پاس آ کر رہوں تو میں کیسے بھیجوں انہیں وہاں"

"فائزہ کیسی ماں ہے ہیں وہ تم کہو تو میں جاؤ بات کرنے کے لئے"

"نہیں نہیں بھائی میں گئی تھی بہت بے عزت کر کے نکالا ہے ان نے مجھے میں نے تو ارسلان کو بھی نہیں بتایا آپ بھی نہیں بتائیے گا یہ بات اسے اور میں نہیں چاہتی آپ کی بے عزتی ہو تو پلیز کچھ کریں ارسلان کا "فائزہ نے آنکھوں میں آنسو لیتے ہوئے کہا

"اچھا میں کچھ کرتا ہوں" کہنے کے بعد ہمدانی نے فون کال بند کر دی۔۔

!.....!

فائزہ میں نے اپنے دوست کے ساتھ کچھ شیررز ڈالیں ہیں وہ دبئی میں ہے ارسلان کچھ دن وہاں چلا جائے سلمان کا کہنا ہے کہ یہ کرلیگا وہاں ایک چھوٹا سا آفس کھول رہا ہے وہ کپڑوں کا کاروبار ہے زیادہ محنت نہیں ہے بس دیکھنا ہے اسے دماغ کا کام میں وہاں لگائیں گے تو یہ سوچنا چھوڑ دے گا بڑا ترس آ رہا ہے اس پر کیا سمجھدار بندہ تھا یہ دیکھو کہاں پہنچ گیا ہے ماں کی جدائی نے نیم پاگل کر دیا ہے "ہمدانی اتوار کو فائزہ کے گھر آگئے تھے "جی بھائی بس یہ مصروف ہو جائیں اور کچھ کام کرے تو میں گھر کو دیکھوں گی ان کی بیماری کی وجہ سے میں نوکری کر رہی تھی اب اور نہیں ہوتی مجھ سے میرے بچے دیکھیں کتنے پریشان رہتے ہیں نہ ان کو وقت کا کھانا ملتا ہے باقی کام بھی رہ جاتے ہیں میرے نہ کچھ کرتی ہوں بہت پریشان ہوں بھائی بس اللہ سے دعا کریں یہ ٹھیک کو جائے"

"ہاں فائزہ مجھے بھی پسند نہیں ہے لیکن تمہاری مجبوری ہے تبھی چپ ہوں میں اللہ سے بہتری کی دعا کروں گا اور ماں کے دل میں ممتا جاگے یہ بھی دعا کرونگا "ہمدانی نے ٹھنڈی اہ بھری اور چائے کا کپ اٹھا لیا ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد وہ واپس چلا گیا۔

!.....!

دو دن بعد دوائی کا نشا ٹوٹا تو فائزہ نے ارسلان سے بات کی  
"دیکھیں بھائی نے آپ کے لیے سیٹنگ کی ہے دبئی میں کچھ شیر کی ہیں آپ چلے جائیں  
وہاں دل لگا رہے گا کام میں مصروف رہے گے تو ٹھیک ہو جائیں گے" فائزہ ارسلان کی  
طرف دیکھتی کے وہ کچھ بولیں لیکن ارسلان نے جواب نہیں دیا  
"دیکھیں ارسلان سارا قصور میرا نہیں ہے آپ خود بھی اسے چھوڑنا چاہتے تھے"  
آب بھی ارسلان چپ رہا اور کمرے سے باہر چلا گیا پھر فائزہ نے روز روز بولنا شروع کر  
دیا جب وہ ایسے نہیں مانا تو بچوں کا سہارا لیا اس نے  
"میں یہاں نہیں پڑھانا چاہتی پلیز چلیں یہاں کی پڑھائی اب ویسی نہیں ہے جیسے ہمارے  
وقتوں میں تھی" فائزہ روز ارسلان کا دماغ کھاتی اور آخر کار وہ 21 جون 2003 کو پاکستان  
سے چلا گیا ہمیشہ نہ آنے کے لئے۔



مجھے گھر جانے دو فائزہ آخری بار "اس نے ہاں کر دی وہ گھر پہنچے لیکن وہ اندر نہ جاسکا 22 جون 2003 کی صبح انھوں نے دبئی میں قدم رکھا شروع کے پانچ سال اس نے اذیت میں گزارے اسے ہر بچے میں اپنی اقربا نظر آتی تھیں کچھ وقت اور گذرا تو اس نے اللہ سے بیٹی کے لیے دعا کرنا شروع کر دی۔۔

"اللہ مجھے بیٹی دے دیں" لیکن اس کی دوبارہ کوئی اولاد نہ ہوئی وہ اپنے آفس میں موجود ایمپلائے کی بیٹیوں کے لئے تحفے لاتا تھا ہر ہفتہ کو ان کے ساتھ ان کے گھر جاتے تھے دو سال تو وہ کرتا رہا لیکن جب فائزہ کو پتہ چلا اس نے واویلا مچا دیا اور ارسلان کو بچوں سے دور کر دیا جاب ارسلان گھر آتا تو وہ بچوں کو لے کر باہر چلی جاتی بچوں کو پاس بلاتا تو انہیں مارتی ایک مہینہ یہی حال رہا پھر ارسلان نے وقت کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا مزید دو سال گزر گئے۔۔؟

!.....!

5 ستمبر 2007

آج اقراء کی سالگرہ تھی ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ کیک لے کر چینجنگ روم میں آیا پھر اس نے کمرے کو لاک کیا اور کیک لے کر سامنے پڑے چھوٹے سے میز پر رکھا اس کے

اوپر اس نے کینڈل لگائیں چھوٹی سی اسے جلایا اور جیب سے اپنا والٹ نکالا اس میں سے ایک تصویر نکالی جو دھندلا چکی تھی کہیں کہیں نش نگار تھے اور کہیں سے صاف تھی اس نے سامنے رکھی۔۔ جب اقراء پیدا ہوئی تھی اس کے کچھ دنوں بعد اس نے لی تھی یہ تصویر دوست کے کیمرے سے دو تین نکلوائی تھی اس نے لیکن کب اور کیسے ایک تصویر اس کے اکیڈمی ریکارڈ کے فائل میں آگئی کچھ دن پہلے جب اس نے فائل کھولی تو اس میں تھی وہ اس نے اپنے والٹ میں چھپالی تھی کہ کہیں فائزہ ہی نہ دیکھ لیں اب وہ خوش رہتا تھا آج وہ پہلی بار اقراء کی تصویر کے ساتھ سالگرہ منا رہا تھا اور وہ آج پہلی بار اقراء کی سالگرہ میں رویا نہیں وہ مسکرا رہا تھا اقراء کی تصویر سامنے رکھ کر اس نے آہستہ آہستہ ہنسی برتھ ڈے کہا او کینڈل کو پھوک مار کے بھوجا دیا اور کھانے لگا آنکھوں میں آنسو تھے اور ہونٹوں پر ہنسی تھی کیک کھانے کے ساتھ اس کی نظر اقراء کی تصویر پر تھی پھر اس نے جلدی سے سب صاف کیا اور تصویر واپس اپنے والٹ میں رکھی اور باہر آگیا اب وہ بہت بہتر ہو گیا تھا وہ زندگی کی طرف لوٹ رہا تھا اسے اب نیند کی گولی لینے کی ضرورت نہیں تھی اسے اب سکون سے نیند آ جاتی تھی ایک تصویر نے اس میں جان ڈال دی تھی

!.....!

5 ستمبر 2007

اقراء کی سالگرہ کا دن آقراء کے گھر میں ۔۔

"آج ماما پھر کہیں چلی گئیں ہیں صبح سے میری برتھ ڈے والے دن غائب کیوں ہو جاتی ہیں ماما ہمیشہ کی طرح "اقراء ناک پھلائے بیٹھی تھی ثمرہ کے پاس

"بچے میں نے بھی بہت بار پوچھا وہ نہیں بتاتی تو میں کیا کروں"

"اچھا آج آنے دو میں بات ہی نہیں کروں گی ان سے اب"

"ارے ایسے نہیں کہتے ہیں وہ تمہارے لیے کیک اور تحفہ بھی تو لاتی ہے"

"تو صبح سے رات کیوں کرتی ہیں وہ"

"یہ تو اسی سے پوچھنا"

رات کے دس بج رہے تھے اور ندرت گھر نہیں آئی آقراء جانتی تھی ایک بجے ندرت گھر آئے گی وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ ندرت آخر کہاں جاتی ہے اور کیوں۔۔۔۔۔!

3 دسمبر 2016

وقت کیسے گزرا ارسلان نہیں جانتا آقراء کی تصویر مل جانے کے بعد وہ پہلے جیسا ہو گیا تھا

پیار کرنے والا خیال رکھنے والا جسے دیکھ کر فائزہ بہت خوش ہو گئی تھی اسے لگا کہ آج وہ جیت گئی اور ندرت کو اس نے ہرا دیا لیکن ایسا کچھ بھی نہیں تھا فائزہ کی سوچ تھی --- وقت گزرتا گیا اور ارسلان اپنے کام کو اسٹی بلش کرتا گیا بچوں کی پڑھائی مکمل ہونے والی تھی وہ اب اپنی زندگی میں مطمئن تھا کبھی کبھی ندرت کی یاد آتی تھی اسے لیکن وہ صبر کر جاتا تھا جب چھوڑ آیا تو کیا کرے اب وہ ---

تین دسمبر 2016 کو ارسلان واپس پاکستان آیا کمپنی کے کام کے لیے اسے آنا پڑا 5 دسمبر 2016 کو اس کی واپسی تھی لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے فالٹیڈ تبدیل ہو گئی وہ ہمدانی کے گھر گیا تو وہاں تالا لگا ہوا تھا --- ہمدانی خود دبئی میں تھا میٹنگ کے لیے گیا تھا اپنے پروجیکٹ کی ایک لنک وہاں شروع کرنا چاہتا تھا اپنے دوست کے ساتھ ہفتہ ہو گیا تھا اسے آگے مزید ایک دو دن لگنے تھے اسے اور سمیرا اپنے سوشل فرینڈز کی پارٹی میں گئی ہوئی تھی تبھی وہ آفس میں آگیا وحید کے پاس لیکن جب وہ وحید کے کمرے میں داخل ہوا تو اس کے قدم رُک گئے آنکھیں جھپکنا بھول گئی سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر ارسلان کی سانسیں رک گئیں آقراء کا سائیڈ پوز نظر آرہا تھا پھر آقراء نے وحید کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے ذرا سا چہرہ موڑا لیکن وحید کی آواز پر واپس اس کی طرف دیکھا اور

ارسلان اس چہرے کو کیسے بھول سکتا تھا چلو چہرہ بھول جائے آنکھیں یہ آنکھیں تو بچپن سے دیکھ رہا تھا وہ ان آنکھوں کا لفظ لفظ اس نے پڑھا تھا لیکن نہیں یہ وہ آنکھیں نہیں تھی یہ تو ان آنکھوں کی شبی تھی ہاں یہ آنکھیں ندرت جیسی تھی یہ نقش ارسلان جیسے تھے "اقراء" ارسلان نے زیر لب اقراء کا نام لیا پھر وہ حمید سے مخاطب ہوا اور جلدی سے وہاں سے چلا گیا دوبارہ اقراء سے آنکھیں نہیں ملائی دل بار بار کہہ رہا تھا "رک جا ارسلان آقراء کو سینے سے لگا لے بیٹی ہے تیری جا ارسلان" لیکن ارسلان نے اپنے ڈمگاتے قدموں کو سنبھالا اور ریسٹ روم کی طرف چلا گیا اور ساتھ ہی وحید کو میسج کیا "یہ جو سامنے لڑکی بیٹھی ہے نہ تمہارے جب میں کمرے میں آیا تھا اسے واپس نہیں بھیجنا بہت سپارک ہے اس کی آنکھوں میں وہ بہت اچھی لمپلائے رہے گی اسے رکھ لینا" وحید کا موبائل بیپ ہوا اس نے آقراء سے باتیں کرتے ہوئے میسج پڑھا پھر اقراء کو جانے کا کہہ دیا

!.....!

"ندرت تم نے میری بیٹی کو پڑھایا ندرت تم نے تو اسے اچھی تعلیم دلوائی" رات میں ارسلان نے وحید سے آقراء کی سی وی مانگی جو وحید نے انہیں فاورڈ کر دی اسے پڑھ کر

زیر لب مسکرانے لگے اسے فخر ہوا اپنی بیٹی پر دوسرے دن اسکی فلائٹ تھی وہ واپس چلے گئے ایئر پورٹ پر پہنچ کر اس نے کیپ کی راستے میں کیپ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ڈرائیور تو اسی وقت جاں بحق ہو گیا لیکن ارسلان کو چوٹیں آئی اور وہ اپنی ٹانگوں سے مفلوج ہو گیا لیکن وہ خوش تھا بیٹی کی ایک نظر پا کر اقراء کی پہلی جھلک نظروں میں تھی ابھی تک لیکن ایک دکھ تھا وہ اب کیسے ملے گا ان سب سے۔۔۔ چند دن بعد دوست کے ذریعے اسے ماں کی وفات کا پتہ چلا

لیکن تب وہ اسپتال میں تھا آ نہیں پایا اور بعد میں فائزہ نے جانے نہیں دیا یہ کہہ کر کہ "وہاں اب آپ کا کون ہے جانے کا کیا فائدہ وہاں پر اب "ارسلان چپ ہو گیا پھر ارسلان اپنا علاج کروایا وہ دوبارہ چلنا چاہتا تھا۔۔۔ تین سال بعد جا کر کچھ بہتری کی طرف آنا شروع ہوا تھا اور اس کا دل صرف ایک بات پے اٹکا تھا پاکستان جانے پر اور ندرت اور اقراء سے ملنے پر ارسلان نے اپنے دوست سے ان کا حال پوچھا لیکن وہ تو وہ گاؤں چھوڑ چکا تھا اس وجہ سے وہ اب ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔!

حال کا حصہ

آج دوسرا دن تھا اقراء کا نوکری چھوڑے ہوئے وہ شام میں چائے کا کپ لیکر صحن میں بیٹھ گئی تب اچانک گھر کا داخلی دروازہ کھٹکا اقراء نے جلدی سے کھولا تو سامنے ہمدانی اپنی زوجہ کے ساتھ تھے

"آئے سراندر آئے" اقراء نے ہمدانی اور سمیرا کو اندر آنے کی جگہ دی اور انہیں براندے میں پڑی چارپائیوں میں سے ایک پر بٹھا دیا

"السلام علیکم سر..... کیسے آنا ہوا آپ کا" اقراء نے سلام کیا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا بولے

"آپ کے گھر میں کوئی بڑا ہے" سمیرا نے بات آگے بڑھائی

"جی میم میری نانو ہیں" اقراء کہنے کے بعد مائرہ کو بلانے چلی گئی۔۔۔ تھوڑی دیر میں اقراء باہر آئی تو سمیرا عجیب سی نظروں سے گھر کو دیکھ رہی تھی

"میم آپ ہمارے غریب خانے میں آئی ہیں میں اتنی امیر نہیں ہو جو آپ کے گھر جیسا گھر بنا پاؤ" اقراء نے سمیرہ کو دیکھ کر مسکرا کر کہا "نہیں بچے میں یہ نہیں دیکھ رہی میں یہ دیکھ رہی ہو اس گھر میں ایسا کیا ہے جو یہاں آکر مجھے سکون محسوس ہو رہا ہے" سمیرہ نے

مسکراتے ہوئے ہی جواب دیا۔

"اصل میں میم شہر میں پولوشن ہے جس کی وجہ سے ہوا میں دھوا مل جاتا ہے فریش ہوا نہیں ہوتی یہاں ایسا ماحول نہیں ہے فریش ہوا ہوتی ہے جس کی وجہ سے آپ کو یہاں اچھا محسوس ہو رہا ہے"

"اچھا بچے" سمیرہ نے آقراء کو مسکرا کر دیکھا پھر کھڑی ہو گئی کیونکہ اسی وقت مارہ کمرے سے باہر آئی تھی وہ عصر کی نماز ادا کر رہی تھی۔

"اسلام علیکم آنٹی" ہمدانی اور سمیرہ نے اٹھ کر انہیں سلام کیا "وعلیکم السلام بچے" مارہ نے دونوں کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا آئیں بیٹھے آکر "اقراء نے دوسری چارپائی بھی سامنے والی چارپائی کے سامنے کردی اور خود شربت بنانے چلی گئی

"جی کیسے آنا ہوا آپ لوگوں کا اقراء نے بتایا آپ اس کے آفس کے باس ہیں" ماہرہ نے بات کا آغاز کیا

"آنٹی دیکھے ہم لمبی چوڑی باتیں نہیں کریں گے میں سیدھی اصل بات پر آنا چاہتا ہوں"

ہمدانی نے سمیرا کو آنکھوں سے چپ کا اشارہ کیا اور خود بات کی

"جی جی بچے بولوں"



"آنٹی میں اقراء کے لیے اپنے بیٹے کا رشتہ لایا ہوں" ہمدانی نے گلہ کہنا کر کہا  
"کیا مطلب" ماثرہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا بولے اسے بہت خوشی ہوئی تھی۔۔۔  
"آنٹی دیکھیں ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے ہم دل سے اقراء کو اپنی بیٹی بنانے کے لیے راضی  
ہیں"

"جی بچے میں اقراء کے ماموں وغیرہ سے بات کر کے بتاؤں گی" اتنے میں اقراء بھی آگئی  
شربت کے ساتھ کچھ کباب اور چپس تھے ٹیبل پر چیزیں رکھ کر وہ بھی سامنے بیٹھ گئی  
"لے ناسر میم آپ بھی"

"جی بیٹا" ہمدانی نے مسکراتے ہوئے اقراء کو دیکھا۔

"سر اگر آپ اس لیے آئے ہیں کہ میں جو ب میں واپس آؤں لیکن سر سوری میں نہیں  
آسکتی میں اب گھر میں رہنا چاہتی ہوں کچھ وقت تک" اقراء نے اپنے ناخنوں کو دیکھتے  
ہوئے کہا آنکھیں پھر پانی سے لبالب بھر گئی ہمدانی کو دیکھ کر اسے بار بار ارسلان یاد آ رہا  
تھا

"نہیں اقراء ہم کسی اور معاملے کے لیے آئے ہیں اصل میں اقراء ہم تمہیں اپنے آفس  
میں نہیں اپنے گھر لے جانے کے لیے آئے ہیں" سمیرہ نے اقراء کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں

لیتے ہوئے کہا۔۔ "مطلب میم".... اقراء نے جھٹکے سے سر اٹھایا اور سمیرا کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا اور جلدی سے دوبارہ سر نیچے کر لیا اس کی آنکھیں پھر برسنے لگیں تھی وہ تو شکر اس کی طرف کسی نے دیکھا نہیں

"بچے میں اپنے بیٹے کے لیے تمہارا ساتھ مانگنے آئی ہوں" ابھی سمیرا نے بات ہی ختم کی تھی اقراء جھٹکے سے اٹھ کر وہاں سے چلی گئی

"شرماگئی ہوگی" اقراء کے اس طرح اٹھ کر جانے پر مائرہ نے سمیرا سے کہا سمیرا آگے سے مسکرا گئی

"اچھا تو پھر آپ کے کیا ارادے ہیں" سمیرا نے مائرہ پوچھا

"جی میں ابھی کیسے کچھ کہہ سکتی ہوں اس کے ماموں وغیرہ سے بات کر کے بتاؤں گی" مائرہ کے چہرے سے خوشی جھلک رہی تھی پھر کافی دیر وہ تینوں باتیں کرتے رہے مغرب کی اذان ہوئی تو ہمدانی جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے

"اچھا آنٹی ہمیں اجازت دیں" سمیرا بھی ہمدانی کے ساتھ کھڑی ہو گئی جانے کے لئے۔۔

"جی بالکل" پھر دونوں الوداع کلمات ادا کرتے ہوئے دروازے تک آئے ان کے جانے کے بعد مائرہ نے دروازہ بند کیا اور اپنے کمرے کی طرف چلی گئی مغرب کی نماز ادا کرنے

کے لیے۔۔۔

!.....!

اقراء نے کمرے میں آکر کمرہ لاگ کر دیا

"اللہ یہ کیسا امتحان ہے میری زندگی کا.... یہ مجھے کس آزمائش میں آپ ڈال رہے ہیں میرے اللہ جی میں ایسے شخص سے شادی کیسے کر لو جس کا تعلق میرے باپ سے ہوں میں کبھی بابا کا سامنا نہیں کرنا چاہتی وہ قاتل ہیں میری ماں کے ارمانوں کے۔۔۔۔۔ میری دادی کی بوڑھی آنکھوں کا نور ختم کرنے والے گنہگار شخص ہیں۔۔ میں کیا کروں ماما آپ کیوں چلی گئیں آکر دیکھیں اپنی بیٹی کی تکلیف کو" اقرار دھاڑیں مار کر رونے لگی اور اچانک اسے گھر کے باہر سے ایک آواز آنے لگی

"ایک اللہ کولوں میں ڈردی

ایک مولا کولوں میں ڈردی

ماہی یار دی کھڈولی بھر دی

مولا یار دی کھڈولی بھر دی

ایک اللہ کولوں میں ڈردی"

اقراء ایک دم سے اٹھی

... یہ آواز ہاں یہ آواز اس نے بہت بار سنی ہے وہ زیادہ تر اسی آواز سے صبح میں اٹھ جاتی تھیں خاص طور میں چھٹی والے دن چھٹی والے دن یہی آواز اسے اٹھاتی تھی صبح.....

"یہ آواز..... یہ آواز اس وقت کیسے "اقراء نے جلدی سے دروازہ کھولا اور باہر کی طرف لپکی اب آواز دور ہوتی جا رہی تھی اقراء نے آواز کا طعقب کیا ننگے پیر اور گلے میں جھولتے دوپٹے کے ساتھ وہ بھاگے جا رہی تھی اس آواز کے پیچھے۔۔۔۔۔ جیسے ہی گلی میں موڑی تو وہ عورت سامنے تھی کالے جوڑے میں کھلے بال آنکھوں میں لگا سرمہ جو پورے چہرے پر پھیلا ہوا تھا بوڑھی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے ایک ہاتھ میں کشتول تھی جسے وہ جھٹکا دے کر ہلاتی تھی اور ساتھ ساتھ وہ بولے جا رہی تھی "ایک اللہ کولوں میں ڈردی "اقراء اس کے راستے میں جا کر کھڑی ہو گئی اس عورت نے اپنا کشتول پکڑا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا لیکن اقراء کی حالت دیکھ کر نیچے کر لیا رنگ برنگے پھولوں کا لان کا سوٹ پہنے گلے میں جھولتے ڈوبے اور ننگے پیر وہ اس عورت کے سامنے کھڑی تھی بال ایسے بکھرے تھے جیسے سالوں سے بالوں کو ہاتھ نہ لگایا ہو اگر تھوڑی دیر اور وہ اس

عورت کے پیچھے بھاگتی تو کچھر میں آٹکی آخری لٹ بھی اس کی کمر میں جھول رہی ہوتی "کون ہے تو.. کیا چاہتی ہے" اس عورت نے غور سے آقراء کا جائزہ لیتے ہوئے کہا "ریہائی" آقراء نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا جس پر وہ عورت ہنسنے لگی اور ہنستے ہنستے وہیں زمین پر بیٹھ گئی..

"بیٹھ جا یہاں" آقراء کو بھی بیٹھنے کو کہا۔۔۔ اگر کوئی اور وقت ہوتا تو آقراء ایسے زمین پر نہیں بیٹھتی آقراء کو مٹی گندگی ان سب سے نفرت تھی اور ابھی وہ گلی کے بیچ میں بیٹھی تھی اس کے آس پاس کچرا تھا اور تھوڑی ہی دور گڑ تھا کھلا ہوا لیکن اس عورت کے کہنے پر فوراً بیٹھ گئی

"سکون مانگ رہی ہے تو" اس عورت نے آقراء کے سینے پر انگلی سے اشارہ کیا اور آقراء نے ہاں میں سر ہلا دیا

"یہ دل جا.....ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔ اس دل میں ہوتا ہے سکون جانتی ہے کیوں" آقراء نے نفی میں سر ہلا دیا

"کیونکہ اس دل کا اور روح کا تعلق گہرا ہوتا ہے۔۔۔ اتنا گہرا کہ جب یہ دل بند ہوتا ہے تو روح اس جسم کو چھوڑ دیتی ہے اور تو جانتی ہے روح کی خوشی کیا ہے" آقراء نے نفی

میں سر ہلا دیا....

"ہممم روح کی خوشی سکون ہے جب سکون آجاتا ہے تو روح خوش ہو جاتی ہے اور جب روح خوش ہوتی ہے تو دل زندہ رہتا ہے ہنستا ہے جیتا ہے اور جب دل خوش ہوتا ہے تو پورا وجود مہکتا ہے گلاب کی پتیوں کی طرح اور تو سوچ رہی ہو گی سکون کیا ہے کیسے ملے گا سکون" وہ عورت پھر ہنسنے لگی اور اس دفعہ اقراء اس کی ہنسی سے خوفزدہ ہو گئی "ڈر نہیں میں بتاتی ہوں سکون کیا ہے.. ہا ہائے تو نے سنا تو ہو گا میں کیا کہتی ہو" وہ عورت پھر چپ ہو گئی اور اقراء کی طرف دیکھنے لگی جیسے چاہتی ہوں اقراء بتائیں وہ کیا کہتی ہے

"ایک اللہ کولوں میں ڈردی.. ایک مولا کولوں میں ڈردی" ایک دم اقراء بولنے لگی "اے شششش چپ کیا بولا... ایک اللہ کولوں میں ڈردی ہا ہائے... اس ایک جملے میں تیرے سوال کا جواب ہے... ایسے کیا دیکھ رہی ہے چل میں تجھے بتاتی ہوں... مطلب ایک اللہ عزوجل سے میں ڈرتی جب تیرے دل میں یہ خوف طاری ہو جائے کہ تو رب کائنات سے ڈرتی ہے تیرے دل میں اللہ کا جلال موجود ہیں تب تیرے دل میں سکون آجائے گا کیونکہ سکون خدا پاک کی ذات سے ہے جب تجھے اللہ کا قرب

حاصل ہو جائے گا سکون آجائے گا "وہ عورت کہنے کے بعد پھر چپ ہو گئی۔۔۔

"اللہ کا قرب کیسے حاصل کروں میں "آنسو پھر سے آقراء کے چہرے کو بھگو رہے تھے

"ہائے۔۔۔۔۔ جب تیرے دل میں یہ خیال آجائے کہ خدا سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے جب

تو جان لے اس پاک ذات کے حکم کے بنا اس دنیا میں ایک پتہ بھی نہیں مل سکتا جب تو

اللہ کے آگے خوشنودی سے سر جھکا لے۔۔۔ جب تجھے کچھ بھی کرتے وقت اس بات کا

احساس ہو جائے کہ رب کائنات وہ پاک ذات ہے جو تجھے دیکھ رہی ہے تجھے اس رب کا

اس پاک ذات کا قرب حاصل ہو جائے گا۔۔۔۔۔ اور تو سکون پالے گی "کہنے کے بعد وہ

عورت کھڑی ہو گئی اور دوبارہ چلنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

اقراء اسے جاتا دیکھتی رہی پھر وہ ایک دم سے اٹھی اور گھر آگئی دروازہ کھلا تھا مائرہ کمرے

میں ہی تھی اس نے دروازہ بند کیا اور اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔

میں ایک مسلمان لڑکی..... نہیں نہیں میں ایک نام کی مسلمان لڑکی۔۔ کتنی ناشکری

نگلی میری ماں کتنی صابر شاکر تھی اور میں ہر بات میں شکوہ کرنے والی ماں باپ کے ساتھ

رب پاک ذات کی بھی ناشکر گزار۔۔ "پوری زندگی آنکھوں کے سامنے تھی اپنا ہر شکوہ یاد تھا اسے اپنی ہر نافرمانی یاد تھی سب کچھ ایک فلم کی طرح چل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اقراء بچے نماز پڑھا کرو کیوں رب کو ناراض کرتی ہوں"

"ماما آپ نے رب کو راضی کر کے کیا پالیا اللہ نے سوائے دکھ کے آپ کو دیا کیا وہ مجھ سے ناراض ہے تو ناراض رہے" ایک دن اقراء کو غصہ آگیا تھا ندرت کے ہر بار کہے جملے پر "۔۔ استغفر اللہ توبہ کرو لڑکی اللہ کے لیے کیسے جملے استعمال کر رہی ہو" ندرت نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے اور اقراء کے پاس آگئی

"میں کیوں توبہ کرو ہاں کیا اللہ کو نظر نہیں آ رہا ہم پر کیا بیت رہی ہے ہاں۔۔۔۔۔ میرا باپ نہیں ہے میرے پاس سب کے باپ انہیں تحفے دیتے ہیں گھماتے ہیں لیکن واہ ندرت بیگم اقراء ارسلان کے پاس باپ نہیں ہے کس چیز کا شکر ادا کرو اللہ کا بچپن محرومی میں گزر گیا۔۔۔ جوانی میں قدم رکھا تو لوگوں کی سن سن کر گزار دی جوانی"

"اقراء بس چپ ایک لفظ اور نہیں بے شک میرے اللہ کی پکڑ بہت مضبوط ہے توبہ کرو اقراء توبہ کرو)"

"ماما میں نے یہ کیا کر دیا سچ کہا تھا ماما آپ نے۔۔۔ اللہ کی پکڑ بہت مضبوط ہے۔۔۔ آج ایک



پل کہیں سکون نہیں ملتا مجھے۔۔ موت مانگتی ہوں موت نہیں ملتی۔۔ باپ مانگتی تھی میں۔۔ اللہ نے دے دیا بھی تو کیسے۔۔ ماں مجھے سزا مل رہی ہے۔۔۔۔ اللہ نے ماں جیسی جنت چھین لی مجھ سے۔۔ میرے لفظ میرے گلے کے پھندے بن گئے ہیں اللہ معاف کر دے میرے رب معاف کر دے بخش دے مجھے میں کیسے معافی مانگو میرے رب میں ناشکری بندی ہوں تیری نافرمان بندی ہو میرے اللہ بخش دے مجھے اللہ جی معاف کر دیں مجھے "آقراء زمین پر بیٹھی چیخنے لگی آقراء کی آواز سن کر مارہ کمرے میں آگئی "کیا ہوا میری بچی"

مارہ نے اقراء کو گلے لگاتے ہوئے کہا "نانو میں گنہگار ہوں نافرمان بندی ہوں اللہ کی .. نانو اللہ سے کہو نہ مجھے معاف کر دیں "آقراء نے مارہ کے سینے سے لگتے ہوئے کہا "میری بچی اٹھو مغرب کا وقت ہے وضو کر کے نماز پڑھو ایک بار سر جھکاؤ سچے دل سے اللہ کے سامنے۔۔۔ اللہ کے دربار میں میری بچی۔۔ وہ پاک ذات تجھے معاف کر دے گا۔ اٹھو اوپر وضو کرو "ماہرہ اقراء کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بڑھتے ہوئے کہا۔۔ پھر اقراء اٹھ کر چلی گئی وضو کرنے۔۔۔ وضو کے بعد اس نے مغرب کی نماز پڑھی۔۔۔ اور مارہ کچن میں چلی گئی رات کا کھانا بنانے کے لئے اور جب اقراء نماز پڑھ

کر اور دعا مانگ کر فارغ ہوئی تو اسے واقعی میں سکون مل گیا رات کا کھانا کھا کر وہ کمرے میں آگئی ماہرہ نے بھی اس سے ہمدانی اور سمیرا کے بارے میں بات نہیں کی۔۔۔

بیڈ پر بیٹھ کر وہ سوچنے لگی۔۔۔ اب کیا ہوگا دل پھر بے چین ہو گیا وہ پھر وضو کرنے چلی گئی باہر آئیں تو ماہرہ عشاء کی نماز پڑھ رہی تھی اپنے کمرے میں۔۔۔۔۔ پہلے اقرانے سوچا وضو کر کے ماہرہ کے پاس ہی آ جائے لیکن وہ ابھی کسی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی اور وہ جانتی تھی ماہرہ وحید کے رشتے کی لازمی بات کریں گی۔۔۔ اس لیے وہ وضو کر کے کمرے میں آگئی پھر نماز پڑھنا شروع کی۔۔۔۔ نماز سے فارغ ہوئی تو دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے

آنسو پھر سے رواں تھے۔۔۔

"اللہ پاک میں کیا کروں میں بہت بے چین ہو میری روح کو سکون نہیں مل رہا اللہ میں بہت نافرمان ہو میں نے بہت غلط لفظ ادا کیے ہیں میں نے کفر کیا ہے لیکن اللہ آپ تو ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتے ہیں اپنے بندوں سے میں توبہ کرنے آئی ہوں اپنے ہر الفاظ کی توبہ اپنے ہر رویے کی توبہ۔۔۔ میرے اللہ میرے حق میں بہتر کر دیں۔۔۔ میرے اللہ میرے دل میں اپنا جلال اتار دے مجھے سکون بخش دیے مجھے معاف کر دیں اے رب

العالمین میری خطاؤں کو معاف کر دیں یہ بندی سراپا خطاوار ہے لیکن اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس خطاوار بندی کو بخش دیے معافی نصیب کر دیں "اقراء کافی دیر روتی رہی پھر جائے نماز سے اٹھ گئی اور الماری سے وہ ڈبے نکالے آج اس کا دل بے قرار تھا ندرت کی ڈائری کو پڑھنے کے لیے ڈائری والا ڈبہ نکال کر وہ بیڈ پر بیٹھ گئی اس میں دو ڈائری اور ایک گلدستہ تھا مرجھائے پھولوں کا جن کی خوشبو بھی اپنی موت مر چکی تھی۔۔ اس نے پہلا پنہ کھولا اس ڈائری کا اس کے پہلے صفحے پر بڑا سا نام جگمگا رہا تھا ندرت محمود اور اس کے نیچے ایک شعر لکھا تھا۔۔

"آنکھوں میں لاکھ تمنا لیے چاند

تجھے دیکھنے کی دل میں لیے گزر جاتا ہے"

"ندرت محمود "شعر کے نیچے ندرت کا سائن تھا اردو میں جس پر اقراء

نے پیار سے انگلی پھیری۔۔ دوسرا صفحہ پلٹا تو سامنے ایک چھوٹا سے لڑکے کی تصویر تھی

اس کے نیچے بھی دو سطر والا شعر جگمگا رہا تھا

"تجھے پانے کی تمنا تھی مجھے کھونے کی ہمت نہیں۔۔"

صفحے پلٹتی گئی تو کہیں شائستہ کا آٹو گراف تھا تو کہیں ندرت کے سکول کی دوستوں کا

--دس بارہ صفحے پلٹے تو وہاں دو آنکھیں بنی تھی اور ان سے آنسو گر رہے تھے اور ساتھ میں ایک ٹوٹا دل تھا جسے اقراء کو دیکھ کر تعجب ہوا اسے یقین نہیں تھا ندرت بھی بہت اچھی مصوری کر سکتی ہے ان آنکھوں کے نیچے ارسلان کا نام ایسے ڈیزائن سے لکھا تھا کہ دیکھنے والا جب تک غور نہ کرے سمجھ نہیں سکتا۔۔ اقراء نے بھی کافی غور کیا تھا تو وہ سمجھ گئی کہ کیا لکھا ہے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور نیچے لکھی تحریر پڑھنے لگی

"تمہارے انکار نے بہت تکلیف دی مجھے ارسلان تم نے آج مجھے بہت تکلیف پہنچائی ہے .. مجھے اچھا نہیں لگتا تمہارا دوسری لڑکیوں سے بیہودہ مذاق کرنا جب میں نے منع کیا جانے کے لیے ان کے ساتھ تو تم نے ہاں کر دی اور مجھے لے جانے سے انکار کر دیا کیوں ارسلان کیوں۔۔ میں تمہاری کزن تو ہونا بے شک تمہارے دل میں میرے لئے کوئی جذبہ نہیں لیکن ہمارا خون کا رشتہ تو ہے نہ پھر ایسا کیوں کیا تم نے۔۔۔ مجھے پتا ہے تم مجھے جلانے کے لئے کرتے ہو کہ تمہیں میری آنکھوں میں آنسو اچھے لگتے ہیں اس لئے سب کچھ کرتے ہو"

"مجھے ٹھکرانے والے تو بھی تڑپے گا ایک دن مجھے پانے کے لئے"

ندرت محمود

جیسے جیسے آقراء آگے بڑھ رہی تھی اس کے آنسو میں روانگی آرہی تھی اگلے صفحہ پر گئی تو وہاں پر سرخ رنگ سے لکھا تھا واضح کر کے

4 فروری 1979

" آج پہلی بار ارسلان نے مجھ سے کھانا مانگا مجھ سے صحیح طرح بات کی اور آج مجھے پیار بھری نظروں سے دیکھا آج ارسلان نے سکول میں میری طرف داری کی۔۔ حفظہ کو منہ توڑ جواب دیا آج میرے لئے وہ سب سے لڑا ارسلان تم بھی مجھے چاہتے ہو تمہاری آنکھیں بولتی ہیں ان آنکھوں میں صرف میرا عکس ہے میں یہ دن کبھی نہیں بولوں گی"

"تیری آنکھوں سے جھلکتے پیار کے جگنو میں نے سمیٹ لیے اپنے آنچل میں"

ندرت محمود

"اف ماما آپ کتنی بھولی تھی بابا کا آپ کو پروٹیکٹ کرنا یا آپ کے لیے لوگوں سے لڑنا ایک فطری عمل تھا ماما میں نہیں جانتی اس دن کیا ہوا ہوگا لیکن ایک کزن ہونے کے ناطے خونی رشتے ہونے کے ناطے بابا نے آپ کو پروٹیکٹ کیا ورنہ اگر ایسا ہوتا کہ وہ آپ کو پسند کرتے ان کے دل میں آپ کے لیے کوئی جذبہ ہوتا تو وہ کبھی ہمیں یوں چھوڑ کر نہیں جاتے اور نہ کبھی دوسری شادی کرتے" آقراء نے ڈائری بند کر دی اور سامنے دیوار

پر لگی گھڑی پر دیکھنے لگی" یہ کیا ہو گیا ہے۔۔ میں آج اس راستے پر ہو جہاں سے واپسی کا کوئی سرا نہیں ہے واپس مڑ کر کہاں جاؤ اللہ میں کیا کروں میں بند گلی پر کھڑی ہو گئی ہو۔۔ جو چاروں طرف سے بند ہے میں کیا کروں وحید کا ساتھ مجھے نہیں چاہیے ہے اس سے انکار کرو تو نانو صائم سے میری شادی کروا دے گی اور میں ہرگز نہیں چاہتی کہ میں ایک لفنگے سے شادی کرو میں اب آگے کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آ رہا نانو کہ ڈھکے چھپے لفظوں سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صائم سے شادی کروانے پر راضی ہے ماما آپ نے بھی اپنے کزن سے شادی کی تھی نہ اور آپ رسوا ہو گئی۔۔ اور کہتے ہیں بیٹی ماں کا نصیب لے کر پیدا ہوتی ہے اگر یہ بات سچ ہے تو اللہ میں کبھی صائم سے شادی کے لیے ہاں نہیں کروں گی میں کیا کروں وحید سے شادی کا مطلب زندگی بھر تکلیف میں رہنا میں بابا کو فیس نہیں کر سکتی اس حالت میں تو بالکل نہیں اور نہ میں کرنا چاہتی ہوں ویسے انہیں کیا پرواہ میں جیو یا مرو۔۔۔۔ میرے اللہ میرے لیے فیصلہ کرنا آسان کر دیں "اقراء نے پھر ڈائری کھول دیں دو تین اور صفحہ پلٹائے۔۔ شعر لکھے ہوئے تھے بہت سارے کہیں کہیں غصلیں تھی صفحوں کو پلٹی گئی تو آخر کے صفحوں پر پہنچ گئی وہاں کچھ تحریریں لکھی ہوئی تھی۔۔۔۔

3 مارچ 1987

"خالہ میں بہت خوش ہوں آج آپ کے فیصلے سے 3 مارچ 1987 آج کی تاریخ میں کیسے بھول جاؤں آج میری منگنی ہوئی ہے ارسلان سے آج میرا پیار مجھے مل گیا ہے بچپن سے بنے اس رشتے کو خالہ آپ نے اور مضبوط کر دیا آج کی طریقت سے میں بہت خوش ہوں اور دیکھو اتنی خوشی ہے کہ خوشی کے مارے نیند ہی نہیں آرہی"

"تیرا ملنا میرے نصیب میں تھا

ایک لمبے صبر کے سفر کے بعد"

"ماما کتنی چاہت تھی آپ کو بابا سے یہ غلط کرتے ہیں بڑے بچپن سے رشتہ جوڑ دیتے ہیں ماما کے دل میں بابا کے لیے فیلنگز آگئی صرف نام جوڑنے سے ہائے میری بھولی ماں"

اقراء نے دوسرا صفحہ پلٹا

18 مائی 1989

"آج ارسلان مجھ سے بہت جگڑا کر کے گئے ہیں وہ چاہتے ہیں میں یہ شادی ختم کر دو اس رشتے کو قائم نہ رکھو دو مہینے بعد شادی ہے ہماری یہ سب کیسے ہو گا میں ماما بابا سے کیا کہوں گی یہ ایسا کیوں کر رہے ہیں ارسلان کیوں بدل رہے ہیں وہ تو خوش تھے مجھ سے۔۔"

پھر اچانک ان کے ساتھ کیا ہو گیا۔۔ خالو بھی خفا خفا رہتے ہیں ارسلان سے میں کیا کروں  
ماما ڈانٹیں گی وہ سمجھیں گی نہیں "صفحہ پر آنسو گرنے کی وجہ سے آخری سطریں مٹی ہوئی  
تھی جسے دیکھ کر آقراء کی بھی آنکھوں میں آنسو آگئے  
"بابا" اقراء نے بہت تکلیف سے کہا اس کی آواز میں قرب تھا پھر اس کے بعد اگلا صفحہ  
پلٹا لیکن وہاں صرف تاریخ تھی۔۔

20 مئی 1989

اور نیچے صرف "ارسلان" کا نام لکھا تھا  
"شاید ماما کچھ لکھنا چاہتی تھی" اقراء نے سوچتے ہوئے پھر صفحہ پلٹا تو وہاں دو مہینے بعد کی  
تاریخ تھی دو مہینے بعد کی تاریخ کو دیکھ کر اقراء کو یاد آیا کہ پچھلی تحریر میں دو مہینے بعد  
شادی کا ذکر تھا "اللہ خیر کرے کیا ہوا ہو گا شادی والے دن" آقراء نے جلدی سے  
دوسرے صفحہ کی تحریر پڑھنا شروع کی

5 جولائی 1989

"ارسلان نے مجھے کیسی کشمکش میں ڈال دیا ہے اگلے ہفتے ہماری شادی ہے اور آج تم بتا  
رہے ہو کہ تمہیں مجھ سے نہیں کسی اور سے شادی کرنی ہے ارسلان تم مرد ہو کر ہماری



[illegible]

"سر ہمدانی کے منہ سے یہ نام میں نے بہت بار سنا ہے وہ اکثر کہتے تھے فائزہ سے مشورہ کر کے فائنل کروں گا اکثر ڈیل و غیرہ پر۔۔۔۔۔ کون ہے یہ فائزہ کہیں سر کی بہن تو

"ارے اقراء بچے آج اتنی صبح "ماثرہ نے آقراء کو واشر و م جاتے دیکھ کر کہا  
"جی نانو بس انکھ کھل گئی میری" "اچھا چلو وضو کر کے نماز پڑھ لو" ماثرہ وضو کر چکی تھی

وہ اب کمرے میں نماز پڑھنے جا رہی تھی آقراء بھی وضو کر کے نماز پڑھنے لگی نماز پڑھ کر وہ پھر ڈائری لے کر بیٹھ گئی اس سے رہا نہیں جا رہا تھا اس سے مزید انتظار نہیں کیا جا رہا تھا وہ جاننا چاہتی تھی اور کتنے رازوں سے ندرت نے اسے دور رکھا ڈائری لے کر وہ دوبارہ بیڈ پر آگئی پہلا صفحہ کھولا تو ادھر سب سے پہلے صفحہ پر ایک تصویر لگی تھی ندرت اور ارسلان کی شادی کی تصویر تھی اُسے دیکھنے لگی اس تصویر کے نیچے چھوٹی سی تحریر لکھی ہوئی تھی۔۔

"جستجو کی تھی جس کی وہ ملا بھی لیکن نہ مکمل سا..

کیسا رشتہ ہے میرا اور تمہارا ساتھ چلتے تو ہو تم میرے لیکن کسی اور کے سائے میں ڈوبے ہوئے۔"

ندرت ارسلان اقراء نے دوسرا صفحہ کھولا وہاں پر بھی کچھ تصویریں تھیں شائستہ آنٹی تھی اور بھی لڑکیاں تھیں اور نیچے اشعار وغیرہ لکھے تھے دوسرا صفحہ پلٹا تو وہاں پر کچھ تحریر لکھی ہوئی تھی

16 جولائی 1989

11 "جولائی کو میں ہمیشہ کے لئے تمہاری ہو گئی لیکن ارسلان تمہاری کب ہوئی شادی

کی رات تم نے جو کیا میرے ساتھ وہ میں کبھی نہیں بھول سکتی جس طرح تم نے مجھے دھکا دیا تھا شادی کے دوسرے ہی صبح میں کبھی نہیں بھول پاؤں گی۔۔۔۔۔ اب بھی۔۔۔۔۔  
اب بھی میرے سینے میں ٹھسے اٹھتی ہیں آج چوتھا دن ہے لیکن یہ درد کم نہیں ہو رہا یہ بڑھ رہا ہے تم مجھے اذیت کیوں دیتے ہو کیا ملتا ہے تم کو میرے ساتھ ایسا کر کے ہاں ارسلان۔۔۔۔۔ تم نے شادی کی رات بھی دوسری عورت کا ذکر کیا لیکن میں چپ رہی۔۔۔ لیکن یہ سب کیوں ارسلان اب تو ہماری شادی ہو گئی ہے بس کر دو سب کچھ اب تو خالو بھی نہیں رہے "

اور نیچے دو آنکھیں بنی تھی اور آنکھوں سے نکلتے آنسو آقراء نے دوسرا صفحہ پلٹا

22 جولائی 1989

"تم کہاں چلے گئے ہو ارسلان لوٹ کر آؤ نہ واپس۔۔ تمہارے بنا جیا نہیں جاتا مجھ سے جب سے تم گئے ہو ایک خلا سی ہے میری زندگی میں لوٹ آؤ نا تم۔۔۔۔۔ آؤ دیکھو تم خالو بھی نہیں رہے تمہارے رویے سے وہ بھی روٹھ گئے ہیں جس دن سے تم گئے ہو اس دن سے خالو بھی چلے گئے۔۔ ہمیں چھوڑ کر۔۔۔۔۔ سہی ہے تم اب آؤ میں تم سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کروں گی دیکھ لینا تم۔۔ میں بھی خزرے دکھاؤں گی تمہیں

--- تم نے تو میرے شادی کے کپڑے بھی خراب کر دیے میں نے گھیلے ہی رکھ دیے ہیں ہمیشہ کی طرح جس چیز کو تم چھو لو اسے بنا صاف کیے میں سنبھال لیتی ہوں مجھے تمہارے لمس سے بھی بے انتہا محبت ہے ارسلان۔۔ میں نے اپنی ٹوٹی چوڑیاں بھی سنبھال لی ہیں جو تمہارے مضبوط ہاتھ کی گرفت سے میری کلائی میں ٹوٹ گئی تھی اور پتہ ہے تمہیں ارسلان میں نے کلائی سے نکلتا خون بھی ٹشو میں جذب کر کے رکھ دیا ہے قسم سے تم سے ایسی محبت کوئی نہیں کر سکے گا جیسے میں کرتی ہوں ارسلان۔۔۔ لوٹ آؤ نا ارسلان " جیسے جیسے آقراء آگے بڑھ رہی تھی ویسے ویسے آنکھوں سے آنسو تیزی پکڑ رہے تھے اس نے دوسرا صفحہ پلٹا وہاں پر ایک ٹشو پڑا تھا اس نے وہ اٹھا لیا اس پر لکھی تحریر کسی اور کی تھی آقراء نے پڑھنا شروع کیا۔۔

"سنو فائزہ آج تم لائبریری میں تھی تو میں تمہارے انتظار میں پاگل ہو گیا پلیز کیفے ٹیریاں آ جاؤ اور اپنی ناراضگی ختم کرو ورنہ یہ بندہ ناچیز مر جائے گا تمہارے بنا " آقراء نے وہ ٹشو ویسے ہی لپیٹ کر رکھ دیا اور اس صفحے پر بھی کچھ لکھا تھا جہاں سے ٹشو اٹھایا تھا۔

تمہاری کتاب سے ملا تھا مجھے یہ ٹیشو ارسلان تو وہ لڑکی تمہارے ساتھ پڑھتی ہے تم واپس آؤ میں تمہیں بتاؤں گی تم ایسا کیسے کر سکتے ہو میرے ساتھ مجھ سے آج تک تم نے پیار کے دو بول نہیں بولے اور اس لڑکی کی ناراضگی برداشت نہیں ہو رہی تم سے "آقراء نے ڈائری بند کر دیں اور بیڈ سے ٹیک لگالی" ہائے ماما کیا ہے یہ سب۔۔۔۔۔ میری زندگی کا تو مذاق بنا دیا آپ سب نے "آقراء نے آنکھیں موند لیں ابھی وہ نیند میں ہی جا رہی تھی ماہرہ نے دروازہ کھٹکا دیا آقراء اٹھ گئی

"آقراء باہر آؤ تم سے بات کرنی ہے ہم نے"

"ہم نے مطلب"

"مطلب میں نے اور شائستہ نے"

ءاچھا آتی ہوں نانو "اقراء کہنے کے بعد بیڈ سے اٹھ گئی۔۔۔۔۔!

!.....!

"خالہ آپ نے آقراء سے بات کی تھی "شائستہ تھوڑی دیر پہلے ہی آئی تھی ..مارہ نے شائستہ کو کل آنے والے ہمدانی کے بیٹے کے رشتہ کا بتایا تھا ..

"نہیں میں اسے ابھی بلا کر لائی ہوں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی میں اس سے بات کرنے

کے کی وجہ سے میں نے تمہیں بلاوا بھیجا تھا میں تمہارے سامنے بات کروں گی تم بھی سمجھانا میرے نزدیک دو رشتے ہیں ابھی ایک صائم کا اور ایک وحید کا میں دونوں کا اس سے پوچھو گی جس پر بھی وہ ہاں کر دے اگلے مہینے شادی کرو گی گھر گھرستی میں لگے گی تو خود ہی ٹھیک ہو جائے گی اور اس کا دکھ کم ہو جائے گا اب بیٹھے بیٹھے روتی ہے ندرت کو بہت یاد کرتی ہے۔ میرا دل کٹ کے رہ جاتا ہے اس کی حالت دیکھ کر شائستہ "مارہ کی آنکھیں بھیگ گئیں اس نے دوپٹے کے کونے سے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا

"خالہ میں چاہتی ہوں اقرا وحید کے لئے ہاں کریں یہ رشتہ مناسب ہے اقراء کے لئے اور آپ نہ روئیں خالہ اقراء بہت زیادہ احساس پسند ہو گئی ہے آپ نے ٹھیک کہا کہ شادی ہو گئی تو گھر گھرستی میں لگ کر ٹھیک ہو جائے گی آپ نہ روئیں اللہ تعالیٰ آسانی کرے گے ہمارے لیے "شائستہ نے مارہ کو دلاسا دیا اتنے میں اقرا بھی باہر آگئی۔

"جی نانو آپ نے بلوایا مجھے "اقراء مارہ کے ساتھ چارپائی پر بیٹھ گئی" یہاں آؤ بچے تم سے بات کرنی تھی ہم نے کل آئے رشتے کے بارے میں "مارہ نے شائستہ کو دیکھتے ہوئے کہا "نانو میں ابھی اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتی ہوں "اقراء نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا

"کیوں اقرا آج نہیں تو کل تو کرنا ہوگا اس بات کا ذکر آج ہی کر لو" شائستہ نے اقراء کو سمجھانے کی کوشش کی

"شائستہ آنٹی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں میں آج ہی اس موضوع کو ختم کرتی ہوں مجھے یہ رشتہ منظور نہیں۔۔

"لیکن کیوں"۔۔۔۔

"نانو میں وجہ بتانے سے قاصر ہوں اور امید رکھتی ہوں کوئی پوچھے گا بھی نہیں"

"اقراء ٹھیک ہے ہم نہیں پوچھ رہے ہم نے تمہاری شادی کرنی تو ہے اگر وحید سے انکار ہے تو ٹھیک ہے ہم تمہاری شادی صائم سے کر رہے ہیں" مائرہ نے لہجے کو سخت کرتے ہوئے کہا

"نانو آپ ایسا نہیں کر سکتی آپ کے پہلے ہی ایک فیصلے سے بہت سی زندگیاں تباہ ہوئی ہے میں نہیں چاہتی ندرت اور ارسلان کی کہانی دوبارہ دہرائی جائے" اقراء کہنے کے بعد چھٹکے سے اٹھ کر وہاں سے چلی گئی مائرہ اور شائستہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگی کہ اقراء کو کیا ہوا اسے کیسے پتہ چلا شادی زبردستی کی تھی۔۔

"شائستہ اقرا کے ماموں کو بلواؤ میں وحید کے رشتے کے لئے ہاں کرنا چاہتی ہو میں اسے



اس کے حال میں چھوڑ کر اس کی زندگی تباہ نہیں کر سکتی ابھی میں زندہ ہوں اور جب تک میں ہوں اسے کوئی اختیار نہیں کہ اپنے لیے یہ کوئی غلط فیصلہ کرے میری لاڈلی کی بیٹی ہے جس بیٹی کو دیکھ کر میں جیتی تھی شائستہ اس کا خون ہے یہ میں کیسے اپنی جان سے عزیز بچی کے خون کو برباد کر دو "مارہ نے آنکھوں کو دوپٹے سے صاف کیا شائستہ جلدی سے اٹھ کر فائق کو بلانے چلی گئی۔۔۔۔۔

!.....!

اقرانے پھر اپنے کو کمرے میں بند کر دیا

"مجھے پتا تھا نانو آپ صائم کا نام لازمی لئے گی۔۔۔ ماما میں کہاں آگئی کچھ سمجھ نہیں آرہا " ندرت کی یاد آئی تو وہ پھر ڈائری لے کر بیٹھ گئی " اور کتنے سچ افشاں ہونے ہیں مجھ پر " آقراء نے وہیں سے ڈائری پڑھنا شروع کی۔۔۔۔

4 ستمبر 1989

"تم نے میری پسندیدہ کلپ توڑ دی ارسلان کیوں.... کیوں.... میں نے جھوٹ نہیں کہا تھا بس بات کو غصے سے کہا اور تم کہتے ہو خالوں کی موت کی ذمہ دار میں ہوں نہیں ارسلان میں نہیں ہو تم ہو اس رات تم نے خالو کو باتیں سنائی تھی۔۔۔۔۔ تم کہتے ہو میں اس

رات کمرے میں انہیں صحیح چھوڑ کر گیا تھا کیسے صحیح چھوڑ کر گئے تھے ہاں باتوں کے تیر چلا گئے تھے تم ارسلان تم مجھے آدھا ادھورے بھی منظور ہو۔۔۔ لیکن تم میرے ہو تو نہ چھوڑ دو اس لڑکی کا پیچھا کیا ملا تمہیں اس کے ساتھ سے سوائے اپنوں سے دوری۔۔۔ ارسلان مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے اتنی زور سے کوئی بال کھینچتا ہے تم ظالم انسان ہو۔۔۔ تم بہت ظالم ہو تم سے میں اب کوئی بات نہیں کروں گی دیکھ لینا۔۔۔۔۔ میرے دل میں بسنے والے۔۔۔ آج تو نے ہی زخم دے دیا مجھے۔۔۔ خون رستہ ہے میرے زخم سے۔۔۔ آدیکھ ان زخموں کو۔۔۔ محتاج ہیں تیری مرہم کے۔۔۔

"اوف ماما اوف بابا آپ کو مارتے تھے ہائے اللہ کیوں یہ سب کیوں۔۔۔ کیوں آخر کیوں"

اقراء نے گہرا سانس بھرا اور اگلا صفحہ کھولا

4 جنوری 1990

"تو آج تم میرے ہو گئے ارسلان تمہارے بھگے جسم سے اٹھتی مہک ابھی بھی میرے نتھنوں سے ٹکرا رہی ہے تمہارے وجود کا لمس میں ابھی تک محسوس کر رہی ہو ارسلان

میرا پیار آج امر ہو گیا میری روح کو سکون مل گیا آج۔۔ ارسلان مجھے پتا ہے تم مجھ سے  
شرمندہ ہوں تبھی چلے گئے ہو کوئی نہیں تم کر لو یقین اس بات کا کہ تمہیں مجھ سے محبت  
ہو گئی ہے۔۔۔"

تیرے وجود سے اٹھتی مہک...

میرے دل کے آنگن میں بستی ہے۔۔۔

اقراء کی آنکھوں میں آنسو تھے اور چہرے پر مسکراہٹ

"اچھا تو واقعی میں... میں وجہ بنی ان کی جدائی کی بابا نے اپنا لیا تھا ماما کو "اقراء نے پھر

گہرا سانس لیا۔۔ اور ڈائری کا اگلا صفحہ کھول

3 اپریل 1990

"جس طرح تم میرا خیال رکھ رہے ہو ارسلان مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے تم ہمیشہ ہی

ایسے رہو آنے والی اولاد بہت مبارک ہو گی ہمارے لئے انشاء اللہ۔

"اے کاش میں آپ لوگوں کے لئے مبارک نصیب ہوتی "اقراء نے اگلا صفحہ پلٹا یہاں پر

اس کی پیدائش کی ایک ہفتے بعد کی تاریخ تھی۔۔

12 ستمبر 1990

5" ستمبر کو یہ ننھی پری میری زندگی میں آئی اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اللہ نے مجھے اولاد دی ارسلان کی تو جان ہے اقراء میں جب تک اسے دیکھ نہ لیں چین سے سوتے نہیں ہیں میرے سے رویہ تو بہتر ہے لیکن کبھی کبھی غصہ بھی کر جاتے ہیں لیکن اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اب یہ صحیح ہے ہفتہ اتوار آتے ہیں اب اقراء کے لئے اتنا کچھ لاتے ہیں میرے لیے کبھی کبھی چوڑیاں لے آتے ہیں شکر ہے ارسلان آپ کے دل میں بھی محبت کا بیج بویا"

"اللہ بابا کتنا پیار کرتے تھے مجھ سے لیکن وہ چلے کیوں گئے" اقراء نے ایک ہاتھ سے آنسو صاف کیا اور دوسرے ہاتھ سے صفحہ پلٹا تو اس میں ڈائری کا ہی صفحہ پھاڑ کر رکھا گیا تھا پھٹے ہوئے ٹکڑے تھوڑے بڑے تھے اقراء نے جلدی سے انہیں جھوڑا اور اس پر لکھی تحریر پڑھنے کی کوشش کی۔۔۔

26 مارچ 1990

"ارسلان تم نے مجھے طلاق نامہ بھیج دیا۔۔۔ کیوں آخر کیوں یہ لفافہ جب بھی دیکھتی ہوں دل کٹ کر رہ جاتا ہے تم اس حد تک چلے جاؤ گے میں تو تمہیں بہت بڑی خوشخبری بتانے والی تھی لیکن پرسو آئے اس لفافے نے میری تو جان ہی لے لی ہے میرے وجود

میں پلتی اس ننھس جان پر کیا اثر ہوگا۔۔۔۔۔ "آگے لکھا آقراء سے پڑھا نہیں گیا بہت کوشش کی تو کچھ لفظ پڑھے گئے" میں تمہیں کیسے "

"اوف ہو آگے کیا لکھا ہے ماما نے "اس سے آگے نہیں پڑھا جا رہا تھا اس نے پھر اس لفافے کو ڈھونڈا ڈبے میں سے لیکن اسے کہیں نہیں ملا

"کہاں رکھا ہو گا ماما نے "آقراء نے پوری الماری چھان لیں لیکن نہیں ملا وہ واپس بیڈ پر آ گئی اس کی نظر سامنے پڑی تھیلی میں پڑی اس نے اس میں دیکھا لیکن اس میں بھی نہیں تھا کہاں رکھا ہو گا اقراء نے پھر ڈبے میں دیکھا تو بالکل نیچے لفافہ پڑا تھا آقراء نے جلدی سے نکالا اس نے جلدی سے لفافے کے اندر سے کورٹ کی رسید نکالی۔۔ اس کے اوپر طلاق نامہ لکھا ہوا تھا اقراء نے جلدی سے دستخط والی جگہ دیکھی لیکن اس پر نہ ندرت کا دستخط تھا اور نہ ہی ارسلان کا اقراء کے دل کو ڈھارس ہوئی کہ ندرت کی طلاق نہیں ہوئی اور وہ پھر ڈائری لے کر بیٹھ گئی

21 اکتوبر 1993

"تو آج تم مجھے چھوڑ گئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آج تم نے ہر رشتہ توڑ دیا ارسلان آج کی تاریخ دعا کرو میری زندگی میں دوبارہ نہ آئے میں نے تو تمہیں اپنی بیٹی کا بھی واسطہ دیا

تھا.... تو کیا اولاد صرف عورت کے پیر کی زنجیر ہے کیا مرد اولاد کے لیے سب چھوڑ نہیں سکتا۔ کیا فائزہ آقراء سے بڑھ کر تھی ارسلان جو اس کے لیے اپنی بیٹی کو چھوڑ گئے میری آہ لگے گی فائزہ تمہیں میری بیٹی سے اس کا باپ چھین کر تم سکھ کا سانس بھی نہیں لے پاؤں گی تمہیں اللہ دکھائے گا وہ دن جب تم ارسلان کے لیے تڑپو گی لیکن ارسلان کے دل میں تمہارے لئے صرف نفرت کے سوا کچھ نہیں ہو گا یہ ایک ماں کی بددعا ہے تمہیں فائزہ میری بچی کے سر سے باپ کا پر شفقت ہاتھ اٹھا کر تم کبھی سکون کی نیند بھی نہیں سو پاؤ گی"

"ماما کیا بابا نے چھوڑ دیا آپ کو.. ماما بابا کیسے کر سکتے ہیں ایسا " آقراء پھر رونے بیٹھ گئی اس نے اپنی آنکھوں سے گرتے آنسو کو صاف کیا پھر صفحہ پلٹا وہ اب جلد از جلد ڈائری پڑھ کر ختم کرنا چاہتی تھی

3 دسمبر 1999

" بہت بہت مبارک ہو ارسلان تمہیں تمہارے بیٹوں کی تم نے کر لی فائزہ سے شادی مبارک ہو تمہیں۔۔ لیکن میری بچی اس کا کیا ہاں اور تم نے اس سے جھوٹ بول کر رشتہ توڑ

دیا لاتے نہ اتنی ہمت اسے سچ بتانے کی بتاتے نہ اپنی بیٹی کو اپنی رنگینیوں کا۔۔۔ ایک دن تم خود بتاؤ گے اس کو سچائی میں کبھی نہیں کھولوں گی اپنی زبان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے میں چپ تمہارا ذکر ختم اور آج سے ڈائری سے بھی رشتہ ختم کیونکہ میں تو تم سے باتیں کرتی تھی نا اس ڈائری میں لیکن ایک آخری اس تھی شاید بیٹی کے پیار میں آجایا کرو گے تو ایک آنکھ بھر میں بھی دیکھ لوں گی لیکن اب میں ماں ہوں ارسلان اور ممتا کا پیار تم نے دیکھا نہیں ہے تم آج ندرت محمود کے دل سے اتر گئے ہو مجھے نہ تم سے کوئی محبت ہے اور نفرت میں کسی بھی قسم کے رشتے کے ناتے تم سے بندھی نہیں رہنا چاہتی میری زندگی میں ارسلان نامی شخص کبھی نہیں آیا تھا اور نہ آئے گا آج ختم تم سے جوڑی ساری امیدیں"

"تو آپ دونوں اپنی اس جنگ میں مجھے ہار بیٹھے ماما پاپا۔۔۔ میرا مذاق بنا بیٹھے آپ لوگ " آقراء نے دوسرا صفحہ پلٹا تو وہاں پر ندرت کی وفات کی تاریخ تھی آقراء چونک گئی "کیا ماما نے اس دن اپنی ڈائری لکھیں۔۔۔ ماما نے واقعی میں لکھنا چھوڑ دی تھی اتنا عرصہ گزار کر آپ نے دوبارہ ڈائری لکھیں۔۔۔ کاش میں اس دن آفس نہ جاتی تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا"

اقراء نے جلدی سے وہ تحریر پڑھنا شروع کی

3 مئی 2019

"میرے سینے کا درد کم ہونے کو نہیں آرہا ارسلان یہ وہی درد ہے جو تم نے شادی کے دوسرے دن دیا تھا لگتا ہے میرا اس دنیا سے رخصت ہونے کا دن آگیا ہے سانس روک رہی ہے لیکن ارسلان تم نہیں ہوں میرے پاس تمہارے سینے پر سر رکھ کر مرنا چاہتی ہوں لیکن تم نہیں ہو میرے پاس میں نے تو پاکیزہ محبت کی تھی نہ شعری حق لیا تھا نہ پھر کیوں تم اس لڑکی کے ہو گئے ارسلان کیوں۔۔۔ میرا سانس روک رہا ہے میں کیا کروں۔۔۔"

(ندرت کے مرنے والا دن)

ڈائری میں لکھنے کے بعد ندرت اٹھی اور کچن میں گئی ماچس لینے ماچس لے کر کمرے میں واپس آئیں "آج میں ان سب کو جلا دوں گی میں نہیں چاہتی میرے مرنے کے بعد آقراء کو کوئی سچائی معلوم ہو

ارسلان نہ تو کبھی واپس آئے گا اور نہ اسے کبھی ملے گا "اسی وقت باہر دروازے پر زور سے دستک ہوئی ندرت ڈر گئی "شائد آقراء آئی ہوگی "ندرت نے جلدی سے سب کچھ



الماری میں رکھا پھر دروازے پر دستک ہوئی ندرت جلدی سے باہر آئیں ماچس کیچن میں رکھی اور دروازے تک گئی تو کنڈی کھلی تھی

"جی کون"

"شائستہ آنٹی نے بھیجا ہے یہ سالن بنایا تھا تالا تھا تو میں واپس چلا گیا لیکن ان نے بتایا آپ اندر ہی ہیں

یہ لیں تھیلی میں اوپر سے دے رہا ہوں دروازے کے۔۔ بیٹنگن کا بھرتا ہے"

"ہاں لاؤ دو" ندرت نے تھیلی دروازے کے اوپر سے لی پھر وہ لا کر فریج میں رکھ دیں

کیونکہ اسے بھوک تو لگی نہیں تھی وہ وہیں بیٹھ گئی چیئر پر

"آقراء تم میری جان ہو بچے آج نہ جاتی بچے آج دل بہت پریشان ہیں" ندرت نے پانی پیا

اپنی سوچوں کے بیچ میں

"آج میں سب جلا دوں گی" کہنے کے بعد میں ندرت چیئر سے اٹھی ماچس لینے کے لئے

لیکن اسی وقت اسے بہت زور کا چکر آیا کرسی سے سہارا لیا لیکن توازن برقرار نہیں رکھ

پائی اور نیچے گر گئی چولے کے ساتھ والی دیوار سے ٹیک لگا دیا سانس روک رہا تھا ندرت کا

آنکھیں بند ہو رہی تھی پھر اچانک انہیں آقراء کی آواز آنے لگی وہ بولنا چاہ رہی تھی لیکن

آواز بہت آہستہ تھی پھر ندرت کو آقراء کی آواز اپنے پاس سے آنے لگیں ان نے ہاتھ سے چیر کو ہلانا چاہا لیکن جسم میں جان نہیں تھی اچانک انہیں آقراء اپنے پاس آتی دکھائی دی اور دل کو سکون ملا آقراء کیا بول رہی تھی وہ نہیں سن پا رہی تھی وہ اسے کچھ بولنا چاہ رہی تھیں اور ان نے بول بھی دیا لیکن انہیں سمجھ کچھ بھی نہیں آرہا تھا۔۔ ندرت نے کلمہ پڑھ کر آنکھیں بند کر لی ہمیشہ کے لئے)

اقراء کو آخری تحریر پڑھنے کے بعد وہ دن یاد آیا جب وہ آفس سے واپس آئی تھی اس نے ذہن پر زور دیا ندرت کیا کہہ رہی تھی

"ماما آپ نے کچھ کہا تھا مجھے اس دن کیا کہا تھا۔"

"اقراء بچی.... ہاں یہ کہا تھا نہیں نہی میرے نام کے آگے بھی کچھ کہا تھا اپنے "اقراء نے آنکھیں بند کیں اور سوچنا شروع کیا کافی دیر ذہن پر زور دینے کے بعد اسے یاد آیا کہ ندرت نے کیا کہا تھا

"اقراء بچے مجھے معاف کر دینا"

"ماما نے معافی کیوں مانگی تھی مجھ سے... ماما جانتی تھی میں یہ ڈائری پڑھو گی اور سچائی جان کر میں ماما سے نفرت کرو گی ماما سچائی جاننے کے بعد۔۔۔ میرا تو اپنے وجود سے بھی اعتبار

آٹھ گپا۔۔۔۔۔

ماما بابا آپ دونوں نے جو کیا میرے ساتھ اس سب کی ذمہ دار فائزہ ہے اور سچائی جاننے کے بعد میرے لیے فیصلہ کرنا اور بھی آسان ہو گیا ہے۔"

اقرا بیڈ سے اٹھی اور مائرہ کے کمرے میں گئی۔۔

!.....!

"کیا ہوا اقراء" ماہرہ نے اقراء کو کمرے میں آتا دیکھ کر کہا کمرے میں اقراء کے ماموں مامی شائستہ اور اصغر موجود تھے۔۔

"نانو سر ہمدانی سے کہیں اس اتوار کو اپنی پوری فیملی کے ساتھ ہمارے گھر آئیں اور اپنی بہن کی فیملی کے ساتھ بھی لازمی "آقراء نے سب کو نظر انداز کیا اور واپس کمرے میں آگئی بنا مارہ کا جواب سنیں....

!.....!

ماثرہ نے پہلے سب کو دیکھا پھر سمیرہ کے نمبر پر کال ملا دیں دو تین بیل کے بعد سمیرا نے فون اٹھا لیا

"جی انٹی السلام علیکم آپ کی ہی کال کا انتظار تھا" سمیرہ نے خوشی ظاہر کی ہمدانی سمیرہ کے

پاس ہی بیٹھے تھے وہ بھی سمیرہ کی طرف دیکھنے لگے اور سمیرا کو اسپیکر کھولنے کا اشارہ کیا  
سمیرہ نے اسپیکر کھول دیا

"وعلیکم السلام بچے ہاں بس ہم فیصلہ نہیں کر پا رہے تھے اقراء کوئی جواب جو نہیں دے  
رہی تھی لیکن اب اقراء چاہتی ہے آپ اس اتوار کو اپنی فیملی کے ساتھ آئے رشتہ کرنے  
ہماری طرف سے بھی ہاں ہے اب اور ہاں آتے ہوئے اپنی بہن کو بھی لائیے گا ہمدانی  
فیملی کے ساتھ اقراء کا کہنا ہے وہ سب کے سامنے اس رشتے کو تہہ کرنا چاہتی ہے آپ  
اپنی بہن کی فیملی کو بھی لائیے ساتھ "ماہرہ نے کچھ لفظوں کو خود سے شامل کیا سمیرا نے  
آنے کی حامی بھری پھر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد کال منقطع کر دی  
"اب کیا کریں گے فائزہ نہیں مانے گی" سمیرہ نے فون بند کرتے ہی ہمدانی سے کہا  
"مان جائے گی وحید کے خاطر...."  
ہمدانی نے سوتے ہوئے سمیرہ کو جواب دیا

"ایک ہی بھانجا ہے تمہارا اس کی بات طے کرنے بھی نہیں آؤں گی فائزہ تم "دو دن سے  
ہمدانی فائزہ کو منا رہے تھے۔۔"

"بھائی ارسلان بیمار ہو جائیں گے پاکستان آکر لاسٹ ٹائم آئے تو واپس آکر ایکسیڈنٹ کروا لیا" فائزہ نے روہانسی ہو کر کہا۔

"بیوقوف لڑکی وہ ڈرائیور کی وجہ سے ہوا تھا اور اگر تم نہ آئی تو میں تم سے کوئی رشتہ نہیں رکھوں گا"

ہمدانی نے بلیک میل کیا جو کامیاب ہو گیا جمعہ کو ارسلان اور فائزہ ایک بار پھر پاکستان آگئے ....

!.....!

"بھائی نام کیا ہے لڑکی کا" فائزہ نے آتے ہی رٹ لگا دی۔

"ایسے نہیں بتاؤں گا خود دیکھ لینا اسے اور نام بھی جان لینا" ہمدانی نے فائزہ کی ناک کھینچتے ہوئی کہا۔

"کتنا تنگ کر رہے ہیں بتا دیں نہ" فائزہ نے نروٹھے پن سے کہا۔

"تم نے بھی ایسا کیا تھا دو دن ہم نے منت سماجت کی ہے تمہارے آنے کی اب ہماری باری ہے"

"افوہ بھا اچھا بھائی" فائزہ کہنے کے بعد اٹھ کر کچن میں چلی گئی اور ہمدانی اپنا موبائل لے کر بیٹھ گیا۔

ایک افراتفریح کا عالم تھا ہمدانی کے گھر۔۔ آج اتوار تھا صبح سے ساری تیاریاں ہو رہی تھیں اور دو بجے کے قریب سب روانہ ہو گئے آقراء کے گھر جانے کو۔۔

بچے اور سمیرا وحید کی گاڑی میں تھے اور فائزہ اور ارسلان ہمدانی کے ساتھ اس کی گاڑی میں روانہ ہوئے۔۔ جب راستہ جانی پہچانی جگہ پر پہنچا تو ارسلان ٹھٹھک گیا پہلے اس نے بیک ویو مرر پر فائزہ کو دیکھا فائزہ کی آنکھیں لال سرخ ہو گئی تھیں لیکن وہ چپ تھی ہمدانی کی وجہ سے ارسلان بھی خاموش رہا لیکن جب ہمدانی نے گاڑی موڑی ارسلان کے گھر جاتے سڑک پر تو ارسلان کی آنکھیں بھیگ گئی فائزہ کا تو غصے سے برا حال تھا۔۔

جب گاڑی ارسلان گھر کے پاس روکی تو ارسلان باقاعدہ رونے لگا دبی دبی آواز میں ہمدانی نے ارسلان کو دیکھا۔۔

"تم رو رہے ہو"

"نہیں.... نہیں تو" ارسلان نے تھوک نکل کر کہا۔۔ پھر ہمدانی گاڑی سے اتر گیا اور ڈیگی سے ویل چیئر نکالی ارسلان کی۔ اسے اس پر بٹھایا اور سمیرا والی گاڑی کا انتظار کیا اور وہ بھی کچھ دیر میں آگئی پھر ہمدانی نے بیل بجائی آقراء کے گھر کی۔۔۔۔۔!

اقراء کو اتوار کا انتظار تھا اس نے اس دن ندرت کی بری کا سوٹ پہنا تھا نیلے رنگ کا مارہ نے منع بھی کیا لیکن وہ نہ مانی چار سوٹ نئے پڑے تھے ندرت کے جو اس نے آقراء کے لئے رکھے تھے پھر ندرت کی ہی جیولری پہنی اور ندرت کی طرح ہی بیچ سے مانگ نکال کر ڈھیلی سی چھٹیاں بنائی۔۔۔۔ آنکھوں میں کا جل لگایا اور تیار ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

تین بجے کے قریب گھر کی گھنٹی بجی صباء نے دروازہ کھولا گھر میں اس وقت آقراء کے ماموں مامی شائستہ اور اس کے بچے اور میاں اور ارسلان کے چاچو چاچی موجود تھے۔۔۔۔۔

"السلام علیکم" صباء نے دروازہ کھولا۔۔ تو سب باری باری اندر آئے لیکن ارسلان وہیں ٹھہر گیا۔۔۔۔۔

بیل کی آواز سن کر آقراء بھی باہر آگئی اور ہمدانی کی فیملی کو رسیو کیا پھر بار دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"دھولا میاں بھی آئے ہیں باہر ہیں اپنے خالو کے ساتھ "سمیرہ نے مسکراتے ہوئے آقراء کو بے چینی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اقراء پھیکی ہنسی ہنس کر واپس اندر کی طرف ہو گئی۔۔

اور پھر اچانک ارسلان وحید کے ساتھ اندر داخل ہوا اور سارے گھر والے چونک کر اٹھ گئے۔۔

آقراء نے ان کو دیکھا اس سے پہلے گھر کا کوئی فرد کچھ کہتا ہے اقرانے فوراً سے بولا۔۔

"ارسلان انکل آئے۔۔ سب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں اندر آئیں بیٹھے یہاں پر "اقرانے

سب کو دیکھ کر کہا اور وحید سے ویل چیئر پکڑ لیں اور خود ارسلان کو اندر لائی۔۔

ماڑہ اور شائستہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگی اور کچھ دن پہلے کہا اقراء کا جملہ یاد آگیا جو اس نے کہا تھا۔۔

"آپ سب بیٹھ جائے " اور اقراء خود سامنے کھڑی ہو گئی اور سب کو دیکھنے لگی۔۔

"ایک منٹ آپ سب بیٹھیں میں اپنا فیصلہ سنانے سے پہلے کچھ کہنا چاہو گی لیکن اس سے

پہلے میں اپنے کمرے سے ہو کر آ جاؤں " آقراء کمرے میں چلی گئی کہنے کے

بعد۔۔۔۔ سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے آقراء جلد ہی باہر آ گئی اس کے ہاتھ میں کچھ



ڈبے تھے اس نے دو دو کر کے لا کر برآمدے میں پڑھے ٹیبل پر رکھے۔۔۔۔۔ جسے دیکھ کر ماہرہ نے شائستہ کے کان میں سرگوشی کی۔۔

"کیا ندرت نے انہیں جلایا نہیں تھا کتنی بار کہا تھا اسے پھینک دے سب جلا دے لیکن اس لڑکی نے ایک نہ سنی میری۔۔" شائستہ مائرہ سے کچھ کہتی اس سے پہلے آقراء بول پڑی۔۔۔۔۔

"آپ سب سوچ رہے ہوں گے کہ آقراء کو کیا ہو گیا ہے ہائے نہ سوچیں ارسلان انکل میں پاگل نہیں ہوئی ابھی بھی کچھ ہوش بچے ہیں میرے۔۔۔۔۔"

آپ سب تو جانتے ہو گئے میرا نام نانانا پورا نام آقراء ارسلان سلیم اور اتفاق سے ان کا نام بھی "آقراء ارسلان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسکرانے لگی طنزیہ۔۔۔۔۔" ارسلان سلیم ہے اور تو اور اتفاق سے یہ ہو بہو میرے باپ کی طرح ہیں کیسے کیسے اتفاق ہوتے ہیں نا ارسلان انکل۔"

"آقراء بچے"

"چپ کوئی حق نہیں مجھے بچے کہنے کا آپ کو۔۔۔۔۔ کھو دیا آپ نے یہ حق" اتنا کہنے کے بعد آقراء چپ ہو گئی اور ارسلان کے پاس آکر ہلکا سا جھوکی اور تجز آواز میں بولی۔۔

--- "میری ماں نے تو سچی محبت کی تھی نا آپ سے تو انہیں اتنی اذیت کیوں دی  
بابا۔۔۔۔۔ آپ نے کیوں کیا ایسا۔۔۔۔۔ ایک بیٹی کے ہوتے ہوئے آپ نے ایک اور  
شادی کر لی اور مڑ کر پوچھا نہیں کہ میں کیسی ہو میری ماں کیسی ہے اور "اتنا کہنے کے بعد  
آقراء سیدھی کھڑی ہو گئی اور دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔  
"ہاں مسٹر ارسلان آپ ندرت بیگم کو ڈھونڈ رہے ہوں گے... ارے ارے جائیں ڈھونڈیں  
مل جائے تو مجھے بھی ملوا دینا ان سے"  
آقراء نے ارسلان کے پاس جا کر طنزیہ لہجے میں کہا۔۔  
"کیا ہوا ندرت کو "ارسلان نے ڈوبتے دل سے پوچھا آقراء سے۔۔  
"نانو دیکھیں آپ کی بیٹی کا پوچھ رہے ہیں بتائیں  
انہیں نانو بتائیں..... بتائیں انہیں کہ مرگئی ہے میری ماں ان کے انتظار میں۔۔۔۔۔ مر گئی  
ہے میری ماں۔۔۔۔۔۔۔ ہر رشتہ چھینا ہے مجھ سے اس عورت نے "آقراء نے آخری  
لفظ فائزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا  
"فائزہ بیگم پا تو لیا تم نے میرے باپ کو چھین تو لیا تم نے مجھ سے میرا بچپن لیکن سکون  
سے تو تم بھی نہیں رہی ہو گی حال بتا رہا ہے مجھے تمہارا کیا ملا تمہیں تین لوگوں کی موت کا

باعث بن کر اور ایک بچی کو یتیم کر کے ہاں۔۔۔۔ "آقراء کا جسم غصے اور غم کی شدت سے کانپنے لگا تھا۔

"بچپن میں باپ چل بسا تھا میرا مجھے یہ کہہ کر کہ مجھے بیٹا چاہیے تھا بیٹی نہیں مر گیا تھا اس دن میرے لیے میرا باپ لیکن دل میں ایک آس کا جگنو تھا میرے۔۔۔۔۔ اتنا بے رحم تو نہیں ہے شاید اپنے کیے کا پچھتاوا ہو۔۔ تو موڑ آئے احساس ہو کہ میں نے غلط کیا ہے تو موڑ آئے اور جب نا آیا تو دل کو سمجھا لیا سب کے باپ چلے جاتے ہیں۔۔۔۔ تم بھی سمجھ لو آقراء کے مر گیا تمہارا باپ۔۔۔

لیکن دل و دماغ نہیں مانتا تھا وہ واپس آئیں گے آقراء تو ڈھونڈ لیکن کیا فائدہ اب باپ ملنے کا جب ماں ہی نہیں رہی "آقراء کہنے کے بعد ہمدانی کے پاس آگئی۔۔۔۔۔

"سر آپ جانتے ہیں میں آپ کے بیٹے سے شادی کر لو۔۔۔۔۔ ایک ایسے شخص سے جس کے خاندان کے ایک فرد نے میری پوری زندگی تباہ کر دی۔۔۔۔۔ میں راتوں کو اٹھ کر روتی تھی تڑپتی تھی کہ میرا باپ چھوڑ گیا میری وجہ سے میری ماں کو۔۔۔۔۔ میرا باپ دور ہو گیا میری ماں سے اور میں نے ایک ماں سے اس کی اولاد دور کر دیں میں وجہ ہو ان سب کی ہر کسی کی زندگی بے سکون کرنے والی وجہ میں ہوں کیونکہ میرے باپ کو بیٹا

چاہیے تھا اور میں ایک بیٹی تھی -----

بچپن سے لے کر کچھ دن پہلے تک مجھے اپنے عورت ذات ہونے سے نفرت تھی۔۔۔ بابا آپ کی وجہ سے "

سب خاموشی سے آقراء کو سن رہے تھے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر آقراء کی آنکھوں سے گر رہے تھے۔۔۔

آقراء نے وہ ڈبہ کھولا جس میں ندرت کی شادی کا جوڑا تھا۔۔۔

"میری ماں نے ہر چیز سنبھال کر رکھیں کچھ دن پہلے میرے ہاتھ لگا سب اور میری دنیا ہی بدل گئی ایک۔۔۔ ایک سیلاب آ کر گزر گیا میری زندگی سے اور مجھے پتہ ہی نہ چلا "

آقراء نے سب کچھ زمین پر پھینک دیا۔۔۔

سب آقراء کو دیکھ رہے تھے۔۔ ہمدانی نے غصے اور تعجب کے ملے جلے تاثرات سے فائزہ کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ہمدانی کو اس طرح اپنی طرف دیکھتا پا کر فائزہ نے خون خار نظروں سے آقراء کو دیکھا

۔۔۔۔ اور دل ہی دل میں اچھی خاصی باتیں سنا دی آقراء اور ندرت کو۔۔۔۔

"کیا قصور تھا میرا بابا بتائیں کیا قصور تھا میرا میری زندگی کیوں عذاب کی آپ سب نے

281

ہمت نہیں تھی کہ کوئی کچھ کہتا آقراء خود اٹھی۔۔۔۔ ارسلان نے آقراء کی طرف دیکھا تو اسے ایک پل کو لگا ندرت سامنے ہے " یہ جوڑا "ارسلان کو یاد آیا جب وہ کافی عرصے بعد گھر آیا تھا تو ندرت نے یہی جوڑا پہنا تھا اور اس دن ارسلان نے اسے مارا تھا بالوں سے گھسیٹ کر لے کر گیا تھا وہ اسے کمرے میں۔۔۔ یہ سوچ کر ارسلان کو اور دکھ ہونے لگا اور اس نے نفرت سے فائزہ کی طرف دیکھا۔

"آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں اور میری یہ امید قائم رکھیے گا اتنا کچھ سننے کے بعد آپ لوگ اب کبھی نہیں آئیں گے یہاں مجھے جھوٹے رشتے نہیں چاہیے ہیں " اتنا کہنے کے بعد آقراء کمرے میں چلی گئی۔ ہمدانی نے مائزہ سے بات کرنی چاہی لیکن مائزہ بھی اٹھ کر اندر چلی گئی۔۔۔

"مجھے ندرت کی قبر پر لے جائے کوئی خدا کا واسطہ ہے لے جائے کوئی... اصغر تو تو یار ہے میرا... لے جا مجھے میری ندرت کی قبر پر چاچو آپ لے جاؤ مجھے۔۔۔۔۔ لے جائے کوئی مجھے ندرت کی قبر پر لے جائے کوئی "ارسلان زور سے چیخنے لگا۔۔ مائزہ کا دل تڑپ گیا۔۔۔

پیدا ہونے ہوتے ہی نرس نے ارسلان کو مائزک کی گود میں دیا تھا گھر کی پہلی اولاد تھی



لیکن ایسا کرنے سے خود کو ہی اذیت ملے گی جانے دے میرے بچے کو "مائڑہ نے روتے ہوئے آقراء سے التجاء کی۔۔ بوڑھی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر آقراء کو دکھ ہوا وہ چپ کر گئی اور خاموشی سے کمرے میں چلی گئی اس کے جانے کے بعد اصغر ارسلان کو قبرستان کی طرف لے جانے لگا۔۔۔

!.....!

ارسلان کے ساتھ ہمدانی اور عدیل اور عقیل بھی ساتھ تھے قبرستان پہنچ کر سب نے فاتحہ پڑھی اور قبر پر پھول ڈالے ارسلان نے سب کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ آنسو ارسلان کے چہرے کو بھگو رہے تھے۔۔۔۔۔ سب ارسلان کی آنکھوں کی تحریر پڑھ چکے تھے تھوڑی دیر کے لئے ارسلان کو اکیلا چھوڑ دیا۔۔ "ندرت ہا ہائے" ارسلان نے گہرا سانس لیا۔۔۔

"یہ کیا ہو گیا میں کیا کر گزرا زندگی میں کبھی نہیں سوچا تھا کہ جب ہم دوبارہ ملیں گے تو ایسے ملیں گے ہمارا بچپن ساتھ گزرا۔۔ ہماری جوانی بھی ساتھ گزری کیا وقت تھا وہ۔۔۔۔۔ میں جان بوجھ کر تمہیں تنگ کرتا تھا۔۔ تم سے التجاء تھا میں کبھی جان ہی نہ پایا میں ایسا کیوں کرتا تھا میں تم سے دور نہ جاتا ندرت تھا۔۔۔۔۔ میں تمہارے پاس رہنے





فائزہ کے بہکاوے میں آتا گیا یا شاید یہی قسمت تھی ہماری ----- میں تمہارا تو مجرم تھا  
ہی ندرت میں تو اپنی بچی کا بھی مجرم نکلا۔-----

جب پہلی بار میں نے اسے سر ہمدانی کے آفس میں دیکھا  
میں چونگ گیا وہ ہو بہو تمہارا عکس ہے ہاں اس کے چہرے کے نقش مجھ پر گئے ہیں لیکن  
اس کی آنکھیں اس کی چال اس کا بولنے کا طریقہ تمہاری طرح ہے اور تمہاری طرح  
روتے ہوئے اس کی نال سرخ ہو جاتی ہے اور تمہاری طرح روتے ہوئے شرو و شرو  
کرتی ہے۔----- ندرت بہت انمول تحفہ دے کر گئی ہو تم مجھے۔---

اے کاش میں قدر کرنے والا ہوتا تو آج یوں اس طرح تمہاری قبر پر روتا نہیں  
----- ہاں ندرت دیر سے ہی سہی لیکن میں اپنی محبت کا اعتراف کرتا ہوں کہ ندرت  
محمود یہ ارسلان سلیم ہمیشہ سے تمہارا تھا روز محشر میں اللہ سے تمہارا ساتھ مانگوں گا اس  
دنیا میں تو ہم نہ ملے اس دنیا میں ہمیشہ ساتھ رہیں گے "ارسلان روتے جا رہا تھا آنسو  
نہیں روک رہے تھے لیکن دل ہلکا ہو رہا تھا سالوں کی تکلیف کم ہو رہی تھی۔--  
"بھائی چلو دیر ہو رہی ہے "اصغر نے آکر ارسلان سے کہا۔--

ارسلان اصغر کی طرف دیکھ کر مسکرا گیا۔---- پھر اصغر اسے لے کر قبرستان سے باہر

آگیا۔۔۔۔۔ عدیل عقیل اور ہمدانی گھر چلے گئے تھے پہلے ہی اپنی گاڑی میں۔۔۔

!.....!

ان سب کے جانے کے بعد فائزہ سمیرہ بھی جانے کے لیے اٹھ گئی۔۔۔۔۔ وحید انہیں گھر لے گیا اپنی گاڑی میں۔۔۔

اقراء نے کمرے میں آکر کمرالاک مر دیا پھر ساری چیزیں غصے سے پھینکنا شروع کر دیں وہ الماری کے پاس گئی ایک ایک کر کے سارے اپنے کپڑے باہر پھینک دیے۔

"کیوں آئے ہیں واپس کیا لینے آئے ہیں یہاں یہ۔۔۔۔۔ جب زندہ تھی تب قدر نہیں تھی ان کو آج مر گئی تو جا رہے ہیں ان کی قبر پر ہو ہو" اقراء نے غصے سے الماری کا لا کر نکال کر باہر پھینک دیا۔۔۔۔۔

بیڈ شیٹ بھی وہ اتار کر پھاڑ چکی تھی غصے سے۔۔۔۔۔ زمین پر کمرے کی ہر چیز کا ڈھیر جمع تھا الماری پوری باہر تھی اقراء نے ڈراز نکال کر بھی باہر پھینک دیا اور اسی وقت اس کی نظر خفیہ ڈراز پر پڑی اس نے اسے کھولنا چاہا تو وہ لوک تھا اور اس نے وہ لاٹ توڑنے کا سوچا اور بیڈ سائڈ کے پاس پڑھا ڈبہ اٹھا کر لے آئی اس میں سے اس نے اسکر و پانا نکالا اور اس لوک کے سائڈ پر مارنے لگی ایسے مارا کہ لکڑی ٹوٹ جائے بار بار مارنے کے بعد

تھوڑی سی جگہ ٹوٹ گئی آہستہ آہستہ اس کے ہاتھ میں تیزی آنے لگی دماغ کام نہیں کر رہا تھا بس غصہ تھا جو وہ نکالنا چاہ رہی تھی کافی مارنے کے بعد لاک والی جگہ لکڑی ٹوٹ گئی۔۔۔ آقراء نے اس لاکر کو کھولا تو اس میں کچھ زیور تھے اور کچھ لفافے آقراء نے وہ لفافے نکالے تو اس میں کچھ پیسے تھے کچھ میں ہزار کچھ میں دو ہزار تھے۔

-----

یہ پیسے کیسے ہیں ماما نے یہاں کیوں رکھے ہوئے ہیں "آقراء نے سوچتے ہوئے لفافے کے پیچھے لکھا پتا دیکھا جو اسے گھر کا تھا اور جہاں سے آیا تھا وہ آقراء نہیں جانتی تھی۔۔۔

اقراء نے ڈراز میں سے سب کچھ باہر نکالا بالکل نیچے کچھ صفحات تھے جو لپٹے ہوئے تھے آقراء نے جلدی سے وہ نکالے۔۔

"ان میں کون سا راز دفن ہے "آقراء نے جھنجھلا کر سوچا۔۔

کھولے تو ایک میں جابجا ارسلان کا نام تھا۔۔۔ اقرء نے دوسرا کھولا تو اس میں تاریخ کے ساتھ گھر کے چیزوں کا حساب کتاب تھا۔۔۔

"میری زندگی کا سب سے بڑا دن" اور اس کے نیچے لکھا تھا

" آج کے دن میں نے اپنی ہر خوشی پالی آقراء کے وجود کی شکل میں۔۔۔۔ میں یہ دن اسی اسپتال میں منانا پسند کرتی ہوں جہاں اقراء پیدا ہوئی تھی۔۔ کیونکہ یہ واحد جگہ ہے جہاں مجھے لگا تم صرف میرے ہو صرف اور صرف میرے۔۔ " آقراء نے تعجب سے وہ تحریر پڑھی اور نیچے وہی پتہ لکھا تھا جس پتے سے پیسے بھیجے گئے تھے۔۔۔۔۔ باقی تمام صفحوں پر آقراء کی برتھ ڈے کا دن تھا اور نیچے یہی تحریر لکھی تھی اور سب پر وہی پتہ لکھا تھا۔۔ اقراء نے سارے پیپر مچوڑا بنائے اور زور سے دور پھینک دیے اور غصے سے کھڑی ہو گئی کمرے میں جا بجا چیزیں بکھری ہوئی تھی آقراء بنا دیکھے ان سے چلتی ہوئی بیڈ تک آئی پاؤں کے نیچے بہت کچھ چھبا لیکن کمیہاں پروا کس کو تھی وہ ابھی بیڈ کے پاس بھی نہیں پہنچی تھی کہ اسے بہت زور کا چکر آیا پھر اسے کچھ سمجھ نہیں آئی وہ اوندھے منہ بستر پر گری۔۔

!.....!

جب کافی دیر ہو گئی آقراء باہر نہیں آئی تو مائرہ کو بہت سے وسوسوں نے آگھیرا وہ

شائستہ کی طرف دیکھنے لگی شائستہ سمجھ گئی تھی لیکن چپ رہی جب دوسری بار ماڑہ نے دیکھا تو شائستہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی

"خالہ دیکھتے ہیں چل کے وہ ابھی بھی بہت تکلیف میں ہے وہ دروازہ نہیں کھولے گی اگر لاریب ہوتی تو مسئلہ ہی نہیں تھا وہ بھی سسرال جا کر بیٹھ گئی ہے" شائستہ نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

دو تین بار دروازہ کھٹکایا لیکن آقراء نے نہیں کھولا شائستہ ماڑہ کو بلا لائی۔۔۔ "اقراء بچے دروازہ کھول دو ناراضگی ختم کرو" ماڑہ نے پیار سے بولتے ہوئے کہا لیکن جواب نا آیا۔۔۔ ماڑہ پریشان ہو گئی شائستہ نے ماڑہ کو پریشان دیکھ کر اصغر کو کال ملا دیں۔۔۔ دو تین بیل کے بعد اصغر نے فون اٹھا لیا

"ہاں کیا ہوا شائستہ" اصغر نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے فون کان سے لگایا۔۔۔

"اصغر وہ اقراء" شائستہ نے صرف اتنا ہیج بولا اصغر نے کہا

"کیا ہوا اقراء کو" اصغر کے ساتھ ارسلان بھی تھا

"کیا وہاں میری بچی کو اصغر" ارسلان نے تڑپ کر کہا

"پتہ نہیں یار نیٹ کا مسئلہ آرہا ہے" اصغر نے فون واپس ڈیش بورڈ پر بند کر کے رکھ دیا

"تم جلدی گھر چلو" ارسلان نے ڈوبتے دل کے ساتھ کہا... اصغر نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی

! \_\_\_\_\_ ! \_\_\_\_\_

اقرا کی آنکھ کھلی تو اس کے سامنے ماثرہ بیٹھی سورہ یاسین پڑھ رہی تھی اقرانے آنکھیں پوری کھول دی تھوڑی دیر اسے سمجھ نہیں آیا جب وہ اپنے ہوش و حواس میں آئیں تو اٹھنے کی کوشش کی آقراء کو ہلتا پا کر ماثرہ فوراً اس کی طرف لپکی۔۔

"میری بچی ہوش آگیا تجھے ہائے میری بچی "مائتہ نے آقراء کو گلے لگا لیا۔۔۔"

"مطلب نانو کیا میں بیہوش تھی" آقراء نے مائرہ کی بات پر ٹوٹے لہجے میں کہا اس کی آواز بھی بیٹھی ہوئی تھی گلا خراب ہونے کی وجہ سے ---

"ہاں بچے" مائترہ نے اس سے دور ہوتے ہوئے جواب دیا

"نانو یہ کمرہ۔۔۔۔۔۔ مطلب سب کچھ "آقراء نے جملہ نامکمل چھوڑ دیا۔۔

"ہاں بچے اس دن تم کافی دیر باہر نہیں آئی میں پریشان ہوں گئی اور پھر شائستہ نے اصغر (کو فون کیا) مائرہ۔ ے جان بوجھ کر ارسلان کا ذکر نہیں کیا (اس نے دروازہ توڑ دیا تم اندر

بے ہوش پڑی تھی تمہارے پاؤں میں کانچ لگا تھا۔ تمہارا کمرہ پورا بکھرا ہوا تھا تمہارا خون کمرے میں جگہ جگہ لگا ہوا تھا۔۔۔۔۔ تم بے ہوش بیٹھ پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اصغر اور شائستہ کی مدد سے ہم تمہیں اسپتال لے کر گیمے اور تم تین ہفتے اسپتال میں رہیں دو دن پہلے تمہیں گھر لائے ہیں ہم ڈاکٹر تو ڈرپ پر ڈرپ لگا رہے تھے اور بس تمہارے ٹیسٹ لے رہے تھے سمجھ تو انہیں کچھ آ نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔ اور انجکشن کا تو پہچو نہ بس اس لیے میں تمہیں گھر لے آئی اور دیکھو چند دن میں تم ٹھیک ہوگی اللہ تمہیں ہمیشہ صحت مند رکھے میری بچی "ماہرہ نے اقراء کا ماتھا چوم لیا

"نانو"۔۔۔۔۔ اقراء نے روتے ہوئے مائرہ کو گلے لگا لیا۔۔۔۔۔

"نہ رو میری بچی "ماہرہ نے اقراء کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"نانو کمرے میں جو سامان تھا ماں کا وہ کہاں ہے "اقراء نے مائرہ سے دور ہوتے ہوئے کہا

--

"وہ سامان "ماہرہ کہنے کے بعد چپ ہو گئی

"کیا نانو وہ سامان کیا "اقراء نے استفسار کیا۔۔۔۔۔

"بچے وہ جس کی امانت تھی وہ لے گیا"



"کیا مطلب نانو" آقراء نے اجنبے سے مارہ کو دیکھا۔۔۔۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ غش کھا کر پھر لیٹ گئی۔۔

"اقراء بچے آرام کرو تمہاری حالت ٹھیک نہیں" ابھی مارہ کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی آقراء کو فیٹس پڑھنے لگے مارہ کو تو ہاتھ پاؤں پڑھ گئے

"کیا ہوا میری بچی کیا ہوا تجھے.." گھر میں کوئی نہیں تھا مارہ نے آقراء کو سنبھالنے کی لاکھ کوشش کی لیکن وہ نہیں سنبھل رہی تھی اچانک اس کے منہ سے جھاگ آنے لگی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگے مارہ کی تو سمجھ سے باہر ہو گیا اور پھر اقراء بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔ پھر مارہ نے شائستہ کو بلوا کر اسے اسپتال پہنچایا۔۔۔۔

!.....! !

مارہ اسپتال کے کوریڈور میں لگی چیئر میں سے ایک پر بیٹھی ہوئی تھی کافی دیر ہو گئی لیکن ڈاکٹر باہد نہ آیا شائستہ نے ارسلان کو فون کر کے بولا لیا تھا۔۔۔

ارسلان ہمدانی اور وحید کے ساتھ وہاں موجود تھا تین گھنٹے بعد ایک لیڈی ڈاکٹر باہر آئی۔۔۔

"ڈاکٹر کیا ہوا" ڈاکٹر کے نکلتے ہی۔۔ ہمدانی فوراً ڈاکٹر کے پاس گیا۔۔۔

"دیکھیے سیریز کیس ہے انہیں پہلے فٹس پڑھیں اس کے بعد منہ سے جھاگ آئی ہے انہیں انجائنا اٹیک ہوا ہے یہ اسٹریس کی وجہ سے ہوتا ہے اور ایسا تب ہوتا ہے جب خون کی تیزی بڑھ جائے تو انسان کا وجود اس کے کنٹرول سے باہر ہو جاتا ہے لیکن اسٹریس سے فٹس پڑنا۔۔ ایک نارمل بات ہے کبھی کبھی انسان چھوٹی سی بات کو سیریز لے لیتا ہے۔۔۔

لیکن جب انسان کی ذات کی نفی ہو جب اس کے کردار کو نشانہ بنا کر اسے ٹورچر کیا جائے تو بندہ اس دور سے گزرتا ہے لیکن یہاں تک بات تو ٹھیک ہے مسٹر "اتنا کہہ کر ڈاکٹر نے لمبا سانس لیا اور سر نفی میں ہلاتے ہوئے تعجب سے ہمدانی صاحب کی طرف دیکھا۔۔۔

"آپ اس بچی کے کیا لگتے ہیں" ڈاکٹر دوبارہ ہمدانی سے مخاطب ہوئی۔۔۔

"میں اس کا باپ ہوں.. "اس سے پہلے ہمدانی کچھ بولتا ان کے ساتھ ویل چیئر پر موجود

ارسلان نے جواب دیا





"وہ اصل میں ایک دم منہ سے نکل گیا" ارسلان نے ٹوٹے لہجے میں کہا  
"دیکھیں ارسلان وکیل اور ڈاکٹر سے کبھی کچھ نہ چھپائیں اگر دونوں سے کیس میں اونچ نیچ  
ہو گئی تو نقصان انسانی زندگی اٹھاتی ہے" فرح نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں  
ملاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"وہ اصل میں ہوا یو تھا کہ۔۔۔۔ وہ کیا ڈاکٹر میری بیٹی ٹھیک ہو جائے گی" ارسلان میں  
ہمت نہیں تھی سب بتانے کی۔۔۔۔  
"دیکھے ہم کوشش تو کر رہیں ہیں۔۔۔۔ باقی جو اللہ کو منظور اگر آپ بتا دیں ایسا کیا ہوا ہے  
کو آقراء 27 سال سے اس تکلیف میں ہے جو اسے خود نہیں معلوم اور ہو سکتا ہے یہ  
پیدائش کے وقت ہو لیکن ہم صرف قیاس ہی لگا سکتے ہیں اگر آپ ہمیں ڈیٹیل دیں گے تو  
آقراء کا کیس حل کرنے میں آسانی ہوگی اور بے فکر رہیں میں کبھی کسی سے شیئر نہیں  
کروں گی آپ کی بات" فرح نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ندرت میری کزن تھی بچپن سے ہی ہماری نسبت طہہ تھی وہ کچھ زیادہ ہی انٹرسٹ لینے  
لگی تھی مجھ میں لیکن میں اس کے بارے میں ایسا نہیں سوچتا تھا پھر ایک دن امی ابو نے

اس سے باقاعدہ میری منگنی کر دی منگنی کے بعد میرا دل بہت بوجھل سا رہنے لگا دل کہتا تھا وہ صحیح ہے جو ماں باپ چاہتے ہیں لیکن دماغ نہیں مانتا تھا ایک عجیب کشمکش میں تھا میں پھر میں پڑھنے کے لئے گاؤں سے باہر چلا گیا تب مجھے احساس ہوا کہ میرے دل میں ندرت کے لئے کچھ ہے لیکن میں نے اس بات کو اپنے دل میں ہی دبا لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہر میں میری ملاقات فائزہ سے ہوئی فائزہ مجھے اٹریک کرتی تھی میں نہیں جانتا کیوں لیکن وہ مجھے اچھی لگنے لگیں وہاں دماغ مانتا تھا دل نہیں اپنی حالت میں سمجھنے سے قاصر تھا پھر ایک دن میری شادی ندرت سے ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بس وقت کا پتیاں گزرتا رہا اور میں دماغ کی سنتا رہا ایک دن میں نے فائزہ سے شادی کر لی بابا میرے اس دنیا میں نہیں رہے تھے میں آزاد تھا ماں کی اتنی نہیں سنتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"وقت کا ایسا پیاں گماں کے مجھے سمجھ کچھ نہیں آئی ندرت کے ساتھ میرا برتاؤ بہتر ہو گیا  
میں سب کچھ بھول گیا میرے لیے میرا سب کچھ میری آنے والی اولاد تھی لیکن پھر ایک  
بار دماغ کی سن بیٹھا۔۔۔۔"

اور جب اقراء تین سال کی تھی میں نے ندرت کو طلاق دے دی اور میں ان دونوں کو  
روتا چھوڑ آیا، "ارسلان ایک بار پھر چپ ہو گیا پھر فرح نے ارسلان کو بولتا نہ پا کر  
بول۔۔۔"

"پھر.."

"ڈاکٹر فرح تین سال بعد میں واپس آیا ندرت کے پاس۔۔۔۔۔ آتا میں روز تھا۔۔۔ لیکن  
تین سال بعد جو میں آیا بہت برا کر گیا میں نے اس طرح۔۔۔۔۔ میں نے اپنی بیٹی کی  
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ مجھے تم نہیں بیٹا۔۔۔۔۔ بیٹا چاہیے تھا۔۔۔ ڈاکٹر فرح  
میں تو کہہ آیا لیکن میری بیٹی آج تک اسی پل میں ہے۔۔۔۔ میں بہت برا باپ ہو۔۔۔  
ڈاکٹر فرح آج واقعی میں میری وجہ سے اقراء اس حال میں ہے "ارسلان ایک بار پھر چپ  
ہو گیا۔۔۔۔"

"دیکھے ارسلان اقراء فور تھ سیٹج پر ہے برین ٹیومر کے ایسے کیسز میں پیشن کا بچنا صرف

!.....!

300





"اصغر ماں کی قبر پر لے جا" ارسلان نے برستی نگاہوں سے اصغر کو دیکھ کر کہا اصغر نے کچھ نہیں کہا اور اسے لے گیا۔۔۔۔ شائستہ گھر کے اندر چلی گئی۔۔۔۔

"ماں معاف کر دیں اپنے اس نافرمان بیٹے کو میں جانتا ہوں تم مجھے نہیں سن سکتی میں یہ بھی جانتا ہوں میری معافی اب کوئی معنی نہیں رکھتی لیکن اللہ تو سن رہا ہے نا وہ جانتا ہے میں

اپنے کیے پر سچے دل سے شرمندہ ہوں" قبر پر پھول چڑھا کر فاتحہ پڑھنے کے بعد ارسلان وہیں بیٹھ گیا پھر اصغر کے ساتھ وہ گھر آ گیا وضو کر کے وہیل چیئر پر ہی نفل پڑھنے لگا نفل پڑھ کر اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے۔۔۔

"پروردگار اس گناہگار کو بخش دے میرے اللہ مجھ سے میرے اپنے چھوٹ گئے میری اپنی کوتاہی کی وجہ سے لیکن اللہ میری بیٹی اللہ اسے کچھ نہ ہو میری بیٹی کو کچھ نہ ہو" کافی دیر ارسلان روتا رہا اور دعا مانگتا رہا پھر وہ اصغر کے ساتھ دوبارہ اسپتال آ گیا۔۔۔



آقراء كى برتھ ڈے كا دن تها اور نيچے يهى تحرير لكهى تهى اور سب ٲر وهى ٲتہ لكها تها۔۔  
اقراء نے سارے ٲيٲر مچوڑا بنائے اور زور سے دور ٲهيٲك ديے اور غصے سے كھڑى هو گئى  
كرمے ميں جا بجا چيزيں بكهرى هوئى تهى آقراء بنا ديكهے ان سے چلتى هوئى بيڈ تك آئى  
ٲاوں كے نيچے بهت كچھ چهبأ ليكن كمبهاں ٲروا كس كو تهى وه ابهى بيڈ كے ٲاس بهى نهى  
ٲنچى تهى كه اسے بهت زور كا چكر آيا ٲهر اسے كچھ سمجھنهىں آئى وه اوندھے منه بستر ٲر  
گرى۔۔

!.....!

جب كافى دير هو گئى آقراء باهر نهىں آئى تو مارہ كو بهت سے وسوسوں نے آكهير او  
شائستہ كى ٲرف ديكنے لگى شائستہ سمجھ گئى تهى ليكن چٲ رهى جب دوسرى بار مارہ نے  
ديكها تو شائستہ بهى اٹھ كھڑى هوئى  
"خاله ديكتے هيں چل كے وه ابهى بهى بهت تكليف ميں هے وه دروازه نهىں كھولے گى اكر  
لاريب هوتى تو مسئلہ هى نهىں تها وه بهى سسرال جا كر بيٹھ گئى هے"  
شائستہ نے اپنى جگه سے اٹھتے هوئے كها۔۔۔

دو تین بار دروازہ کھٹکایا لیکن آقراء نے نہیں کھولا شائستہ مائره کو بلا لائی۔۔  
"اقراء بچے دروازہ کھول دو ناراضگی ختم کرو" مائره نے پیار سے بولتے ہوئے کہا لیکن جواب  
نا آیا۔۔ مائره پریشان ہوگئی شائستہ نے مائره کو پریشان دیکھ کر اصغر کو کال ملا دیں۔۔ دو  
تین بیل کے بعد اصغر نے فون اٹھا لیا

"ہاں کیا ہوا شائستہ" اصغر نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے فون کان سے لگایا۔۔

"اصغر وہ اقراء" شائستہ نے صرف اتنا بچ بولا اصغر نے کہا

"کیا ہوا اقراء کو" اصغر کے ساتھ ارسلان بھی تھا

"کیا وہاں میری بچی کو اصغر" ارسلان نے تڑپ کر کہا

"پتہ نہیں یار نیٹ کا مسئلہ آرہا ہے" اصغر نے فون واپس ڈیش بورڈ پر بند کر کے رکھ دیا

---

"تم جلدی گھر چلو" ارسلان نے ڈوبتے دل کے ساتھ کہا... اصغر نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی

!-----

!.....

اقراء کی آنکھ کھلی تو اس کے سامنے مائره بیٹھی سورہ یاسین پڑھ رہی تھی اقراء نے آنکھیں



بس اس لیے میں تمہیں گھر لے آئی اور دیکھو چند دن میں تم ٹھیک ہوگی اللہ تمہیں ہمیشہ صحت مند رکھے میری بچی "ماہرہ نے اقراء کا ماتھا چوم لیا  
"نانو" .. اقراء نے روتے ہوئے مائرہ کو گلے لگا لیا۔۔

"نہ رو میری بچی "ماہرہ نے اقراء کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔۔  
"نانو کمرے میں جو سامان تھا ماں کا وہ کہاں ہے "اقراء نے مائرہ سے دور ہوتے ہوئے کہا

--

"وہ سامان "ماہرہ کہنے کے بعد چپ ہو گئی  
"کیا نانو وہ سامان کیا "اقراء نے استفسار کیا۔۔  
"بچے وہ جس کی امانت تھی وہ لے گیا"

"کیا مطلب نانو "اقراء نے اجنبے سے مائرہ کو دیکھا۔۔۔۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی  
لیکن وہ غش کھا کر پھر لیٹ گئی۔۔

"اقراء بچے آرام کرو تمہاری حالت ٹھیک نہیں "ابھی مائرہ کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی  
اقراء کو فیٹس پڑھنے لگے مائرہ کو تو ہاتھ پاؤں پڑھ گئے

"کیا ہوا میری بچی کیا ہوا تجھے.." گھر میں کوئی نہیں تھا مارہ نے آقراء کو سنبھالنے کی لاکھ کوشش کی لیکن وہ نہیں سنبھل رہی تھی اچانک اس کے منہ سے جھاگ آنے لگی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگے مارہ کی تو سمجھ سے باہر ہو گیا اور پھر اقراء بے ہوش ہو گئی۔۔۔ پھر مارہ نے شائستہ کو بلوا کر اسے اسپتال پہنچایا۔۔۔۔

!.....! !

مارہ اسپتال کے کوریڈور میں لگی چیئر میں سے ایک پر بیٹھی ہوئی تھی کافی دیر ہو گئی لیکن ڈاکٹر باہد نہ آیا شائستہ نے ارسلان کو فون کر کے بولا لیا تھا۔۔۔

ارسلان ہمدانی اور وحید کے ساتھ وہاں موجود تھا تین گھنٹے بعد ایک لیڈی ڈاکٹر باہر آئی۔۔۔

"ڈاکٹر کیا ہوا" ڈاکٹر کے نکلتے ہی۔۔۔ ہمدانی فوراً ڈاکٹر کے پاس گیا۔۔۔

"دیکھیے سریز کیس ہے انہیں پہلے فٹس پڑھیں اس کے بعد منہ سے جھاگ آئی ہے انہیں انجانا اٹیک ہوا ہے یہ اسٹریس کی وجہ سے ہوتا ہے اور ایسا تب ہوتا ہے جب خون کی



تیزی بڑھ جائے تو انسان کا وجود اس کے کنٹرول سے باہر ہو جاتا ہے لیکن اسٹریس سے فٹس پڑنا۔ ایک نارمل بات ہے کبھی کبھی انسان چھوٹی سی بات کو سیریز لے لیتا ہے۔۔۔

لیکن جب انسان کی ذات کی نفی ہو جب اس کے کردار کو نشانہ بنا کر اسے ٹورچر کیا جائے تو بندہ اس دور سے گزرتا ہے لیکن یہاں تک بات تو ٹھیک ہے مسٹر "اتنا کہہ کر ڈاکٹر نے لمبا سانس لیا اور سر نفی میں ہلاتے ہوئے تعجب سے ہمدانی صاحب کی طرف دیکھا۔۔

"آپ اس بچی کے کیا لگتے ہیں" ڈاکٹر دوبارہ ہمدانی سے مخاطب ہوئی۔۔

"میں اس کا باپ ہوں۔۔" اس سے پہلے ہمدانی کچھ بولتا ان کے ساتھ ویل چیئر پر موجود ارسلان نے جواب دیا

"کیسے باپ ہیں آپ۔۔۔ آپ کو معلوم نہیں آپ کی بیٹی کس فیس سے گزر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ زندگی موت کی آخری جنگ لڑ رہی ہے" ڈاکٹر نے ارسلان کی طرف غور سے دیکھ کر کہا۔۔

"کیا" ارسلان کی تو آنکھیں باہر کو آگئی۔۔۔۔۔۔ سب نے ایک دوسرے کو چونک کر دیکھا کہ اقرا کو ایسا کیا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

"جی مسٹر اقراء کو برین ٹیومر ہے اور وہ آخری سیٹیج پر ہے کوئی معجزہ ہی ہوگا جو وہ بچ جائے" ڈاکٹر کہنے کے بعد واپس اندر چلی گئی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد ارسلان ماثرہ کے پاس آیا

"کیا ہوا ہے خالا اقراء کو اور یہ کب سے ہے اس کے ساتھ۔۔"

"مجھے کچھ نہیں پتہ بچے اسے ایسا بچپن میں ہوا تھا تمہارے جانے کے بعد یہ ایک سال سوتے جاگتے کی کیفیت میں رہی ہے نہ کھاتی تھی نہ پیتی تھی اور ایک بار جب بڑی ہوئی تب ہوا تھا ایسا" ماثرہ نے روتے ہوئے ارسلان سے کہا ارسلان چپ ہو گیا پندرہ منٹ بعد ڈاکٹر باہر آئی۔۔۔۔۔

اور ارسلان کو اپنے کمرے میں آنے کو کہا۔۔۔۔۔

"مسٹر ارسلان دو منٹ میرے کیمین میں آئیں" ڈاکٹر فرح کے پیچھے ہج ارسلان بھی ان کے کیمین میں آگیا فرح اقراء کی فائل ریٹ کر رہیں تھیں۔۔۔

"مے آئی کم ان"

"یس" فرح نے ذرا سا سر اٹھا کر دیکھا۔۔

"مسٹر ارسلان آپ کی وائف کہاں ہیں" فرح نے فائیل پڑھتے ہوئے ہی پوچھا  
"اقراء کی ماما اب اس دنیا میں نہیں ہیں" ارسلان نے نظریں جھکا کر کہا کیونکہ وہ اندر کا  
اٹھتا طوفان کسی کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔  
ارسلان کی بات لر فرح نے چونک کر ارسلان کو دیکھا۔۔  
"آئی ایم سو سوری" فرح نے فائیل سائیڈ پر کر دیں۔۔۔  
"لیکن آپ میری وائف بھی کہہ سکتے تھے"۔۔ فرح کو اور ارسلان کا اقراء کی ماما کہنے پر  
بھی تعجب ہوا تھا۔۔۔۔۔

"وہ اصل میں ایک دم منہ سے نکل گیا" ارسلان نے ٹوٹے لہجے میں کہا  
"دیکھیں ارسلان وکیل اور ڈاکٹر سے کبھی کچھ نہ چھپائیں اگر دونوں سے کیس میں اونچے نیچے  
ہو گئی تو نقصان انسانی زندگی اٹھاتی ہے" فرح نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں  
ملاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"وہ اصل میں ہوا یو تھا کہ۔۔۔۔۔ وہ کیا ڈاکٹر میری بیٹی ٹھیک ہو جائے گی" ارسلان میں  
ہمت نہیں تھی سب بتانے کی۔۔۔۔۔

"ندرت میری کزن تھی بچپن سے ہی ہماری نسبت طہہ تھی وہ کچھ زیادہ ہی انٹرسٹ لینے لگی تھی مجھ میں لیکن میں اس کے بارے میں ایسا نہیں سوچتا تھا پھر ایک دن امی ابو نے اس سے باقاعدہ میری منگنی کر دی منگنی کے بعد میرا دل بہت بوجل سا رہنے لگا دل کہتا تھا وہ صحیح ہے جو ماں باپ چاہتے ہیں لیکن دماغ نہیں مانتا تھا ایک عجیب کشمکش میں تھا میں پھر میں پڑھنے کے لئے گاؤں سے باہر چلا گیا تب مجھے احساس ہوا کہ میرے دل میں ندرت کے لئے کچھ ہے لیکن میں نے اس بات کو اپنے دل میں ہی دبا لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہر میں میری ملاقات فائزہ سے ہوئی فائزہ مجھے اڑیک کرتی تھی میں نہیں جانتا کیوں لیکن وہ مجھے اچھی لگنے لگیں وہاں دماغ مانتا تھا دل نہیں اپنی حالت میں سمجھنے سے قاصر تھا پھر ایک دن میری شادی ندرت سے ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بس وقت کا پتیاں گزرتا رہا اور میں

دماغ کی سنتا رہا ایک دن میں نے فائزہ سے شادی کر لی بابا میرے اس دنیا میں نہیں رہے تھے میں آزاد تھا ماں کی اتنی نہیں سنتا تھا۔۔۔

پھر فائزہ نے آئے دن مجھے ندرت کو چھوڑنے کو کہنا شروع کر دیا پھر ایک دن میں نے ندرت کو طلاق نامہ بھیج دیا میں نہیں جانتا تھا ندرت امید سے ہے لیکن مجھے ایک ہفتے کے جانے کے بعد معلوم ہوا جب میں ندرت کے پاس آیا تو ندرت۔۔۔۔۔

ارسلان اتنا کہنے کے بعد چپ ہو گیا فرح ارسلان کے آگے بولنے کے لئے منتظر رہیں اس وجہ سے وہ چپ کر کے ارسلان کو دیکھتی رہی پھر۔۔۔۔۔

"وقت کا ایسا پتیاں گماں کے مجھے سمجھ کچھ نہیں آئی ندرت کے ساتھ میرا برتاؤ بہتر ہو گیا میں سب کچھ بھول گیا میرے لیے میرا سب کچھ میری آنے والی اولاد تھی لیکن پھر ایک بار دماغ کی سن بیٹھا۔۔۔۔۔

اور جب آقراء تین سال کی تھی میں نے ندرت کو طلاق دے دی اور میں ان دونوں کو روتا چھوڑ آیا، "ارسلان ایک بار پھر چپ ہو گیا پھر فرح نے ارسلان کو بولتا نہ پا کر بولا۔۔۔

"پھر.."

"ڈاکٹر فرح تین سال بعد میں واپس آیا ندرت کے پاس۔۔۔۔۔ آتا میں روز تھا۔۔۔ لیکن تین سال بعد جو میں آیا بہت برا کر گیا میں نے اس طرح۔۔۔۔۔ میں نے اپنی بیٹی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ مجھے تم نہیں بیٹا۔۔۔۔۔ بیٹا چاہیے تھا۔۔۔ ڈاکٹر فرح میں تو کہہ آیا لیکن میری بیٹی آج تک اسی پل میں ہے۔۔۔۔۔ میں بہت برا باپ ہو۔۔۔۔۔ ڈاکٹر فرح آج واقعی میں میری وجہ سے اقراء اس حال میں ہے" ارسلان ایک بار پھر چپ ہو گیا۔۔۔۔۔

"دیکھے ارسلان اقراء فور تھ سٹیج پر ہے برین ٹیومر کے ایسے کیسز میں پیشن کا بچنا صرف ٹین پرسن ہوتا ہے باقی آپ اللہ سے دعا کریں وہ رحیم ہے۔۔۔ وہ کبھی اپنے بندے کو تکلیف میں اکیلا نہیں چھوڑتا جیسا آپ نے بتایا اس لحاظ سے میں اتنا ہی کہہ سکتی ہو کہ آپ نے اپنی بیٹی پر ذہنی تشدد کیا ہے" ڈاکٹر فرح کہنے کے بعد کھڑی ہو گئی

"آپ کی بیٹی کے پاس وقت کم ہیں ہمیں آج ہی آپریشن کرنا ہوگا" ڈاکٹر کہنے کے بعد باہر کی طرف چل پڑی دروازے تک جا کر رکی اور مڑی

"اولاد ہو جائے نہ تو مرد و عورت کو باہر کی آزمائشوں کو چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ ان سب میں نقصان صرف اور صرف ہماری اولاد کی شخصیت کا ہوتا ہے" ڈاکٹر کہنے کے بعد چلی گئی

ارسلان کو سوچوں میں گم چھوڑ کر۔۔۔۔

!.....!

"مجھے اپنے گھر جانا ہے خالہ" ڈاکٹر کے روم سے آنے کے بعد ارسلان نے مائرہ سے کہا  
---مائرہ نے کوئی جواب نہیں دیا وہ چپ کر کے شائستہ کو دیکھنے لگی شائستہ اصغر کے  
ساتھ ارسلان کو گھر لے آئی گھر کے باہر ارسلان دوک گیا اسے وہ دن یاد آیا جب اسے  
ثمرہ نے ہمیشہ کے لیے گھر سے نکالا تھا۔۔۔۔۔انسو گالوں پر گرنے لگے ابھی ارسلان  
گھر کا تالا کھولنے ہی والا تھا کہ ایک عجیب سی عورت نے آکر ارسلان کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔  
"کون ہو تم" ارسلان نے جھٹکے سے اسے دور کیا۔۔۔۔

"میں اللہ کی بندی ہوں" ارسلان کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔ ارسلان نے  
اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا وہ کالا لباس پہنیں وہ عجیب سی عورت عجیب نظروں سے  
ارسلان کو دیکھ رہی تھی ارسلان کو بہت عجیب سا ہوا وہ اپنی  
ویل چیئر کو پیچھے دھکیلنے لگا

"دل دکھایا ہے تو نے۔۔۔۔۔تو نے مان توڑا ہے۔۔۔۔۔اپنی ماں کی نافرمانی کی ہے  
گنہگار ہے تو اللہ کے بندوں کا" وہ عورت ایک دم بولنے لگی ارسلان کے ہاتھ ویل چیئر

پچھے کرتے ہوئے رک گئے۔۔

"کیا مطلب" ارسلان نے نہ سمجھیں سے بولا۔۔

"معافی مانگ اپنوں سے ورنہ مر جائے گی وہ" عورت کہنے کے بعد واپس مڑ گئی اور کہنے لگی۔۔۔

"ایک اللہ کولوں میں ڈر دی۔۔

ایک مولا کولوں میں ڈر دی۔۔۔"

ارسلان نے پہلے اصغر کو دیکھا پھر شائستہ کو۔۔۔

"اصغر ماں کی قبر پر لے جا" ارسلان نے برستی نگاہوں سے اصغر کو دیکھ کر کہا اصغر نے کچھ نہیں کہا اور اسے لے گیا۔۔۔۔ شائستہ گھر کے اندر چلی گئی۔۔۔۔

"ماں معاف کر دیں اپنے اس نافرمان بیٹے کو میں جانتا ہوں تم مجھے نہیں سن سکتی میں یہ بھی جانتا ہوں میری معافی اب کوئی معنی نہیں رکھتی لیکن اللہ تو سن رہا ہے نا وہ جانتا ہے میں

اپنے کیے پر سچے دل سے شرمندہ ہوں" قبر پر پھول چڑھا کر فاتحہ پڑھنے کے بعد ارسلان وہیں بیٹھ گیا پھر اصغر کے ساتھ وہ گھر آ گیا وضو کر کے وہیل چیئر پر ہی نفل پڑھنے لگا نفل



پڑھ کر اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے۔۔۔

"پروردگار اس گناہگار کو بخش دے میرے اللہ مجھ سے میرے اپنے چھوٹ گئے میری اپنی کوتاہی کی وجہ سے لیکن اللہ میری بیٹی اللہ اسے کچھ نہ ہو میری بیٹی کو کچھ نہ ہو" کافی دیر ارسلان روتا رہا اور دعا مانگتا رہا پھر وہ اصغر کے ساتھ دوبارہ اسپتال آگیا۔۔۔

---

آپریشن ابھی تک جاری تھا دو گھنٹے مزید گزر گئے لیکن ڈاکٹر باہر نہ آئی ارسلان اور وہاں موجود سب کا برا حال تھا مزید آدھا گھنٹہ گزرا تو ڈاکٹر فرح آپریشن تھیٹر سے باہر آئیں اور مائرہ کے گلے لگ کر رونے لگی ارسلان کا تو دل ڈوب گیا کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی وہ اپنی جگہ سے ہل سکے۔۔

"کیا ہوا ڈاکٹر میری بچی کو" مائرہ نے فرح کو خود سے دور کیا اور حیران رہ گئی زندگی میں پہلی بار ڈاکٹر آکر ایسے گلے لگ کر روئی ہے۔۔۔

ایم سوری میم۔۔۔۔۔ لیکن ہوا ہی کچھ ایسا ہے وہ کہتے ہیں نہ معجزے اسی دنیا میں ہوتے ہیں ہمیں لگا تھا ہم اس بچی کو کھودیں گے لیکن چار گھنٹوں کے انتک محنت کے بعد ہم

کامیاب ہو گئے اقراء کے بچنے کے کوئی چانس نہیں تھے لیکن وہ کہتے ہیں نہ جسے اللہ رکھے  
اسے کون چکھے آج اقراء نے وہ سچ کر دکھایا "ارسلان کی عجیب کیفیت ہو گئی تھی  
اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ ہنسے یا روئے ملے جلے تاثرات سے ارسلان نے ڈاکٹر کی  
طرف دیکھا اور ڈاکٹر سے پوچھا  
اقراء سے ملنے کا تو ڈاکٹر نے کہا۔۔

"دوائیوں کے زیر اثر سو رہی ہے ابھی وہ تھوڑی دیر میں ملنا"..... کہنے کے بعد ڈاکٹر واپس  
اندر چلی گئی۔۔

!.....!

رات کے کسی پہر اقراء کی آنکھ کھلی تو سامنے ارسلان کو اپنی طرف دیکھتا پا کر ٹھٹک گئی  
پہلے دل کیا ارسلان کو پاس بلا کر گلے لگا کر روئے لیکن ندرت کی یاد آئیں تو دوبارہ  
آنکھیں موند لی

----

اقراء کو پلٹتے دیکھ کر ارسلان اس کے پاس آیا  
۔۔ "اقراء بچے" ارسلان نے اقراء کو آواز دیں

"آپ جاسکتے ہیں یہاں آپ کا کوئی نہیں ہے اور جو تھی وہ مر گئی ہے"۔۔ اقرء نے دھیمی آواز میں رک کر کہا۔۔

"ایسا نہ کہو میرے لئے تم ہی سب کچھ ہو اور جو چلی گئی وہ تو بہت اہمیت رکھتی تھی میرے لئے مجھے اس کے ہوتے ہوئے معلوم نہیں ہوا لیکن جب وہ مجھ سے دور ہوئی تو احساس ہوا وہ میرے لیے کتنی خاص تھی" ارسلان نے آقرء کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔ آقرء نے اپنے ہاتھ کو نہیں کھینچا۔۔۔

"واہ بابا واہ شاہ جہاں والی بات کی ہے آپ نے۔۔ جب ممتاز زندہ تھی۔۔۔ اسے اس کی قدر نہیں تھی اس کے مرنے کے بعد تاج محل بنا دیا۔۔۔ بابا آپ نے بھی ماما کی قدر نہیں کی تھی ان کی زندگی میں اور آج جو وہ نہیں ہے تو اب آپ اظہار کر رہے ہیں اپنی محبت اور چاہت کا کیا فائدہ ہوا ایسی محبت کا جس نے زندگی بھر سکون نہیں دیا میری ماں کو" اقرء نے کہنے کے بعد کروٹ بدل لیں۔۔۔

"ہاں بچے مجھے احساس ہو رہا ہے میں نے غلط کیا میں نے ندرت کو کبھی خوشی نہیں دی لیکن بچے میں نہیں چاہتا تم اب اور کسی اذیت میں رہوں۔۔۔۔ بچے میں یہ نہیں کہتا جو

ہوا اسے بھول جاؤ لیکن یہ ضرور کہوں گا میری ماضی کی غلطیوں کی سزا  
خود کو نہ دو وحید بہت اچھا لڑکا ہے وہ کبھی نہیں تمہیں تکلیف دے گا "ارسلان کہنے کے  
بعد چپ ہو گیا اور اقراء کے جواب کے لیے۔۔  
"مجھے نیند آرہی ہے" یہ کہہ کر اقراء نے آنکھیں موند لی ارسلان نے پیار بھری نظروں  
سے اقراء کو دیکھا اور باہر چلا گیا۔۔۔

!.....!

دو دن آبرویشن کے بعد اقراء گھر آگئی لاریب بھی سسرال سے آگئی تھی۔۔  
بچ میں ایک دو بار چکر بھی لگائے تھے اس نے لیکن اپنی ساس کی بیماری کی وجہ سے واپس  
چلی گئی۔۔

آج کافی دنوں بعد اقراء مسکرائی تھی ..

"واہ اقراء آج بڑا مسکرا رہی ہو "لاریب کمرے میں آئی تو اقراء کو مسکراتا دیکھ کر کہنے  
لگی۔۔

"تمہاری بات پر ہی مسکرا رہی ہوں "اقراء نے لاریب کی بستر پر جگہ بناتے ہوئے کہا۔۔

"میری کونسی بات اچھا ہاں یہ دونوں ایسے ہی لڑتے ہیں بالکل اپنے آباء کی طرح وہ بھی اپنی بہن سے ایسے ہی جھگڑا کرتے ہیں "لاریب کو یاد آیا جب وہ کمرے میں آ رہی تھی تو اس نے اپنے بچوں کو ڈانٹا تھا لڑتا دیکھ کر۔۔۔

"اچھا تم اور کتنے دن مریض بنی رہو گی اٹھو اور بار آور ہمارے ساتھ چائے پیو "لاریب مے آقراء کے سر پر پیار سے مارتے ہوئے کہا

"ہاں میں بھی یہی سوچ رہی ہوں یار کے اب چلا کرو ورنہ سست ہو جاؤ گی تمہاری طرح " آقراء نے لاریب کو چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ جس پر دونوں ہنس پڑیں۔۔۔۔۔

اچھا اقراء میں سوچ رہی ہوں تم شادی کر لو یار میں آئی ہوں تمہاری شادی اسٹینٹ کر کے ہی جاؤں گی۔۔۔ ویسے کیا فیصلہ کیا ہے "لاریب نے آقراء کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

"تمہیں پتا ہے جب بارش ہوتی ہے تو سارے پرندے شلٹر ڈھونڈتے ہیں سوائے اوقاب کے "تھوڑی دیر چپ رہنے کے بعد آقراء نے گہرا سانس لے کر کہا۔۔۔

"وہ ہمیشہ بادلوں کے اوپر چلا جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے یہ بارش اپنے مقررہ وقت پر ہی ختم ہوگی تو پھر اس میں بھیگ کر خود کو کیوں نقصان دوں۔۔۔۔۔ ایسے ہی میں کیوں اس تکلیف اور غموں کی بارش میں بھیگو۔۔۔۔۔ یہ بارش ایک دن ختم ہوئی جانی ہے لیکن اس میں بھیگ کر میں ہی نقصان اٹھاؤں گی اس سے بہتر ہے میں ان غموں اور تکلیفوں سے اوپر نکل جاؤ اور خوشی خوشی اپنی زندگی جیو"

اقراء کہنے کے بعد چپ ہو گئی۔۔۔ اور خالی خالی نظروں سے لاریب کو دیکھنے لگی۔۔

"تم نے اتنی گہری باتیں کہاں سے سیکھی ہے" لاریب نے حیرت سے دیکھ کر کہا۔۔۔

"وقت۔۔۔۔۔" اقرء نے گہرا سانس لیا۔۔۔۔۔ "لاریب یہ وقت انسان کو بہت کچھ سیکھا دیتا ہے یہ وقت وہ سبق سکھاتا ہے

لاریب جو سکول اور کالج کی کتابیں بھی نہیں سکھا سکتی "اقراء نے کہنے کے بعد سر جھکا لیا وہ اب اور کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی وہ چپ ہو گئی اور آٹھ گئی اپنی جگہ سے باہر جانے کے لئے کمرے سے باہر قدم رکھا تو واپس مڑی۔۔ لاریب ویسے ہی حیرت سے بیٹھی آقراء کو جاتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"میری ماں نہیں ہیں اب لیکن لاریب میرے پاس میرا باپ ہے اور اس دفعہ مجھے میرا باپ مکمل ملا ہے" کہنے کے بعد آقراء باہر چلی گئی بار جا کر اس نے مائرہ کو بلند آواز میں سلام کیا اور واش روم چلی گی منہ دھونے۔۔۔

منہ دھو کر باہر آئی سب باتیں کرنے میں مصروف تھے برآمدے میں آقراء بھی ان کے پاس آگئی۔۔

"کیا ہو رہا ہے بزرگو" آقراء مائرہ کے گلے میں جھومتے ہوئے پیار سے بولی  
"بدمعاش کون ہے یہاں بزرگ" مائرہ نے آقراء کی کمر پر ہلکی سی چپیت لگاتے ہوئے کہا۔۔

"ہاہا ہا نانو آپ ہیں نہ" آقراء نے مسکراتے ہوئے مائرہ کو دیکھا مائرہ نے اس کی بلائیں لے لی۔۔۔۔۔۔۔۔

"بدمعاش۔۔ اچھا یہ بتاؤ کیا کہو گی۔۔۔۔"

"نانو ایک کپ چائے بس" آقراء نے مائرہ سے لاڈ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔ جسے دیکھ کر سب نے ماشاء اللہ کہا اور ڈھیروں دعائیں دی آقراء کو۔۔۔

مائرہ اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔۔ اتنے میں لاریب کی چھوٹی بیٹی۔۔ آقراء کا موبائل لے آئی

اور اپنی تو تلی زبان میں بولا ----

"اترا اپی یہ بچ را تھا" آقراء نے اس سے موبائل لیا اور اسے پیار کرتے ہوئے نمبر دیکھا جو انجانا تھا ----

اقراء نے کال کاٹ دی -- پھر اسی نمبر سے کال آئی آقراء نے پھر ڈیکلائن کر دی لیکن فون کرنے والا جو بھی تھا بڑا ڈھیٹ تھا --

اقراء نے جھنجھلا کر کال اٹھالی اور کمرے کی طرف چل پڑی ----

!.....!

ارسلان ندرت کی تمام چیزوں کو اپنے سامنے بھکر آئے بیٹھا تھا ----

وہ کل رات سے کمرے میں بند تھا اور رات سے ڈائری پڑھ رہا تھا ----

"یہ سب کیا ہو گیا -- میرے اللہ ---- میں کبھی ندرت کی آنکھوں کی تحریر نہیں

پڑھ سکا -- میں کیسا انسان ہو -- وہ لڑکی مجھ سے بے انتہا محبت کرتی تھی اور میں

بدلے میں اسے کیا دیتا رہا ----

فائزہ تم نے سب برباد کر دیا میرا ---- کاش تم مجھے نہیں ملی ہوتی -- کاش میری زندگی



میں وہ دن نہ آتا "ارسلان بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے گزرے ایام یاد آنے لگے۔۔۔۔۔ اس نے آنکھیں پھینچ لی۔۔۔۔۔

باہر بادل ساون برسا رہے تھے اور اندر اسی کام کو ارسلان کی آنکھیں سرانجام دے رہی تھیں۔۔۔۔۔

کچھ ایسا ہی حال ہمدانی کا تھا۔۔۔۔۔

"فائزہ مجھے یقین نہیں ہو رہا تم میری بہن ہو کر ایسا کرو گی "کمرے میں طیش سے زور زور سے چلتے ہوئے ہمدانی نے فائزہ سے کہا۔

"بھائی میرا کوئی قصور نہیں بہت بار کہا تھا "فائزہ نے اپنی ناک سوکھڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"بس چپ فائزہ بے وقوف کسی اور کو بنانا۔۔۔ میں تمہیں اور ارسلان کو اس بچی کے

ساتھ مزید زیادتی کرنے نہیں دو گا "اتنا کہنے کے بعد ہمدانی باہر چلے گئے۔۔۔۔۔

"ماں تو مر گئی اس چڑیل کو چھوڑ گئی اتنا اچھا مرنے والی تھی پتہ نہیں کیسے بچ گئی ہو نہ

میں بھی دیکھتی ہو یہ وحید سے کیسے شادی کرے گی۔۔۔۔۔ میں اسے کبھی ارسلان کے

پاس نہیں آنے دو گی۔۔۔ میں کبھی نہیں چاہوں گی وہ منحوس ندرت کی بیٹی میری

نظروں کے سامنے رہے "غصے سے پھنکارتی فائزہ باہر آ گئی۔۔۔۔۔ اور سیدھا ارسلان کے

کمرے میں گئی ----

"اپ کیا سمجھتے ہیں میں ندرت کی بیٹی کو اس گھر میں آنے دو گی" فائزہ نے زور سے دروازہ کھولتے ہوئے ارسلان سے کہا۔۔۔

اسے ایسے اندر آ کر بولتا دیکھ کر ایک پل کے لیے ارسلان ٹھٹھر گیا۔۔

"Hyyy you just shut up nd get lost"

ارسلان نے بھی فائزہ کے لہجے میں کہا۔۔۔

"اور وہ صرف ندرت کی نہیں میری بھی بیٹی ہے" ارسلان نے نخوت سے فائزہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"تو صحیح ہے وہ آئے گی تو میں یہاں نہیں رہو گی" فائزہ نے بھی ترکی بہ ترکی جواب

دیا۔۔۔۔۔

"تو چلی جاؤں تمہیں کون دوک رہا ہے۔۔۔" ارسلان نے تحمل سے جواب دیا۔۔۔

"تو مسٹر ارسلان آپ بھول رہیں ہیں میں اکیلی نہیں جاؤں گی عدیل اور عقیل کے ساتھ جاؤں گی" فائزہ نے ہمیشہ ارسلان کو اپنے قابو میں کرنے والا پتہ پھینکا۔۔۔

"دونوں خود مختار ہیں۔۔۔ وہ جہاں رہنا چاہیے رہ سکتیں ہیں" ارسلان کا چہرہ ہر تاثر سے پاک تھا سپاٹ چہرے سے ارسلان فائزہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

فائزہ پاؤں پٹخ کر باہر چلی گئی۔۔

ارسلان اس کی حرکت پر طنزیہ مسکرا گیا۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں فائزہ واپس آئی تو اس کے ساتھ عدیل اور عقیل تھے۔۔۔

"تم دنوں سب سچ تو جان چکے ہو اپنے باپ کا کہ کیسے اس نے دو لوگوں کی زندگی برباد کی۔۔۔۔۔۔ اب یہ چاہتے ہیں آقراء) فائزہ زہر خند لہجے میں آقراء کا نام لیا (کو اس گھر میں لا کر اسے سوز افیت دیں۔۔۔۔۔۔ اب تم دونوں فیصلہ کر لو کہ کس کے ساتھ رہوں گے۔۔۔۔۔۔ کیونکہ میں اپنی سوتن کی بیٹی قبول نہیں کر سکتی۔۔۔ اور یہ ہر عورت میں ہے سگر ندرت ہوتی تو وہ بھی تم دونوں کو قبول نہیں کرتی" فائزہ نے ایک اور چال چلی۔۔۔۔

"جی ماما میں اور عدیل سب سچائی جان چکے ہیں۔۔۔۔۔۔ اور ماما ان دو کی زندگی برباد کرنے میں صرف بابا کا ہاتھ نہیں تھا آپ بھی اس میں برابر کی شریک ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور

ہم دونوں کا فیصلہ یہ ہے کہ --- "عدیل اتنا کہہ کر چپ کر گیا۔۔۔

"کیا ہے فیصلہ "فائزہ نے عقیل کو بازو سے پکڑ کر کہا۔۔

"ماما میں آپ بہت کم ظرف ہیں جب --- ندرت انٹی جان چکی تھی کہ آپ اب بابا کی بیوی ہیں تو ان نے مڑ کر نہیں کچھ کہا۔۔ کیونکہ ماما محبت کا مطلب محبوب کو پانا نہیں اسے

خوش دیکھنا ہے اور ندرت انٹی جان گئی تھی بابا کی خوشی آپ میں ہیں اور وہ چپ ہو گئی

حالانکہ ماما ان کا زیادہ حق تھا بابا پر۔۔ "اتنا کہہ کر عقیل نے گہرا سانس لیا۔۔۔

"ماما بابا ہمارے فیصلہ ہے وہ یہ ہے کہ --- ہم آقراء آپ کے پاس جا رہے ہیں ہمیشہ کے

لیے "اتنا کہہ کر عقیل باہر نکل گیا۔۔

"دیکھا اپنے بھائی کو وہ بھی آگیا اس ڈائین کی باتوں میں۔۔۔ دیکھو ارسلان وہ جا رہا ہے "

فائزہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے وہ پاگلوں کی طرح کبھی ارسلان کے پاس جاتی

ہے اور کبھی عدیل کے پاس۔۔

"ماما بھائی نے جو فیصلہ سنایا ہے "۔۔۔ عدیل کی بات سن کر فائزہ کے دل میں امید کا جگنو جاگا

---

"ماما بھائی اس فیصلے میں اکیلے نہیں ہیں ---" عدیل نے سر جھکائے ہوئے کہا ---  
فائزہ کو یہ سن کر جھٹکا لگا وہ زور زور سے چیخنے لگی اور پھر وہ چکرا کر زمین بوس ہو گئی ---

"ماما ماما" عدیل نے فائزہ کو ہلایا لیکن وہ نہ اٹھی عدیل جلدی سے عقیل کو بولا لایا --- پھر اسے ہسپتال پہنچایا گیا ---  
!.....!

گھنٹے بعد ڈاکٹر باہر آیا ---  
"آپ کی مدر کو فوج کا اٹیک ہوا ہے" ڈاکٹر کہنے کے بعد واپس اندر بلا گیا ---  
!.....!

اقراء فون میں بات کرتی کمرے میں آ گئی ---  
"جی فرمائیں" آقراء نے اپنی آواز کو کڑک کر کے کہا ---  
"میں آپ سے ملنا چاہتا ہو اور امید ہے آپ انکار نہیں کرے گی ---" فون کرنے والے نے التجاء کی ---  
اس سے پہلے آقراء کچھ بولتی اتنے میں برسات ہو گئی ---

"اوو بارش کتنا اچھا موسم ہے نہ "فون کرنے والے نے بارش کے مزے لیتے ہوئے کہا۔۔۔  
"سوری میں نہیں ملتی کسی سے "آقراء نے اتنا کہہ کر کال منقطع کر دی۔۔۔  
تھوڑی دیر میں میسج کی ٹیون بجی۔۔۔۔۔

"اوفف ہو اسے کیا ہو گیا ہے کون ہے یہ "آقراء نے جھنجھلا کر موبائل پر آیا میسج پڑھا  
۔۔۔ اور وہ جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔۔۔

"یہ پتا یہ تو وہی ہے جو پیسے والے لفافے پر تھا اور اور ہاں اس لفافے پر بھی تھا جس میں  
میری برتھڈے کا دن تھا۔۔۔۔۔"

آقراء جلدی سے اٹھ گئی اور باہر آئی چھتری لے کر وہ باہر جانے لگی۔۔۔۔  
"اس بارش میں کہا جا رہی ہو "مارہ نے آقراء کو روکا لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا  
اور نکل گئی۔۔۔۔۔

راستے پوری وہ سوچتی رہی "کون ہو سکتا ہے یہ اب کون سا راز ہے میرے منتظر میں  
"آقراء نے رکشہ لیا اور بل پڑی بارش کی وجہ سے وہ بہت مشکل سے وہ اس پتے تک  
پہنچی۔۔۔۔۔

"جی میڈم آگیا" رکشے والے نے 5 گھنٹے بعد ایک گھر کے باہر روک کر آقراء سے کہا

-----  
اقراء نے کوئی جواب نہیں دیا اور اتر گئی -----

-----  
پہلی گھنٹی پر ہی دروازہ کھول دیا گیا۔۔۔۔۔ سامنے ایک عورت تھی۔۔۔۔۔  
"اقراء ہو آپ" اس نے آقراء سے تصدیق چاہی۔۔

"جی" آقراء کہنے کے بعد اس گھر کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ پھر اس بوڑھی عورت کی تائید پر  
اندر آئی۔۔۔ وہ بھیگ چکی تھی اس وجہ سے باہر ہی رک گئی۔۔۔  
"آجاؤ بابا اوپر ہے میں بولا کر لاتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ عورت کہنے کے بعد چلی گئی

-----  
تھوڑی دیر میں کمرے میں ایک آواز گونجنے لگی۔۔۔

"کس نے کہا محبت ایک بار ہوتی ہے۔۔۔۔۔ محبت تو بار بار ہو جاتی  
ہے۔۔۔۔۔ لیکن عشق۔۔۔۔۔ ہاں یہ عشق ایک بار ہوتا ہے۔۔۔

تھے۔۔ تب مجھے تمہاری سچائی جان کر ہمدردی ہوئی دل نے کہا یہ معصوم سی لڑکی کتنی  
اذیتوں سے گزری ہوگی اور میں نے سوچ لیا تھا میں ہمدردی کے طور پر تم سے شادی کر  
لو گا۔۔۔؟

پھر جب میں نے تمہیں ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑتے دیکھا تو ---- ہاں  
آقراء اس وقت میں دل ہار۔ بیٹھا ---- دن رات تمہاری زندگی مانگی ہے میں نے  
---- مجھ جیسا شدید عشق تم سے کوئی نہیں کر پائے گا ---- آقراء میں ندرت انٹی  
کی طرح دل میں جذبات چھپا کر سک سک کر مرنا نہیں چاہتا۔۔ اور میں یہ بھی  
نہیں چاہتا ارسلان خالو کی ماضی کی غلطیاں تم بھی کرو۔۔۔۔۔ اتنا کہنے کہ بعد کہنے  
والا سامنے آگیا۔۔۔

اقراء جو چارو اطراف میں ٹھونڈتی رہی کہ آواز کہا سے آ رہی ہے۔۔۔۔۔  
لیکن جب سیڑیوں سے اترتا ہوا وحید نیچے آیا تو آقراء کو پتا چلا وہ اوپر سے بول رہا تھا  
ساؤنڈ سسٹم سے۔۔۔۔۔



اقراء اس کو دیکھتی رہی لیکن کچھ بھی نہیں کہا۔۔

"ہاں آقراء یہ سب سچ ہے" وحید نے اقراء کے پاس آکر کہا۔۔۔

"وحید میں آپ کے جذبے کی قدر کرتی ہو۔۔ لیکن۔۔" وحید کو اپنے اتنے قریب پا کر  
آقراء کی سانسیں اٹھل پٹھل ہونے لگی۔۔۔۔۔

"کیا لیکن آقراء" وحید نے اقراء کو بلش ہوتے دیکھ کر اس کے گالوں کو پیار سے چھوا

۔۔۔۔۔

"آپ۔۔ آپ دور دور کھڑے ہو کر بات کریں" آقراء کی دھڑکن اس کے قابو سے باہر  
ہو رہی تھی۔۔۔۔

"ہاہاہاہا" آقراء کہہ دل کی دھڑکنوں کی آواز سن کر دور ہو کر ہسنے لگا۔۔۔۔

وحید کی اس حرکت پر آقراء اور بلش ہوئی۔۔۔

"او ہو وحید بھائی میری آپ کیوں تنگ کر رہے ہو" آقراء نے اس طرف دیکھا جہاں

سے آواز آئی تھی وہاں عدیل اور عقیل موجود تھے۔۔۔

انہیں دیکھ کر آقراء بھاگ کر گئی ان کے پاس اور انہیں گلے لگا لیا۔۔۔

"پھر سے بولو آپی" آقراء نے برساتی آنکھوں سے کہا۔۔۔

"جی ہماری کیوٹ سی آقراء آپی" عدیل نے آقراء کا ناک کھینچ کر کہا۔۔

"اگر آپ تینوں بھائی بہین کا پیار ختم ہو گیا ہو تو میں کچھ بولو" وحید نے گلا کھنکار کر کہا۔۔۔

"جی نہیں آپ چپ رہیں اور سر ہمدانی کو میری نانو کے پاس بھیجے" عدیل اور عقیل کا پیار پا کر آقراء میں نئی روح پھونک گئی تھی۔۔۔۔

"وہاں ابھی محترمہ بلش کر رہی تھی اور اب کیسے کہہ رہی ہیں۔۔۔" وحید نے پھر آقراء کو چھیڑا۔۔۔

"اگر ایسا ہے تو افر واپس لے لیتی ہو" آقراء مسکراتے ہوئے وحید سے کہا جس پر تینوں ہسنے لگے۔۔۔۔

"ویسے عدیل یہ گھر کس کا ہے" اقراء نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔۔  
"ہمارا گھر ہے آئی مین بابا کا" عدیل عقیل اور وحید بھی باہر آ گئے۔۔۔

"اوو تو بابا پٹیڈے بھیجتے تھے اور ماما ہمیشہ بابا کو خط دینے جاتی تھی لیکن دے نہیں پاتی تھی  
۔۔" اقراء نے گہرا سانس لے لے سوچا۔۔۔۔

پھر وہ تینو گھر کے طرف روانہ ہو گئے۔۔

!.....!

سرخ جوڑا پہن کر اقراء سٹیج پر بیٹھی سب کی نظروں کا مرکز تھی۔۔۔۔۔

اتنے میں شور مچا کہ بارات آ گئی ہے تو۔۔۔۔۔ سب کھڑے ہو گئی۔۔۔

وحید کریم شروانی مہینے کلا لگائے کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا) یہ زیادہ یو  
گیا)۔۔۔۔۔

اقراء نے اپنی بھاری نگلی پلکوں سے سچی آنکھیں اٹھا کر وحید کو دیکھا) ہائے اتنا رونٹک سین مجھے تو لکھتے ہی شرم آگئی) ---

وحید کو دیکھ کر آقراء کا دل فل دھڑکنے لگا تیز تیز -----

جب وحید کو لا کر آقراء کے ساتھ بیٹھایا --- تو لاریب شرماتی مسکراتی ان کے پاس آئی ---

"دولہا بھائی بہت بہت مبارک ہو آج کا دن آپ کو "لاریب نے شرماتے ہوئے ہی کہا-----

"تم--- وہیں ہو نہ جس کا پرس ---" وحید نے سوچتے ہوئے کہا --

"ارے ارے ششششش چھوڑے نہ پورانی باتیں --- ویسے یاداشت بہت تیز ہے .." لاریب نے فوراً وحید کو چپ کروایا --- --

"ہاہاہاہا "اچھا وحید مسکرانے لگا ---

دور بیٹھا ارسلان اپنی بیٹی کو دلہن بنے دیکھ کر شکرانے کے کلمے پڑھنے لگا-----



فائزہ گھر میں اکیلی تھی کوئی نہیں تھا اس کے پاس ----  
وہ پانی پینا چاہتی تھی لیکن وہ اٹھ نہیں پائی وہ۔ بولنا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن زبان نے ساتھ  
نہیں دیا۔۔۔۔۔

دوسرے کمرے میں فائزہ کی کتیر ٹیکر سو رہی تھی -----  
سب کو نہ پا کر ----

فائزہ چھت کو گھورنے لگی آنکھوں سے پانی گر رہے تھے ۔۔ ہاتھ ایسے مفلوج ہو گیا تھا کہ  
وہ اپنے انسو بھی صاف نہ کر پائی ----  
!.....!.....!

نکاح پڑھوا کر وحید اور اقراء کی رخصتی ہو گئی ----

گھر آ کر سب نے اقراء کو اس کے کمرے میں بیٹھایا۔۔ اور سب سونے چلے گئے ----  
ارسلان اقراء کے پاس روک گیا ----

"اقراء بچے میں تمہیں اور دکھ میں نہیں دیکھ سکتا اسی وجہ سے میں نے "ابھی ارسلان کی  
بات مکمل نہیں ہوئی تھی اقراء نے ارسلان کو گلے لگا لیا ----

"بابا میں نے ہر رشہ کھویا ہے۔۔۔۔۔ میرے میں اب اور ہمت نہیں کہ میں آپ کو کھو دو" آقراء کتنی دیر روتی رہی۔۔۔۔۔ آقراء کے لفظ ارسلان کے دل میں ٹھنڈک اتار رہے تھے۔۔۔۔۔

اقراء کو اپنے سے دور کرتے ہوئے ارسلان نے کہا۔۔۔

"تم اللہ کی طرف سے ایک انمول تحفہ ہو۔۔۔ جسے بڑے پیار اور نازک ہاتھوں سے ندرت نے تراشا ہے"

"بابا" آقراء پھر رونے لگی

"ارے بس میں چلتا ہو وحید آتا ہو گا"۔۔۔ ارسلان کہنے کے بعد اپنی ویل چیئر گھسیٹ کر باہر لے گیا۔۔۔

اقراء بار بار دروازے کو دیکھ رہی تھی جہاں سے ابھی ارسلان گیا تھا۔۔۔ اسے ایک دم ندرت یاد آگئی۔۔۔

"ماں آج کا دن کتنا اسپشل ہے میرے لیے لیکن آپ نہیں ہو" آقراء کہنے کے بعد رونے لگی اتنے میں وحید بھی کمرے میں آگیا۔۔۔۔۔

"ارے اقراء آج تو نہ روئیں نہ آپ"۔۔ کہنے کے بعد وحید نے اقراء کے انسو اپنی انگلیوں کے پوروں میں سمو لیے۔۔۔۔

"یہ موتی بہت انمول ہیں اقراء۔۔۔۔ میں تم سے معافی مانگتا ہوں فائزہ پھوپھو نے جو کیا اس کی" اقراء کا نازک ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیتے ہوئے پیار سے چوما۔۔۔۔

"آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔۔۔ میں سب کو معاف کر چکی ہو" اقراء نے پیار سے وحید کے ہاتھوں سے ہاتھ پیچھے کیا اور شرمائی۔۔۔۔۔

دونوں کا خوبصورت ملن دیکھ کر بادل بھی شرم کر برسنے لگے۔۔

ختم شد



اگر آپ بھی لکھنے کا ہنر جانتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کی تحریر کو پلٹ فارم ملے تو کلاسک اردو میٹرل کارپوریشن آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے۔

آپ اپنی لکھی تحریر ہمیں اس ایڈریس پر میل کر سکتے ہیں

ClassicNovels04@Gmail.Com

اور اگر آپ بہت سارے ناولز پڑھنے کے شوقین ہیں تو کلاسک اردو میٹرل ویب سائٹ پر آپ کو ہر کیٹیگری کے بے شمار ناولز اعلیٰ کوالٹی پی ڈی ایف میں ملیں گے جنہیں آپ بنا کسی فضول ایڈ کے بہت آسان طریقے سے آرام سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھ سکتے ہیں۔ یہ رہا ہماری ویب سائٹ کا لنک

[/https://classicurdumaterial.com](https://classicurdumaterial.com)

اس کے علاوہ اگر آپ کہانیاں پڑھنے سے زیادہ سننے کے شوقین ہیں یا آپ کے فرینڈز اور فیملی میں کوئی ایسا ہے جسے اردو پڑھنے میں دقت ہوتی ہے مگر وہ ناولز کے شوقین ہیں تو ان کیلئے بھی کلاسک اردو میٹرل کے پاس ہے بہت زبردست پیشکش۔ آپ ہمارے یوٹیوب چینل "Classic Entertainment" کو سبسکرائب کر کے وہاں موجود ہر کیٹیگری کے لاتعداد اردو ناولز آڈیو بک کی صورت سن سکتے ہیں۔ یہ رہا ہمارے یوٹیوب چینل کا لنک

<https://youtube.com/channel/UCtawu1YjgdBbKh-so2FwQtA>

کلاسک اردو میٹرل کارپوریشن